تطہیر الاموال

اس رسالے مین وہ شرعی مسائل نہایت معتبر کتابون سے
لکھے گئے ہین جنکے ذریعہ سے آدمی کسی مال کا بطور حلال
مالک ہوسکے اور ضروری احکام تجارت وٹھیکہ و نوکری وغیرہ
تفصیل سے اردو زبان مین ہین ایسی کتاب کا رکھنا ہر شخص
پر لازم ہے خصوصاً سوداگر پیشہ ورکو تو واجب ہر کہ اس
رسالے کے موافق اپنے کاروبار کرے تاکہ دنیا مین برکت
اور آخرت مین نجات حاصل ہو اور بآسایش و فراغت
پاک مال سے بسر اوقات کر سکے یہ رسالہ محمد تیغ بہادر کے اہتمام سے

مطبع انوار محمدی مین چھپا

یکم رمضان سنہ ۱۳۰۲ ہجری

فہرست مضامین [illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	تجارت بہتر تدابیر پرانی کھانا	۲۳	بیع صرف	۴۱	کلیسہ	۷۱	احکام مسکرات
۶	حکمت اجرائے سلسلۂ بیع و شرا	۲۴	بیع صرف میں قرض و خیار	〃	دلالی اور اسکی اجرت	۷۴	کاغذ نوٹ یعنی کرنسی نوٹ وغیرہ
۷	اسباب ملک	۲۵	احکام معاوضات	۴۲	رشوت	۷۵	استصحاب
۷	محرمات اقسام اموال	۲۵	بیع مکروہ	۴۳	وقف	۷۸	ہنڈی کی حقیقت و رد
۸	مال حرام کا طریق استعمال	۲۶	جگہ مسجد کی کبھی بیع نہیں ہو سکتی	۴۴	حیلہ	۷۸	کتاب الدیون
۱۰	حکم قضاء و دیانۃ		کسی مسجد کی اینٹ و پتھر بیچنے	۴۵	مرض الموت اور اسکی معاملات	۷۹	رہن
〃	عرف	۲۸	بیع باطل	۴۶	وکالت	۸۰	منافع مرہون
〃	تعریف و تقسیم بیع	۲۹	بیع فاسد	۴۷	ربوا یعنی سود	〃	مصارف مرہون
۱۱	متعلق بیع کی آٹھ شرطیں		فساد مطلب المعقود، بیع و شرط	۴۸	کلیات متعلق ربوا	۸۲	کتاب الاجارات
۱۱	ایجاب قبول مجلس		فساد انعقاد، احکام بیع	۵۰	مباح اموال	۸۰	اقسام اجارہ
۱۳	مال وصف مقدار ثمن	۳۱	شروط و مواعید	۵۲	رکاز و معدن	۸۶	جرمانہ ملازمین
۱۴	تعیین مبیع ثمن و میعاد	۳۳	میراث	۵۳	حقوق محضہ	۸۷	عذر یا سبب فسخ اجارہ
	مدت ادائے ثمن قدرت تسلیم	۳۴	وظائف و انعامات سلطانی	۵۶	حق تعلیم	〃	اجارات مشروطہ
۱۵	احکام بیوع	〃	غنائم	〃	تصرفات جائزہ	۸۸	اجارات فاسدہ
〃	بیع موقوف	〃	رد بالعیب	〃	فریب	۸۹	مباح لوگوں کا اجارہ
۱۶	شرط خیار، خیار تعیین	۳۵	خیار رویت	۵۷	کلیات و مسائل متفرقہ	۹۰	متفرقات مسائل متعلقہ اجارہ
	عیب مالی جبر [illegible]	۳۶	سفتجہ یعنی ہنڈی	۵۹	تبرعات	۹۵	احکام وجوب تنخواہ
۱۷	بیع بالوفا، بیع فضولی	〃	قبضہ	۶۰	ہبہ		و تعطیلات ملازمین
۱۹	بیع مجبور	۳۹	بیع من یزید یعنی نیلام	〃	صدقہ	۹۶	شرکت
۲۰	بیع سلم	〃	استصناع	〃	سوال	۹۷	اصول شرکت، مفاوضہ، عنان
۲۱	تولیہ و مرابحہ و وضیعہ	۴۰	معاہدہ بیع و شرط	۶۱	عاریت		مضاربت، شرکت فی الوجوہ
۲۲	بیع مقایضہ	۴۱	اقالہ	〃	وصیت	۱۰۰	مزارعت

الحمد لله الذی اشتری من المؤمنین انفسهم بان لهم الجنة والرضوان والصلوة علی من دلنا علی
تجارة تنجینا من العذاب والخسران وعلی الذین باعوه بالصدق واتبعوه بالاحسان اما بعد فیا ایها
الاخوان ایاکم من الحرام ومشتبهات الامور وعلیکم باصلاح الاعمال وتطهیر الاموال وما حیوة الدنیا
الا متاع الغرور خادم المسلمین شیخ محمد تائب عرض کرتا ہے کہ وہ حقوق جنکا مواخذہ آدمی
سے ہوگا دو قسم کے ہین حق اللہ حق العباد مگر اللہ تعالی غنی وکریم ہے ندامت اور توبہ سے
معاف کرتا ہے اور بندے کے حق بے ادائی معاف نہین ہوتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہین مگر قرض پس حق العباد کی رعایت زیادہ
تر لازم ہے اور حق خواہ بدنی ہوتے ہین خواہ مالی بدنی حقوق تھوڑے ہوتے ہین احکام اونکے معلوم و
مرقوم ہین مگر حقوق مالی کثیر الشیوع اور مختلف الوقوع ہین احکام انکے زمانے اور حال کے
اعتبار سے بدلا کرتے ہین اور مال باعث قوت دنیا ہے اسیوجہ سے ہر صالح و فاسق اسکا محتاج
ہے غریب و امیر اسکا خواستگار واجب ہوا کہ مسائل کی رعایت تفصیل سے بیان کیجاوین
تا عوام مسلمان بھی حلال و حرام سے مطلع ہو کر اپنی معاش مین حکم خدا اور رسول کے
پابند رہین اور دنیا مین آفات دنیاوی سے بچین اور آخرت مین اجر عظیم پاوین خصوصا
اس زمانہ مین اسقدر نئے نئے صورتین پیش آتی ہین اور طرح طرح کے معاملات جاری

[illegible] اور [illegible]
[illegible] آزادی مطلق ہے عقل مختار ہے صرف [illegible] روز ایک کتاب
[illegible] رسالہ ہے تطہیر الاموال جمع کیا اور جہاں تک ہوسکا
[illegible] کتب مشہورہ کا حوالہ دیا ہے کہ جو بابی بند کو
[illegible] تحریر میں کیا ہوں جگر کھانا پڑا
[illegible] وما توفیقی الا باللہ قال سبحانہ تعالے
[illegible] طیبات ما [illegible] اے ایمان والو خرچ کرو پاک چیزوں سے جو تم نے کمائیں
[illegible] اور نہ قصد کرو تم ناپاک مال کا کہ اس سے
[illegible] نہیں ہو مگر یہ کہ آنکھ بند کر لو یعنی برا بھلا کچھ نہ دیکھو
[illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ [illegible]
[illegible] قیامت کے دن طبرانی [illegible]
[illegible] حلال [illegible] فرض ہے بعد
[illegible] الترغیب [illegible] حلال کی بھی
[illegible] احسانات [illegible]
[illegible] قرابت [illegible]
[illegible]
[illegible] قسم سوم افضل ترین اموال
[illegible] السفلی [illegible]
[illegible] سوال [illegible]

[illegible]

...ہیں جنکا مال کسی طرح حلال نہیں (بخاری) اور فرمایا مال احد

...(بخاری) اور ارشاد ہوا احل اللہ البیع اللہ نے خرید

التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء یوم

...ت دار قیامت میں پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کو

...کو کے جنکے فضائل مذکور ہیں سے چند امور کا لحاظ ضرور ہے

...پہلے ایسی چیز کی تجارت نہ کرے جسکی زیادہ خریدار فساق یا

...ت کیونکہ اونکی ... اونکا مال اکثر حرام کا

...ان جو بالذات ممنوع ہے اور تبعاً یا ضرورۃً حکم جواز لیتی ہیں

...ہیں جو سکتے ... بالطریق یا کتاب میں ... وہ ریشمی

...کی چیزیں ... استعمال میں آتی ہیں وہ کتب

...یا ... مطلقاً قطعی ہوں یا شریعت سے

...ت باطل اور ... کے ثبوت خالی نہیں اور ارشاد

...ان ... ایسی تجارت اور پیشے بھی

...محبت کی ضرورت ہو اور تحصیل حسنات وحضوری جماعت

...محرومی رہے (شعر) ... ضائع ہے تحصیل مال جبکہ ہم

...حق سبحانہ تعالیٰ نے ترغیب دلائی ہے رجال لا تلہیہم

...ایسے مرد خدا کے ہیں کہ نہیں غافل ہیں تو اسکے یاد تجارت

...کا سو ... اللہ کی نہیں ہوسکتے لیکن یاد رکھنا او سوقت مگر

...ایسا مال ... گیا تا ... اور خراب ہے ...

...کے ... مشکل ہے کیونکہ انسان ... نفس و ...

...بدل ... خرید و فروخت ایسی ...

... [illegible]

[illegible]

حق میں بہتر نہیں یا اور جو شخص یہ جرات کرے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
الیمین الفاجرة منفقة للسلعة وممحقة للکسب یعنے جھوٹی قسم البتہ ترغیب دہ باعتبار خریدار
یا بائع کے ایسی ہی بے برکتی پیدا کرتی ہے) ضائع کرادیتی ہے مال کو اور مٹا دیتی ہے کسب
اور فرمایا المنفق سلعتہ بالحلف الکاذب یعنے بیچنے والا اپنے مال کا جھوٹی قسم سے اونکی
سے بہت تیز خدا نہ رحمت کریگا نہ نظر رحمت سے دیکھے اسکا … مضائقہ نہیں سے کسیقدر
مبالغہ اگر دروغ کے قریب ہے تو مکروہ تحریمی اور اگر سچ کے قریب ہو تو ترک اولی ہے
کے ناپ اور تول میں نہایت دیانت داری کرے بلکہ کسیقدر زیادہ دے کم نہو جیسا کہ
منقول ہے کہ آنحضرت نے جابر بن عبداللہ سے اونٹ خرید کیا اور بلال سے فرمایا
کہ ایک قیراط قیمت پر ایک قیراط زیادہ تولو اور کم تولنا ناپنا تو معاذ اللہ سخت گناہ اور
موجب بلائے آسمانی ہے چنانچہ شعیب علیہ السلام کی قوم پر انہیں فعلوں سے عذاب
آیا قال اللہ تعالی اقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان وقال اوفوا الکیل والمیزان اسی پر
شمار وغیرہ کو قیاس کریں جب خریدے یا بیچے تو وہی قیمت کہے جو منظور ہو پھر اگر
جانب مقابل کے اصرار یا تبدیل نرخ بازار سے بیشی و کمی ہو جائے تو مضائقہ نہیں اولا
نیت مغالطی اور دروغ کی نہو جیسا کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ خرید آپنے اونٹ
جابر سے اور قیمت بار بار زیادہ کرتے تھے یہانتک کہ جابر نے قبول کیا ۹ جبکہ جانب
مقابل بیوقوف یا صغیر السن یا محض ناواقف ہو یا ایسا دوست ہو جو بوجہ کمال اعتماد
یا مروت سے کچھ نہیں کہ سکتا یا نہ ایکر دے … تو چاہیے کہ بہ نرخ بازار یا ثمن … آخر
دیا جانا چاہیے … تفاوت نکرے کیونکہ اسمیں … دیانت … اور خدا ترسی اور
مروت سے یہ امر نہایت بعید ہے … وعدہ خلافی نکرے اور خوب سمجھکر وعدہ کرے
… خیال رہے کہ کسیکو بلا وجہ … تقاضے یا آمد رفت وغیرہ کی وجہ سے تکلیف نہو
اور جب ایسا … اپنے شغل اختیار میں یا اختیار سے …
… تفاوت اور … سے …

اور فرمایا بہتر وہ آدمی ہے کہ جو ادای دین مین احسن ہے یعنے بلا تقاضا دیدی یا کچھ زیادہ دی
اور آنحضرت سے ادای قرض مین زیادہ دینا ثابت ہوا ہے [12] معاملات خوب تفصیل
کرلیا کرے تاکہ انجام کار نزاع اور اختلاف کا احتمال نرہے خصوصاً قرض کے معاملات بین
تحریر ضرور ہے اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ جب معاملہ کرو تم ساتھ قرض کے
ایک مدت کی لیئے پس لکھو اوسکو [13] حسابات ہمیشہ مرتب رکہا کرے کیونکہ فرمایا آنحضرت نے
ماحق امرأ مسلم یمر علیہ ثلث لیال الا و عندہ وصیتہ کسی مسلمان کی یہ شان نہین کہ اوسپر تین
راتین گذر جاوین اور اوسکی پاس وصیت لکھی ہوئی نہو [14] بیع اور اجارے مین نمونے اور وعدے
کے خلاف نکرے بلکہ وہ کام کرے جس سے اہل معاملہ خوش رہین اور بکشادہ پیشانی معاملے
کو ختم کرے [15] اگر جانب مقابل مجبور ہویا اوسکا نقصان ہوتا ہو تو اقالہ کرلے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے من اقال مسلما اقال اللہ عثرتہ جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کرلیا
اللہ اوسکا بوجھ ہلکا کردیتا ہے [15] اجرت مکان ادا کرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ (ابن ماجہ) [16] معاملات مین نرمی اور رحم اور سخاوت
اختیار کرے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے ان اللہ یحب سمح البیع و سمح الشراء و سمح القضاء اللہ
دوست رکھتا ہے نرمی کو بیع اور شرا اور حکم کرنے مین من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ
یوم القیامۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ جسنی مہلت دی تنگدست کو یا کچھ کم کردیا اپنا
حق اوسکے ذمی سے سایہ دیگا اوسی اللہ قیامت کیدن اپنے عرش کے نیچے الیسی کہ جسدن
نہین سایہ اوسدن مگر سایہ عرش کا اور خبر مین وارد ہے کہ ایک عربی امیر کا بعد موت
کے حساب کیا گیا پس کوئی نیکی نکلی مگر یہ کہ وہ امیر تھا اور آدمیون سے معاملات مین اپنے نوکرونکو
حکم کرتا تھا کہ تنگدست سے درگذر کرین پس فرمایا اللہ جل شانہ نے ہم مستحق تر ہین اسے
عفو اور تجاوز مین اس آدمی سے یعنی جس طرح اس نے تنگدستونسے رحم اور نرمی کی ہے
ہم اوسپر اس سے زیادہ رحم کرینگے پس راضی کیا اوسکو جنت مین اور فرمایا ہے مطل الغنی
ظلم و اذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع یعنی امیر کیلئے حق ادا کرنے مین اگر تساہل کرے تو یہ ظلم ہے
اور جب حوالہ کرے کوئی تم مین کا صاحب مال پر پس چاہئے کہ اوسکا پیچھا کرے [illegible]

جیا ہو الہی سے تو تجھ پر رحمت ہے اور جب اوسکی امیر پر تمہارا حق ہو تو اوس پر لگا تھا اور سختی کرے [illegible]
[illegible] ان مثالوں پر نظر رحمت ہوا ہے سے کہا
ہمیشہ نیت [illegible] اور [illegible] اور [illegible] تو نفع ہو اور دوسرے کو نقصان پہنچے
[illegible] ذلت و خواری [illegible] اور اثر نفس نہایت بری چیز ہے
اور [illegible] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یا معشر التجار
ان الشیطان والاثم یحضران البیع فشوبوا بیعکم بالصدقۃ یعنی شیطان اور گناہ بیع میں موجود ہوتے ہیں یعنی
[illegible] زیادہ تر ہے
[illegible] مسائل خوب یاد کریں تاکہ مخالفت شرع سے بچیں فرمایا حضرت عمر نے لا یبیع
فی سوقنا الا من تفقہ فی الدین [illegible] ہمارے بازار میں مگر وہی شخص کہ [illegible] سمجھتا اور جانتا ہے
[illegible] تفصیل [illegible] اور یہ حدیث شریف جامع ضروریات تجارت ہے
ان اطیب الکسب کسب التجار الذین اذا حدثوا لم یکذبوا واذا ائتمنوا لم یخونوا واذا وعدوا لم یخلفوا واذا اشتروا لم
یذموا واذا باعوا لم یطروا واذا کان علیہم لم یمطلوا واذا کان لہم لم یعسروا (ترغیب الترہیب) یعنی سب سے زیادہ
پاکیزہ کمائی [illegible] جب بولتے ہیں جھوٹ نہیں بولتے اور جب ان کے پاس امانت رکھی جاوے
امانت [illegible] اور جب وعدہ کریں خلاف نہ کریں اور جب مول لیں تو اوسکی مال کو برا نہ کہیں تاکہ
[illegible] ایک قسم کا مغالطہ ہے اور جب بیچیں تو اپنی مال کی تعریف بھی نہ کریں کہ
[illegible] اور جب اون کے ذمہ قرض ہو تو ٹال مٹول نہ کریں اور جب اونکو کسی پر
[illegible] اوسکی طاقت سے زیادہ [illegible] تمام مخلوقات حضرت حق تعالی کی [illegible]
[illegible] مالک [illegible] کی صلاحیت [illegible]
[illegible] اور تمام اشیا مگر ان مملوک اشیا سے بعض کو [illegible]
[illegible] وغیرہ اور بعض کو بندوں کی ملک [illegible]
[illegible] کسی وقت اون چیزوں کی مالک ہو جاتا [illegible]
[illegible] قسم کی [illegible] قسم قسم کی [illegible]
[illegible]

پر کا سباب اور دوسرے کی ملک پر قابض ہوتی ہین اسباب ملک اسکی دو قسمین ہین اول اضطراری
جیسی میراث دوم اختیاری اسکی چار صورتین ہین اول عقود جو کہ ایجاب و قبول سی متعلق اور فریقین کی رضا
پر موقوف ہین پس یہ کبھی معاوضہ ہوتی ہین جیسی مہر بدل خلع بدل صلح بیع اجارہ شرط معلقہ وغیرہ
اور کبھی بلا معاوضہ جیسی عاریت ہبہ صدقہ وصیت تملک دعاوی ثابتہ اعیین ضروری یا کسی مال کا ضمان
یا فعل کی جزا ہو جیسی ضمان غصب و سرقہ و اتلاف مال امانت و دیعت وغیرہ قبض و تصیر یا اوپر
مباح مین خاص ہی جیسی شکار جنگل کی گھاس دریا کا پانی اور وہ جو معدن سی نکلی تملیک قہر جیسی غنیمہ
یعنی کفار پر غالب ہوی یا دار حرب سی کوئی چیز لوٹ لائی یا کفار ہمارے مال پر غالب ہوی [illegible]
محرمات اسکی دو قسمین ہین اول حرام بعینہ جیسی شراب خنزیر مردار وغیرہ الکھانا اور استعمال دونون حرام
ہین مگر بوقت ضرورت اور اضطرار مضائقہ نہین دوم حرام لغیرہ اسکی پانچ قسمین ہین حرمت تکلیفی جیسی جانور
حرام [illegible] چیز جو اسکی ذات سی جدا نہو سکی جیسی زہر افیون بھنگ وغیرہ الخ حرمت [illegible]
جو وصف عارض سی متعلق ہو [illegible] جیسی زہر کا کھانا اور لگانی یا سونگھنی سی ہلاک کری تو لگانا سونگھنا [illegible]
[illegible] نشہ کھانا پینا [illegible] روا رکھا ہی بوجہ مخالفت شروط ملک
[illegible] غصب یا ربوا یا رشوت یا بیوع باطلہ سی مال اگرچہ بذاتہ حرام نہین لیکن
بوجہ تعلق حق غیر [illegible] مخالفت احکام شرعی ملک مین آتی ہین استعمال جائز ہوتا ہی [illegible]
مخالفت لعوارض شروط صحت جیسی بیع فاسد وغیرہ الخ مین ملک ہی مگر نفع حرام ہی چاہیئی کہ اسکو [illegible]
یا [illegible] حرام جیسی صدقہ بنی ہاشم اور اغنیا پر اور ریشم نقرہ و طلا مردون پر حرام ہی صدقہ
یعنی [illegible] صدقہ [illegible] سادات کری یا کسی غنی کو [illegible] تو لینا روا ہی اسکی تحقیقین صدقہ ہی مگر جیسا
وہی [illegible] حق مین صدقہ نہین ایسی ہی منقول ہی آنحضرت سی ایسی ہی حرمت اجزای انسان [illegible]

[illegible]

[illegible] اور کمال اور ہڈی اور گوشت اور درخت وغیرہ کسیکا استعمال جائز نہیں

اقسام [illegible] اموال [illegible] خواہ دوسری چیزونکی حاصل کرنیکی لئے موضوع ہین جیسے چاندی سونا خواہ

[illegible] جیسے [illegible] سوائی [illegible] چیزین پس اول تعیین ہو اسلئے کہ جب بذاتہ مقصود

[illegible] ہون یا کوئی صناعت ہو جیسے زیور تو تعیین ہو جاویگی اور قسم

[illegible] اسلئے کہ خواہ متعدد ہونگا اسی مثلی کہتے ہین جبتک کسی صنعت

[illegible] تبدیل ہو کہ عدد یا چونا [illegible] وزن وغیرہ خواہ عددی متقارب ہو

[illegible] چیزین خواہ قیمتی ہو یعنی جب عدد اور وزن اور کیل کا اعتبار

[illegible] ہوئی جیسے حیوانات اور ہر قسم کی مصنوعات وغیرہ پس اگر کسیکا

[illegible] تعیین مین مختار ہی اگر چاہی پہلی یا دوسری [illegible] اور متعینات مین

[illegible] مال [illegible] نہین تو مثلی اور [illegible] قیمت واجب الادا ہونگی [illegible] لیا ہی

[illegible] اور معاوضات یعنی ثمن بیع یا اجرت وغیرہ مین قیمتی کی تعیین

[illegible] مثلی اور نقدین مین وصف وغیرہ کافی ہی پھر یہ سب اموال چار نوع کی

ہین [illegible] جیسے تجارت کی چیزین حلال و مملوک یعنی وہ مال جو صورتا و حقیقتا وجہ شرعی جیسے

[illegible] تفصیل [illegible] اور تمام رسالی مین مذکور ہی مملوک غیر حلال وہ اموال جنمین

[illegible] جیسے محاصل بیع و اجارہ فاسد کے غیر مملوک و غیر حلال جنمین کوئی وجہ

[illegible] جیسے [illegible] رشوت غصب سرقہ بیع باطلہ وغیرہ پس جو مال مملوک ہو

[illegible] دوسری شخص کی ملک مین جائے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ مال حرام ہی تو اوسپر حلال

[illegible] بیع فاسد لیا پھر اوسی بیچا یا اوسکی زوجہ یا دوسری مستحقین نے اوس کو

[illegible]

[illegible]

پایا اور اوسکو یہ علم ہوا ہی کہ یہ غلہ وہی ہے جو بکر نے بطور بیع فاسد خریدا تھا تو ان پانی والونپر حلال ہی ہے
اور انکی ملک مین بھی آجاتا ہے (شامی) اور زید کو اسمین کچھ واسطہ نرہیگا (ہدایہ) اور یہ مال اگر نقدین سی ہو
تو جو شی اوسکی عوض لیجاوی اوسکی تین صورتین ہین ۱ یہ کہ یہی نقد حرام عوض بھی قرار پاوی اور یہی
دیا جاوی جیسی یہ صندوق بعوض انہی پانچ روپیون کی جو بیع یا اجارہ فاسد مین ملے ہین) خریدا پھر یہی روپے
دیدئی اب صندوق سی نفع اوٹھانا حرام ہے ۲ یہ روپے عوض قرار پائین مگر دوسری روپے دیدی
۳ مطلق عقد کری مثلاً یہ صندوق پانچ روپیہ کو خریدا اور ثمن ان روپیونسی ادا کیا جاوی ان دونو
صورتون مین صندوق سی انتفاع حلال ہی مگر اس روپے دینی کا اسپر گناہ ہوگا اور اگر غیر نقدین
ہو تو معاوضی سے بھی حرمت متعدی ہوگی (ہدایہ) ایسی مالونکی طاہر کرنیکی یہ صورت ہی کہ اگر ممکن
ہو تو واپس کر دی ورنہ اگر نقدین ہی ہی تو جس چیز یا جس عمل کا عوض ہی اوسکی اصلی قیمت سی
جسقدر زیادہ ہو وہ تصدق کر دی اور اگر غیر نقدین ہی تو بیچ ڈالی اور اگرچہ نفع ہو تو اوسی تصدق
کر دے یہ مال پاک ہو جائیگا باقی رہا ایسی غیر مشروع عقد کا مواخذہ اوسکا علاج توبہ اور انفعال ہے
اور اگر مال مغصوبہ ہو نہ حلال ہیں اگر ممکن ہو تو مالک یا انکی وارثونکی حوالے کری اور اس فعل سے تائب
ہو ورنہ بالکل تصدق کر دی جاوین خود ان مالونمین زکوۃ ہو نہ کسیطرح ملک مین آسکتی ہین اور نہ پاک
ہو سکتی ہین البتہ اگر کوئی چیز خریدے اور ان مالونسی اوسکی عوض مین دیا تھا لکھ سکے مین ہو سکیگا
اور اوس معاوضی کا مالک اور اصلی مالک کا قرضدار ہو جائیگا اور گناہ باقی اور معاوضات مین حرمت
متعدی ہوگی نہ ایسی مالونمین زکوۃ ہی نہ وارثون اور مستحقونکو جان بوجھ کر اسکا لینا جائز ہی مسئلہ ورثا کو
جب معلوم ہو کہ اکثر مال مورث کا حرام کا ہے مگر یہ نہین جانتی کہ حلال کون ہے اور حرام کون تو انکو
ترک تقوی لینا اوسکا جائز ہے مسئلہ شراب یا خنزیر کی قیمت سی مسلمانونکو اپنا حق لینا جائز نہین
مگر جبکہ دینی والا ذمی ہو پس شراب فروش سے کسی چیز کی عوض مین وہ پیسی جو اوسی قیمت شراب مین
ملی ہین لینا جائز ہی اسلیے یہ چیزین اونکی حق مین مال ہین بخلاف زر ربا اور رشوت وغیرہ کی کہ یہ مسلم
یا کافر کسیکی ملک مین نہین آسکتی مسئلہ اس پر آشوب وقتمین دعوت یا معاوضہ عمل یا بیع یا تنخواہ وغیرہ
مین ہر امر کا لحاظ دشوار کری سے یہ کہ اسکی پاس کوئی مال حلال ہی ہے یا بالکل نہین ہے جو بھی دیا جاتا ہے
وہ لیلینا اور بالیقین مال حرام سی ہے یا نہ امید ہی کہ اسقدر احتیاط پر بھی حق تعالی عفو فرماسکے

جیسا قضا روزہ و نماز جو ثابت ہوئی نص قطعی سے اور ادا و اشارہ سے ثابت ہی ہوا اور واجب ہر

بالکل جو ... ثابت ہو ثابت سے عرف شرع اسکی ... جیسے ثمن مین ... یعنی ... منقول ...

... سنت ... علیہ السلام ... یعنی تمام ... متعارف ہی ... الحاق ...

یعنی ایک قوم یا ایک شہر کا عرف دوسری ... مخالف ... متعارض ... عرف خاص ...

... اسکے اعتبار کرنے مین ... قول ... اور ...

مین مشائخ بلخ و خوارزم ... جواز ... شہید نے اسکی جواز سے انکار کیا ...

بیع ... جسکی ...

... عرف سے ... اصول ...

بیع ثابت تمام ہو ... جواز مین کا امام ... اور اوقاف اور بیعت و اجارات وغیرہ

... العرف فی الشرع له اعتبار لذا علیه الحکم قد یدار ...

... مفید ... ثابت ...

بیع کا اعتبار ... بیع ... جب نقدین ... اسباب ... بیع ... نقد ہو اور بیع ...

... متناقضہ جب دونو طرف اسباب ہوں ... ثمن ... اور چار ثمن کے

اعتبار سے ... جب تعیین ثمن مین مالک و مشتری مختار ہوں یعنی جو چاہیں قیمت قرار دیوین

مرابحہ یعنی نفع معین ... وضیعہ نقصان معین ... تولیہ اصلی لاگت اور تین حکم کے اعتبار سے ... نافذ ...

فوراً لازم اور واجب العمل ہو جاتی ہے ... موقوف جو کسی امر پر موقوف ہو ... جسمین کوئی بات

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو کر شرط [illegible] کامل ہوں یہ سب بیع صحیحہ ہیں اگرچہ مکروہ ہیں گناہ اور موقوف ہیں

[illegible] اور [illegible] فاسد جسمیں بعض شرط بیع کی مخالفت یا کچھ زائد شرط ہو لزوم

[illegible] یہ صورتیں باہم جمع بھی ہوا کرتی ہیں مثلاً معاملہ

موقوف [illegible] فاسد [illegible] یا کچھ باطل۔ اور عاقدین سات قسم کے ہیں ۱ اصیل جو اپنا ہی مال بیچے یا

[illegible] ۲ وکیل جو شرعی اجازت سے مختارانہ معاملہ کر سکے ۳ غیر مستحق ہو نہ

مستحق [illegible] جیسے غاصب۔ چور اسکی معاملات ناجائز ہیں

اور اگر [illegible] معلوم نہو تو معذور ہے [illegible] مگر جب مالک دعویٰ کرے تو مبیع اوسکے

حوالے کیا جاوے [illegible] ۴ فضولی جو مالک کی بے اجازت خرید

[illegible] کرے [illegible] اذن مالک [illegible] استحقاق جائز ہے (ہدایہ) ۵ مجبور جیسے بالاکراہ

معاملہ کرنا پڑے [illegible] مجبور [illegible] اختیار [illegible] کا مختار ہے ۶ مالک حکمی

یعنی سلطان۔ یا قاضی۔ یا ولی جو بغرض تعمیل احکام شرعی تصرف مالکانہ کرے ۷ جو شخص

شرعاً قاضی یا ولی نہو سکے [illegible] شرعی کچھ تصرف کرے اوسکی بیع جائز نہو گی صحت بیع کی

[illegible] ہیں [illegible] اول ایجاب [illegible] دوم قبول یعنی منظوری

ایجاب [illegible] یعنی قیمت دیدی اور مال اوٹھا لیا

[illegible] یعنی ایک ہی مجلس میں ایجاب و قبول تمام ہو جاوے

[illegible] کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہے

[illegible] ایجاب [illegible] اور اگر [illegible] قبول کر لیتا تو معاملہ

[illegible] اختلاف [illegible] صورتیں احتیاط یہ ہے کہ

[illegible] اتباع حدیث ہو جاوے اور وہم مخالفت

[illegible]

[illegible]

تو باقی نہیں رہتی اور مجلس [illegible] بدلنے سے مراد [illegible] اعراض سمجھا جاتا ہے پس اگر ایک
شخص نے [illegible] یا کھڑا ہوگیا یا کسی اور کام میں مشغول ہوگیا مجلس میں [illegible] دو [illegible]
چلتے ہوں تو مجلس باقی رہتی ہے جیسا کہ صاحب [illegible] حاشیہ ہدایہ [illegible] اور تحریر میں بھی ایسی ہی مجلس
معتبر ہے [illegible] مثل خط کے [illegible] اور ایسی [illegible] جو
فوراً ممکن نہیں [illegible] اوس وقت جواب کا بھیجنا مشکل تھا کیونکہ قاصد یا ڈاک کے لیے کچھ انتظار [illegible]
یا تحریر جواب [illegible] ایک وقت [illegible] مقرر ہے اب اگر مکتوب الیہ نے [illegible] کیا کہ میں [illegible] تھا یا فوراً خط
[illegible] فرصت نہ تھی یا جواب [illegible] وقت پر [illegible] مگر [illegible] ایسی [illegible]
مجبوری [illegible] ہو سکتا اور [illegible] اختیار ہے کہ ایجاب اول کو باقی رکھے یا نہ رکھے اور اگر کہا کہ میں یا میری کارندے
یا منشی نے فوراً خط نہیں پڑھا یا جواب نہیں لکھا بلکہ جو وقت خطوط پڑھنے اور لکھنے کا معین ہے
اوس وقت تک توقف کیا گیا تو اس وقت کے نسبت عذر توقف مقبول ہوگا زید نے لکھنؤ سے
[illegible] بکر کو [illegible] ہزار روپیہ کا کپڑا فلان قسم کا [illegible] خرید [illegible] مخالفت
تحریر کی اور بکر نے [illegible] کپڑا روانہ کیا تو اگر بکر نے اوس وقت تک جو اوس نے تحریر جواب کے لیے معین کیا تھا
ایجاب کو لیا تو [illegible] مخالفت [illegible] روانہ کرنے [illegible] کہ بکر
کی مجلس میں قبول کر لیا اور بیع تمام ہوگئی اور اگر قبول [illegible] وقت [illegible]
وقت معین [illegible] بعد قبول کیا تو بیع نہ ہوگی اور مال واپس کیا جائیگا [illegible] بکر کے ذمہ ہوگا
[illegible] ایجاب و قبول اور قیمت [illegible] فرق [illegible] ایجاب [illegible]
[illegible] ہوتا ہے اور [illegible] بائع و مشتری [illegible] مجبور [illegible] اور
قیمت [illegible] اسکی [illegible] مال پسند کیا جاوے یا مشتری اپنی [illegible] اگر
[illegible] ایجاب و قبول [illegible] مشتری کو اختیار رہتا ہے [illegible] مال دیکھا [illegible]
[illegible]

[illegible]

ـشتہ تعین ہوئی تو اختیار مشتری کا تا ہر ہی اور اگر سب اسو رطی ہوگئی تب بہی اصلی اختیا
[illegible] ثمن نظر ثانی یا تبدیل مقدار وغیرہ کی ضرورت ہو گی پس اگر ہم مساوات سے بیع
[illegible] باطل یا فاسد ہو گی اور شکل ثانی مین رضای مشتری نہ متحقق ہو گی
[illegible] ضرورت نہیں ہے کہ جبکہ دونو طرف مال ہو تو دونونکو اختیار ہو گا پس اگر
مشتری [illegible] بایع فی الحال بیع تمام ہو ئی اور مشتری کہتا ہے کہ مین یہ قبول بطور
[illegible] مین [illegible] فاسد اور شکل ثانی مین اگر کوئی قرینہ اور تعامل معین قبول مشتری
[illegible] واللہ اعلم ہم مال یعنی وہ شی جو کہ محفوظ و مقبوض کر سکین پس
[illegible] مال نہین اور [illegible] پانچ چیزین شرط [illegible] بیکار اور سڑی چیزین اور وہ
[illegible] پانی مین [illegible] ہو تو نکو چہلی لکڑی کی راکہ وغیرہ مال نہین مگر جبکہ کسی
[illegible] سے متقوم ہو یعنی شرع نے اونکی قیمت قرار دینا منع نہوا ہو
[illegible] خمر خنزیر [illegible] متقوم نہین ہے مملوکیت کی صلاحیت ہو پس آزاد
[illegible] نہ اسکا بیچنا جائز اور غیرہ ال اگرچہ ہماری ملک مین ہو مگر مملوکیت کی قا
[illegible] استعمال [illegible] اور پوست [illegible] دباغت اور خمر اور خنزیر او سب
[illegible] نفع النسی [illegible] جائز ہی نہ استعمال حلال البتہ مال مباح یعنی
[illegible] نفع اور شاہد کا حق [illegible] جیسی شکار جنگل کی گھاس دریا کا
[illegible] بیع [illegible] جائز البیع ہو پس مشترک [illegible] اور
[illegible] چارہ و صفت و مقدار ثمن یعنی اتنے
[illegible] پس اگر تعداد بیان نکو تو بیع فاسد ہے اور اگر صفت بیان نکیا اور کئی طرح
[illegible] اگر رواج برابر اور قیمت متفاوت ہی تو بیع فاسد ہے اور ایک سے

[illegible]

زیادہ رائج ہی تو پورا دیا ہوگا پنجم تعیین مبیع اسکا اوپر درجہ یہ ہی کہ مشتری کو معلوم ہو جاوی کہ

جو چیز میں خریدی ہی وہ تعیر اور بیشی ولمی سے محفوظ ہی اور کل قیمت اسکی اسقدر ہی یہ صورتیں [illegible]

اور تول اور شمار اور تخمین اور اشارہ سے حاصل ہوتی ہین جیسی یہ سب غلہ و مرو پیسہ کا [illegible]

میں ایک روپی کا یہ آدوی [illegible] القرانا [illegible] اور اخبار سی میں [illegible]

کہ اس صندوق میں [illegible] کو اسقدر نہیں اگرچہ مقدار [illegible] معلوم نہیں [illegible]

اور تغیر ہو سکتا ہی نہ کمی بیشی کا احتمال ہی نہ ثمن غیر محدود [illegible] ولیکن [illegible]

کا اعتبار جسقدر [illegible] میں اگر کوئی گرو حساب سے شکل اولین تغیر مبیع ہی کہ نہیں معلوم [illegible]

شکل دوم میں ثمن مجہول ہے کیونکہ سبب کمتی بڑھتی [illegible] ہو نا [illegible] ضرور [illegible] ہو جاوی کہ مبیع

[illegible] بصورت [illegible] سے خریدا [illegible] کا اعتبار [illegible]

اگر [illegible] نہیں تو ثمن بھی جدا جدا بیان کیا ہوا ہی اور مبیع معدوم اور غیر مقدور التسلیم نہ ہو [illegible]

ششم اہلیت عاقدین یعنی [illegible] مجنون [illegible] مجبور نہ ہون پس اگر [illegible] نہیں [illegible]

مجبور ہو اور معاملہ کیا [illegible] اوسکا ولی یا آقا بیع فسخ [illegible] اور [illegible]

حالت اختیار پر موقوف [illegible] یعنی جب وہ جبر رفع ہو جاوی اوسی اختیار ہی کہ بیع قائم رکھی یا [illegible]

ہر حال میں گنہگار ہی مجنون کا معاملہ [illegible] **ہفتم** [illegible] اوس [illegible]

[illegible] بیان کر دیگای تا آخر کو نزاع [illegible] مدت [illegible]

[illegible] بھی [illegible] جاتا ہی [illegible]

[illegible] نقد کو قبض کرنا [illegible] سابق [illegible]

حاصل [illegible] اور ہو کہ نزاع کا احتمال [illegible] یعنی خریدار [illegible]

اور [illegible] نہیں [illegible] اور مدت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بیع سے نفع اٹھایا جاتا ہو اور بیع [illegible] صورت اول میں نفع ممنوع ہے اور دوم میں بیع ناجائز ہے
البتہ اگر یہ خبر ہے کہ [illegible] بضاعت [illegible] باقی ہے یا کہیں سے منگوانا ہے یا کسی کارندے یا وکیل کے
پاس ہے تو وعدہ صحیح ہے [illegible] مشتری کو [illegible] اوسے اختیار ہے اور اگر یہ شرط لازمی قرار دیجاوے
اور [illegible] قبض [illegible] تو بیع فاسد ہے ہشتم قدرت علی التسلیم
یعنی [illegible] قبل از
[illegible] جانور [illegible] مچھلیاں [illegible] قبضہ میں [illegible] مستثنیٰ ہیں البتہ ثمن
کا فی الحال موجود [illegible] ایسی چیز ثمن قرار دیجاوے جو دنیا میں ممکن نہیں تو بیع
[illegible] صحیح ہے مثلاً ایک بکری خریدی اور ثمن اوسکی [illegible] قرار دی یا [illegible] خریدی
اور [illegible] ان صورتوں میں ثمن جزو مبیع ہے اور [illegible]
[illegible] احکام بیع اول نافذ یعنی فوراً لازم ہوجاتی ہے اور [illegible] اسکی
[illegible] دوم موقوف جو فوراً لازم نہو بلکہ کسی شرط کی پابند [illegible] بعد نافذ ہو اسکی چار قسمیں ہیں
[illegible] بیع بشرط الخیار [illegible] بیع مجبور [illegible] بیع فضولی پس خیار امام صاحب کے نزدیک تین
دن سے زیادہ نہیں اور صاحبین کے نزدیک جس قدر مدت مقرر کیجاوے جائز ہے [illegible] جس وقت [illegible]
چاہے [illegible] تمام کر سکتا ہے [illegible] کہ بائع کو خبر ہوجاوے مسئلہ مشتری نے واپسی کا قصد
کیا [illegible] مکان [illegible]
مدت خیار [illegible] اور ایک [illegible] بیع [illegible]

[illegible]

[illegible]

مشتری کی موت اور مشتری ... اور بائع کا تصرف اور ایسا عیب حادث ہو جو ... ساقط ہو کر خیار باطل
ہو جاتا ہے اور بیع لازم ... اگر بائع کو خیار ہی تو مال ابھی ملک سے نہیں نکلتا اور بائع کا مال ہی
بیع فسخ ہو ... اور مشتری کی خیار میں مبیع ملک بائع سے نکل جاتا ہی مگر امام صاحب کے نزدیک
مشتری بھی مالک نہیں ہوتا بخلاف صاحبین کی ... کہ اگر ...
تو ... بیع ہی اور ... خیار شرط ...
صاحبین کی نزدیک ملک ... اگر مبیع مشتری ...
بائع سے قیمت اور خیار مشتری سے ثمن بالاتفاق ... ہوتا اور بائع کے پاس ...
بیع فسخ ہو گی خیار شرط میں میراث نہیں یعنی زید کی ایک صندوق جا کر خریدا اور مر گیا تو وارثوں کو پھیرنے
کا اختیار نہ ہوگا (ہدایہ) مگر جبکہ زید نے کسی وصف خاص کی شرط پر خریدا تھا تو وارثوں کو اختیار ہی اور اسے
خیار وصف کہتے ہیں (مجلہ) خیار تعیین یعنی چند چیزوں میں بعض کے پسند کرنیکا اختیار ... تعیین ...
... سب چیزیں ایک جنس ... اور ایک قیمت کی ہوں اسمیں تین چیزوں سے زیادہ کا جواز نہیں اور یہی ...
الکتب میں مذکور ہی ... مختلف القیمت اور مختلف الجنس جیسے ...
... اسلیے کہ خیار تعیین بغرض پسند ... مقصود ہی اور ... اسکے
صورت ہی اور پہلی صورت تین چیز خواہ ادنی ہو گی خواہ اوسط خواہ اعلی ... اور اسکی ضرورت
... دوسری صورت میں بے شمار درجے ہیں اور انکی ضرورت بھی ہی خیار تعیین میں مدت مقرر کرنا ضروری
مگر امام صاحب کے نزدیک تین دن سے زیادہ نہو اور صاحبین کی نزدیک اختیار ہی جتنی مدت چاہیں قرار
دیں ... اور جب خیار تعیین کرے خیار شرط بھی ضرور کر لے (یعنی چاہے تو کل چیزیں پھیر دے) جامع کبیر
میں مذکور ہی اور جامع صغیر میں مشروط ہی اور یہی مناسب تر ہی اسلیے کہ بوجہ عدم تعیین مبیع

رضا ہو مشتری کی بھی معلوم اور یقینی نہین پس اگر خیار شرط ہو تو بھی بدون رضا کے یار ناچار ایک چیز لینا
ہی اور یہ خلاف ہی بیع بقدر تعیین مستحق و مضمون ہی باقی امانت یعنی ایک یا دو جسقدر لینے کا اقرار کیا اوس سے
زیادہ یا کم لینے کا مشتری کو حق نہین اور اگر سب بیع عیب دار یا ہلاک ہو تو اوسی مقدار کی نسبت سے ثمن دینا ہوگا مگر یہ عیب
یا ہلاک اول اوس چیز کی طرف منسوب ہوگا جو بیع کے لیے قرار دیا گیا تفصیل اسکی یہ ہی کہ مثلا تین چیزین تین ہی روپیہ
... کے لینے کا اقرار ہی سب ایک یا دو ... تو بھی مشتری ایک چیز ... کیا جاویگا ۲ ایک ناقص یا ہلاک ہو گئی تو
... ایک ہی پر ہو سکتا ہی اور اگر وہ دونو ہلاک یا ناقص ہو گئین تو اب خیار نرہا تیسری چیز امانت ہی واپس کرے اسلیے کہ
... یا ضائع شدہ قابل واپسی نہین پس حکما دو چیزین متعین ہو نگی ۳ سب ہلاک ہو گئین تو ایک چیز یعنی ثلث امانت
اوسکا معاوضہ کچھ نہین دو ثلث کا ثمن دے اور اگر عیب دار ہو گئین تو دو عیب دار معین کرے ایک پھیر دے ۴ پہلی ایک عیب
... ہو دوسری بے عیب تو مشتری صرف اب پہلی امانت ہی اسلیے کہ وہ دونو بوجہ تقدیم عیب کے معین ہو گئین اور اگر برابر عیب
یا اگر ایک مین نقصان زیادہ ہی تو جسمین کم ہی وہ امانت ہی اسیطرح ایک یا تین مین خیار کا بھی حساب لینا چاہیے
مشتری مر جاوی تو اسوجہ سے کہ بائع کا مال مخلوط ہی اوسکی وارثونکو تعیین کرنیکا اختیار ہی مگر مدت اور خیار شرط ...
ماخوذ از ہدایہ مقبوض علی وجہ الشرا وفی درجہ خیار ... مین ہی یعنی بیع نہین ہوئی بلکہ اس غرض سے وہ چیز لی گئی
بعد پسند بیع و شرا کے گفتگو ہو گی اسمین ضرور ہی کہ ثمن ... معلوم ہو لیکن صرف ہلاک ثمن ... [illegible]
... اور اگر ثمن بیان نکیا تو محض امانت ہی اسکو مقبوض علی وجہ النظر کہتے ہین ... مین بیع ہو جاتی ہی مگر
... جبتک مشتری پسند کرلی اور ان دونو صورتون مین بیع ہوتی ہی نہین بلکہ بیع کا قصد اور ارادہ ... طور پر بیع
معائنہ منظور ہوتا ہی مال جب تک امانت ہی (عقود الدریہ) اکثر تاجر اس شرط پر مال ... دیتے ہین کہ جسقدر بکا اوسکی
قیمت قرار داد اور باقی مال بوقت طلب واپس دینا او قیمت معینہ سے جو زیادہ ہو وہ نفع ... ہی ...
... کچھ ... نہین ہی معاہدہ جائز ہی صحیح بخاری مین ابن عباس سے منقول ہی کہ فرمایا ... بات ...
... اگر مال ضائع ہو تو ... نقصان ہو سکتا ... [illegible]

اگر [illegible] معاملہ [illegible] مدت میں قیمت ادا کی تو بیع صحیح ہے اس صورت میں قبل ادائی ثمن [illegible]
مدت تصرف نہ کرنا چاہیے اور اسکی مدت خیار کی طرح مختلف ہے مگر مفتی ابو یوسف اس قول میں امام
صاحب کے ساتھ ہیں [illegible] اور اسی قرضخواہ کی مانند کوئی چیز [illegible] بیچی یا [illegible]
[illegible] اور قرار دیا کہ جب ثمن پھیر دیگا [illegible] ایسی [illegible] معاملہ [illegible] احکام [illegible]
ہدایہ عالمگیری شامی [illegible] اور اگر یہ شرط خارج عقد بیع کی بطور وعدہ قرار پائی تو بیع صحیح اور شرط بحیثیت
وعدہ ملحوظ ہوگی اور اگر یہ شرط داخل عقد ہے تو بیع فاسد ہوگی میری نزدیک یہی قول اصح ہے پس اگر
زید نے عمرو سے ایک مکان بطور بیع بالوفا خرید کر عمرو کو بکرایہ دیا تو کرایہ عمرو کی ذمے نہ ہوگا اور ہمارے زمانے
[illegible] بشرط وفا کی ہوتی ہیں وہ محض سود ہیں اور سود خوار کی حیلے اور بعض معاملے
یوں بھی ہوتی ہیں کہ جب چاہیں گے اسقدر نفع دیکر مال پھیر لینگے یہ بھی سود ہے بیع فضولی یعنی
غیر کا مال بے اجازت بیچنا یا غیر کے لیے خریدنا امام شافعی اسے نادرست فرماتے ہیں مگر ہم ثابت کرتے
ہیں ساتھ حدیث عروہ بارقی کے جنکو حضرت نے ایک دینار بکری خریدنے کو دیا تھا اور انہوں نے دو بکریاں
خرید کر ایک بکری ایک دینار کو بیچی اور ایک بکری مع دینار لیکر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے
اور آپ نے انکی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی سے بحکم ضرورت و حاجت جیسے مشتری یا راہن یا مالک
مفقود الخبر ہو گیا اور مبیع یا مرہون یا مال ضائع ہوتا ہے یا مرتہن یا بائع کو روپیہ کی ضرورت ہے
ایسی حالت میں [illegible] بطور فضولی بیچنے کی مجاز نہو تو بڑا حرج ہوگا مگر بائع فضولی کو ضرور
ہے کہ [illegible] جائز نہیں ہوتا کہ سرقہ و غصب سے فرق رہے ورنہ عاصی ہوگا اور خریدار اگر جانتا ہو
تو گنہگار ہے یہ بیع مالک کی اجازت تک موقوف ہے مگر مشتری کو حق تصرف حاصل ہے فضولی
بائع ہو یا مشتری مختار ہے کہ قبل از اجازت مالک بیع فسخ کر ڈالے (عالمگیری) مالک بائع و
مشتری پر دعوی کر سکتا ہے پس اگر فضولی کی پاس مال امانت تھا تو جبتک اصل مالک کی حوالے
نکیا جاوے [illegible] اجازت کافی نہوگی اور امانت نہو تو اجازت کافی ہے اور ثمن فضولی کی پاس امانت
[illegible] اور اجازت تب صحیح ہوگی کہ مالک کو قدرت کاملہ حاصل ہو پس اگر
[illegible] بیع جو [illegible] سے ہو موجود نہو تو مالک کا اجازت دینا مفید نہ ہوگا
اگر [illegible] سے اجازت نافذ ہوگی اور مشتری [illegible]

نہیں ہوئی اور مبیع نہ رہی تو پھر اجازت ہوگی اور یا مالک دیدے یا تو وارث مستحق ہے مگر قبل قبض
جائز نہیں اوسکی [illegible] راہن یا مرتہن اور اجیر اور مستاجر مال رہن یا مال اجرت فروخت کریں قبضہ کرادینے یا اوسکے
بیچنے [illegible] موقوف ہے کیونکہ راہن جبتک زر رہن نہ ادا کرے اور مرتہن جبتک گروی کو نہ چھوڑے [illegible] ایسی ہی
[illegible] چیز رہن جبتک کرایہ دار اوسکے حق سے فارغ نہ ہوجائیں اوسوقت تک مالک متصرف نہیں ہو سکتا
[illegible] مشہور ہوتا ہے عالمگیری سے [illegible] موقوف ہے [illegible] ایسے معاملہ کی نفاذ کی [illegible] راہن اور
مالک مال کو [illegible] ہے کہ بیع اول فسخ کرے مرتہن یا کرایہ دار کی بابت بیع کی مثلاً زید کا مکان عمر کے
پاس رہن تھا پھر زید نے اوسی بکر کے ہاتھ بیچا اور بوجہ استحقاق مرہون تھا بیع فسخ کر کے عمر کو اختیار
[illegible] یا عمر نے وہ مکان بکر کے ہاتھ بیچا تھا پھر زید نے کہ مالک مکان ہے اوس بیع کو فسخ کر کے اپنی [illegible]
[illegible] عمر کی [illegible] بیع کی اور یہی حکم ہے جبکہ زید مالک مکان کا [illegible] کرایہ دار ہو تاہم بیع مجبور مجبور وہ شخص ہے
جسے خوف دلایا جاوے کہ اگر ایسا نہ کریگا تو قتل یا قید ہوگا اور مجبور اپنی ظن غالب سے جانتا ہے کہ جابر
اس بات پر قادر ہے پس اگر قتل یا قطع اعضا کا خوف ہو تو کلمہ کفر بھی باطمینان قلب بظاہر کہدینا
جائز ہے اور [illegible] بالکل غیر معتبر اور اگر سخت قید یا ضرب [illegible] واسطے [illegible] نہیں
شکل دوم میں جب زید نے عمر کو کسی چیز کے بیچنے پر مجبور کیا [illegible] اوسوقت تک [illegible] ہوگا
جبتک [illegible] حاصل نہو اور اپنی رضامندی ظاہر کرے ان صورتوں میں مجبور [illegible] اور جابر
[illegible] مبیع بعد قبض [illegible] فاسد ملک [illegible] اگر [illegible] مشتری [illegible]
ہوں تو قیمت [illegible] ہو تو آخرکار راضی ہوگی تو بیع جائز ہوگی [illegible] بیع مجبور [illegible]
[illegible] مشتری [illegible] قیمت لے سکتا ہے (شرح وقایہ) [illegible] مشتری [illegible] تو [illegible] دیا ہے
[illegible] ان صورتوں میں [illegible] قیمت [illegible] مجبور سے
[illegible] اور [illegible] جبر نا مجبور کی اجتہاد سے مختلف ہے [illegible] اور ازال کی [illegible]

[illegible]

[illegible] مال موجود ہی لیا اور اوسکی پاس خود ضائع
[illegible] ہو جائین مگر انکا حکم حکم مال دیتا ہے مثلاً
[illegible] بیع [illegible] سو قوت اور
[illegible] بیع سلم اسمین دس چیزون کا تصفیہ
[illegible] گیہون یا جو [illegible] نوع جیسی فلان قسم سکے
گیہون [illegible] مقدار ثمن [illegible] مدت [illegible] نزدیک
[illegible] صاحب کی نزدیک ایک ماہ [illegible]
[illegible] اوسی مجلس
[illegible] بیع سلم ہوگی اور
[illegible] وقت ادا تک موجود ہو اگر
[illegible] زمین [illegible]
[illegible] اور وزنی ہو تو وزن شرط سے
خرید نا جائز نہین [illegible] اور صاحب حق [illegible]
[illegible] رب السلم خواہ انتظار کرے خواہ
[illegible] جائز نہین کیونکہ راس المال مین تبدل [illegible]

ان چیزوں کا اندازہ اور صفت بخوبی معلوم نہو تو بھی سلم نہیں ہو سکتا جیسے حیوانات اور وہ تمام چیزیں جو وزن و پیمائش کے اعتبار سے نہیں بکتیں مگر عددی متقارب ہیں وہ چیزیں جو عدد سے بکتی ہیں اور سب برابر سمجھی جاتی ہیں اگرچہ کچھ فرق بھی ہو جیسے ایک قسم کی اشیاء ایک مطبع کی کتابیں یا ایک نرخ کی باتو سوئیاں وغیرہ واضح رہے کہ ہمارے زمانہ میں جو چیزیں کارخانوں اور مشینوں کے اعتبار سے ایک صفت و صورت کی بنتی ہیں وہ سب عددی متقارب میں داخل ہیں ان میں سلم صحیح ہے پس ہر شے کو راس المال بنا سکتے ہیں مگر مسلم فیہ چاندی سونا نہیں ہو سکتا ہے نہ اشیاء غیر معینہ جنکا ذکر ہو چکا کیونکہ چاندی سونے کی صورت میں تاجیل سود اور بصورت تقابض بیع صرف ہو جائیگی اور اشیاء غیر معینہ میں جہالت مفضی الی النزاع ہے [illegible] ہی اسلئے جائز نہیں کسی خاص درخت کے میوے یا کسی خاص کھیت کے اناج میں سلم کرنا کہ شاید وہ [illegible] پیدا ہوں یا نہ پیدا ہوں۔ مسلم الیہ اگر مر جائے تو مدت باطل اور ادائے مسلم فیہ فوراً واجب ہو جاتی ہے راس المال اور مسلم فیہ میں تصرف قبضہ سے پہلے منع ہے پس زید نے عمرو سے سو تھان تنزیب بطور سلم خریدے پھر قبضہ سے پہلے بکر کو شریک کیا یا اسکے ہاتھ بیچے تو یہ تصرف جائز نہیں سلم میں خیار رویت و خیار شرط جائز نہیں چہارم تولیہ پنجم مرابحہ ششم وضیعہ چونکہ اسکی بنا کمال دیانت پر ہے اسلئے کہ مشتری بائع پر اعتماد کرتا ہے اور شبہ خیانت بھی [illegible] لہذا اصلی لاگت کا علم صحیح شرط ہے پس جو چیز کہ [illegible] مال نقدین یا مثلی چیزوں کے عوض میں خریدا ہو کیونکہ اگر بعوض اسباب کے خریدا تو اصلی لاگت معین نہو سکیگی ہاں جب وہ اسباب [illegible] ایک معین قیمت پر [illegible] کرتا ہو یا جبکہ خریدار کے پاس [illegible] ہو اور وہ ثمن قرار پایا [illegible] ہو کر رعایت سے [illegible] و بیشی ہو جاتی ہے [illegible] قرض [illegible] خریدا ہو کہ [illegible] قیمت [illegible] گراں ہوتی ہے [illegible] بنا عیب اپنی طرف سے نہ پیدا کیا ہو اگر کوئی عیب [illegible] یا از خود ہو گیا اوسکا بیان بھی [illegible] نہیں ہو سکا تا نہ عیب اختیاری نہیں ہے [illegible] خراب ہو جانا عیب اختیاری ہے [illegible] ایسا نفع نہ اوٹھایا ہو جس سے قیمت میں [illegible] آب و تاب [illegible] اچھا کپڑا پہننا قیمت کم ہو گئی کتاب [illegible] اگر ایک چیز [illegible]

[illegible]

جبکہ اوسی شخص سے پانچ یا دس کو خریدی کی اب صورت [illegible] اور شکل ثانی [illegible] اصلی لاگت رہے ایسے مصارف جس سے مال کی قیمت میں زیادتی ہو جاوے جیسے رنگ یا نقش یا بار برداری وغیرہ لاگت میں شامل ہیں [illegible] اور [illegible] سے مال [illegible] کے مصارف داخل نہیں جیسے مکان کا کرایہ اور [illegible] کی تنخواہ [illegible] وغیرہ اور باقی [illegible] سو جس قسم کی مصارف شامل نہیں [illegible] یعنی فی روپیہ [illegible] یا جتنی کو تم نے خریدی ہے سو وہی قیمت [illegible] صورتوں میں [illegible] اوسی مجلس میں معلوم ہو گئی تو بیع صحیح ہے ورنہ فاسد [illegible] بعد ازاں بیان کر دیا گیا کہ عیب کا خرید ہے اب [illegible] معلوم ہے اور اگر یہ قرار پایا کہ جو بہی کہاتی میں تحریر ہو یا ہمارا کارندہ بیان کرے یا بازار میں [illegible] قرار پائی اوسکا حساب ہوگا تو [illegible] سبب [illegible] اوسی مجلس میں [illegible] بیع فاسد ہے [illegible] فی روپیہ [illegible] زیادہ [illegible] قیمت [illegible] دونوں کو [illegible] اختیار ہے کہ معاملہ کریں یا [illegible] قیمت [illegible] اور اگر وہ شرط لازم اور مثل ایجاب و قبول کی [illegible] تو بیع فاسد ہے [illegible] مشتری کو [illegible] اگر کسی شرط میں مخالفت کی گئی [illegible] واپسی مبیع [illegible] قیمت کا اختیار ہے اور امام محمد کے نزدیک دونوں میں خیار اور مفتی ابو یوسف کی نزدیک دونوں میں [illegible] قیمت [illegible] اور عیب میں قیمت کم [illegible] خیار کافی ہے جب مبیع ہلاک ہو [illegible] کوئی حق واپسی وغیرہ [illegible] مال مغصوبہ میں [illegible] مثلاً زید نے عمرو کا [illegible] غصب کیا جب عمرو [illegible] کم ہو گیا اور قیمت [illegible] بعد ازاں [illegible] زید [illegible] قیمت ادا کردہ

[illegible]

تو کا مالک [illegible] ایسا تا ہو تو چیز [illegible] گراں فروخت [illegible]

چیز فروخت [illegible] بیان کر دی [illegible] عالمگیری [illegible]

[illegible] بائع اول مستحق [illegible] ہوتا ہے [illegible]

[illegible] دونوں بائع اور دونوں مشتری [illegible] ایک [illegible]

[illegible] حق ہے [illegible] روپیہ لیکر [illegible] اور [illegible]

[illegible] بیع متاالفہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] اسطرح [illegible]

[illegible] تو الی [illegible]

[illegible] مجلس [illegible]

[illegible] روپیہ خرید [illegible] اور [illegible]

[illegible] قبول [illegible] بائع اور مشتری علیحدہ ہو جائیں [illegible]

[illegible] اشرفی بعوض اثمان [illegible]

[illegible] تو صرف ایک ہی جانب [illegible] عالمگیری) چاندی

[illegible] اثمان [illegible] ایک سکتی ہیں کیونکہ بیع [illegible]

[illegible] دوسری [illegible] خریدنا ہو تو اسکی [illegible]

[illegible]

یا فلوس وغیرہ اسمین قرض جائز ہی اسلئی کہ اثمان محلی مین تقابض البدلین شرط نہین ہے بعوض ہنڈوے یعنی آڈر وغیرہ سے مقابلہ مین اسمین مجلس وصول اور ادای مبیع اور مجلس ایجاب وقبول کا متحد ہونا شرط ہی سکے جاکر اسکی لئی لازم ہی کہ بایع یا اوسکا وکیل جواب ویتی تلک ہمراہ رہی سکے اور اگر دوسری ملک سی منگایا اور یہ کہا کہ روپیہ بوقت وصول مال ملیگا یا بعد دیکھنے کے پسند ناپسند کرنیکا اختیار ہی تو ضرور ہی کہ بایع کا وکیل مال لیجای یا معرفت ڈاک بشرط ادای زر نقد بیعجدین تا کہ مشتری مجلس واحد مین روپیہ دی اور مال لی اور الیان چہ ڈاک تسلیم مبیع اور قبض ثمن مین بایع کی وکیل متصور ہونگی اور مشتری کو کسی نقصان سے غرض نہوگی مسئلہ اگر مال ریل مین بھیجا اور بلٹی بشرط ادای زر نقد بذریعہ ڈاک الگی تو معًا قبضہ پایا جائیگا اسلئی کہ بوقت ادای ثمن صرف بلٹی ملیگی مال نہین ملیگا اور اگر روپیہ نقد بھیجکر مال منگایا اور جملہ امور متعلقہ بیع کی تصریح کردی اور طریقہ ارسال مال بھی معین کردیا تو بایع کو چاہیے کہ مشتری یا اوسکی وکیل یا مستاجر وغیرہ کو اوسی مجلس مین اوسی قیمت کا مال جو روپیہ وغیرہ دلسے کی حوالی کرے یا اوسکی ہمراہ کردی یا جسکی معرفت مشتری نے طلب کیا یا اوسی اوسی مجلس مین دیدی ورنہ بیع فاسد ہوگی اور یہ روانگی اور روپیہ کی روانگی بذریعہ ڈاک ہی خریدار ہوگی گویا اوسکی وکیل یا سفیر نے روپیہ دیا اور مال لیا اور ایسی صورت تعیین جائز ہی کہ خریدار یا بایع اپنا کسیکو وکیل کردی اور قرض کی تدبیر یہ ہی کہ بایع سی روپیہ قرض لیکر ثمن ادا کردی فصل بیع اگر ایسی چیزین ہون جنمین سونا یا چاندی شریک ہو جیسی لونڈی مع زیور یا تلوار یا صندوق وغیرہ جسمین جا بجا سونے چاندی کی پتریان یا زنجیرین ہو تین یا منضم جیسی کمخواب یا دوپٹہ جو کہ جدا نہو سکی یا بالکل چھوٹی چھوٹی نقش ونگار ہون جیسی وہ کتابین جنمین جا بجا کچھ سونا ہوتا ہی یا تھان جنکی کنارون پر کچھ چاندی سکی تار ہوتی ہین یا سونی چاندی کا ہلکا پانی تو شکل اول ودوم مین ضرور ہے کہ بمقدار چاندی یا سونے کی قیمت نقد دیجائے اور یہ کہ قیمت اوس چاندی یا سونے سے جو اسمین ہی کچھ زیادہ ہو (ہدایہ) اور شکل سوم مین نظر کرین کہ آیا وہ نقش بالطبع مبیع مین ملحوظ ہے یا نہ اور ملحوظ وہ شی ہی کہ اگر وہ نہوتی تو خواہ خریدار اوس چیز کو نہ لیتا یا قیمت کم دیتا پس اگر

ف اگر روپیہ وغیرہ بذریعہ ڈاک بھیجا جائے [illegible]

[illegible]

ہی اور [illegible] جائز ہے (ماخوذ از شامی) مگر احتیاط یہی ہے کہ بلحاظ حدیث نبو
[illegible] قیمت نقد [illegible] اور [illegible] عزیز متفق کی ہو واللہ اعلم سونے چاندی کے احکام
[illegible] یا سونے کی [illegible] احکام بیع صرف باقی رہینگے اور کسوٹی چاندی کی سکی [illegible] مروج ہوں
[illegible] مروج ہوں تو [illegible] گی لیکن جبکہ اپنی ہمجنس سے بیچی جائیں [illegible] و
یت احکام بیع صرف لازم ہیں بخلاف فلوس وغیرہ کی کہ وہ جب عددی ہو جاتے ہیں پھر وزن کا
ہیں رہتا اسلئے کہ فلوس میں ثمنیت محض اصطلاحی ہے اور اون میں خلقی پس ایک ڈبل کو ایک سو
سے بیچنا اگرچہ وزناً تفاوت ہو جائز ہے معادن اور چاندی سونے کی مٹی بشرطیکہ [illegible]
ول وہ شی جو [illegible] سے نکلا اگر سونا ہے تو اپنی جنس کے ساتھ نہ بیچی جاے مثلاً تانبے کی کان
ں تانبے کی اور لوہے کی کان [illegible] اور اگر ایسا کیا تو اوسکو کوئی شی اوسکے ساتھ کر دی [illegible]
[illegible] سمجھے کہ جس طرف [illegible] شی کم ہو مثلاً سونے کی مٹی سونے سے بیچے اب اگر اوس
[illegible] کچھ لوہا بھی شریک کر [illegible] جو سونا مٹی سے نکلی وہ اس سونے سے کم ہو جو [illegible]
[illegible] سونا اور لوہا [illegible] سونا اوس سونے سے کم ہے جو اوس مٹی میں ہے [illegible]
[illegible] عوض سونے یا [illegible] مٹی بعوض چاندی کے بیچی تو قیمت نقد دیجاے سوم اوس مٹی [illegible]
[illegible] چاندی یا سونا [illegible] اقرار کیا ہو [illegible] ورنہ بیع معدوم اور بیع باطل ہوگی [illegible]
[illegible] مٹی نہ بیع ہے نہ مقصود [illegible] بعد چاندی نکال لینے کے مٹی واپس لیے [illegible]
جائز ہے جیسے جو اس صندوق میں ہے [illegible] صندوق میں بیچی اختیار رویت اسمیں حاصل ہے (عالمگیری)
[illegible] معاملات میں خیار رویت [illegible] بہتر ہے کہ تھوڑی مٹی صاف کر کے دکھا دیجاے یا
[illegible] ساتھ کر دی تا اختیار رویت [illegible] اور اگر باقی مٹی سے کچھ نہ نکلی تو بھی بیع میں نقصان
[illegible] بائع کو یہ جان لینا ضرور ہے کہ اسمیں کچھ مال پرایا سبب ہے اور معادن کے بیچنے کے چار شرطیں ہیں
مقام معین کر کی اوسکی [illegible] سے نکالی بیچیں ۲ وہ مقام اسکا مملوک ہو ۳ یہ
[illegible] اگر مقدار [illegible] جنگل یا [illegible] وغیرہ کی سے [illegible]
[illegible] جیسا کہ ہم [illegible] ایسا معاملہ کر [illegible]
[illegible] کسی قسم کی شرعی کراہت ہو اور اوسکی پانچ صورتیں ہیں [illegible] آلات لہو

تو سب کا چھپانا [illegible] مال حرام سے کریگا تب باعتبار
[illegible] کا سیر وون سی جو دوسرے
[illegible] جیسی آلات جنگ یا قرآن مجید
[illegible] کو خرید و فروخت کرنا
[illegible] جیسے کوئی مسجد ومین جمعہ ہوتا
ہو اور [illegible] جسمین اوسنے نماز کا قصد کیا ہو
[illegible] عیب [illegible] النساجش اکل ربوا جنس
[illegible] قیمت [illegible] زیادہ کری تو جائز ہی ہے اور اگر
مال کی قیمت [illegible] تو بہتر اور موجب اجر دینا لگیکی
ایک خرید [illegible] عیب چھپایا ایک شہر سے نکلکر تاجر قافلہ
قافلہ سے ملنا اور [illegible] اور اگر نرخ شہر کا چھپایا تو فریب
بھی ہوا اور اگر [illegible] ہوجاتی تو مضائقہ ہے یعنی
[illegible] اور معلوم ہوا کہ نرخ مین فریب دیا گیا ہو
[illegible] فسخ کرے [illegible] تاجر کیطرف سے شہری واقف کار کا بیچنا آن
[illegible] جائز ہے اور ایسے شہر مین جہان
[illegible] ہونے کا خیال ہے تو
[illegible] روک رکھنا اور محتکر پر جبر کہ خواہ
[illegible] اور فعل نبوی علیہ السلام سے ہو ثابت ہے غیب
[illegible] (ہدایہ) اور قاضیخان مین قدوری سے منقول
ہو کہ امام صاحب کے نزدیک محتکر کا غلہ اہل حاجت پر تقسیم کرائیگا اور جب اونکو سے ادا کرائینگے جانتی

[illegible]

[illegible]

ہین ایسی چیزون کا بیچنا مکروہ ہے کیونکہ اسمین اعانت معصیت ہے مگر کسی زیور یا اور صنعت کیواسطے مضائقہ نہیں (عالمگیری)
سی چیز مذہبی تصویر بیچنا یا خریدنا یا پتنگ کہ کھلونے مٹی وغیرہ کی لڑکون کی لئے خریدنا مکروہ ہے (عالمگیری)
چوسر گنجفہ شطرنج وغیرہ بیچنا یا خریدنا یا مثل اسکے اور چیزون کی انگوٹھی بیچنا مکروہ ہے (عالمگیری) اور پیتل اور تانبے وغیرہ کے برتن
یہی حکم ہے الا ایسی چیزین بیچنا جس سے گناہ پر اعانت ہو جیسے ہتھیار و طعام ولباس تاڑی کا درخت لہو و لعب
یا مزامیر مگر جبکہ بعینہ اونسے معصیت پر اعانت نہو سکے جیسے سرکہ یا انگور کہ جب اوسکی شراب بنائین
بنانے والے گنہگار ہون ورنہ شئی ظاہر و حلال ہے یا کسی فاعل مختار کے فعل پر اوسکی برائی یا بھلائی
موقوف ہو جیسے تاڑ کا درخت کہ اوسکی لکڑی یا پتون سے جائز نفع بھی لے سکتے ہین یا افیون و زہر و
ریشمی و زیور طلا و نقرہ اگرچہ بعض محل پر ممنوع ہین مگر استعمال انکا خریدار کی فعل اختیاری پر
موقوف ہو ممکن ہے کہ دوا اور عورتون کی لباس مین خرچ ہون اور ممکن ہے کہ ممنوع استعمال مین آئین اگر
مکان کسی کا نام طوائف یا شرابفروش کو کرایہ دینا بظاہر روا ہے اور زر کرایہ حلال مگر ان معاملات مین
یہ کہ بیچنے یا کرایہ دینے مین رواج و مقام و قصد و عادت خریدار کی ممنوع استعمال مین آتا ہو یا انمین
ظن غالب پر عمل کرے اور باوجود غلبہ ظن اگر معاملہ کیا تو بظاہر روا ہے اور عند اللہ مواخذہ ہی
واللہ اعلم ہم کہہ سکتی ہین کہ جو چیزین اکثر ممنوعات مین صرف ہوتی ہین اونمین سمجھنا چاہیے کہ گویا
فاعل مختار درمیان مین نہین کیونکہ عادت و رواج کو بہت بڑا اثر ہے جیسی طوائف یا قلال
مکان کرایہ پر دینا یا غیر محتاط آدمیون کی ہاتھ خصوصًا جو تاڑی بیچتے یا بیچتی ہین تاک مین کرتے
درخت بیچنا ہمارے شہر مین افیون بیچنا ظن کیا یقین ہے کہ ضرور ممنوعات مین استعمال ہوگا
احتیاط شرط ہے جب علت کراہت غیر معتبر یا مغلوب ہو یا اوس سے مفر ہو تو
کراہت تنزیہی یا ممانعت احتیاطی باقی رہیگی مثال رفع علت جیسے آلات حرب کفار اور
کے ہاتھ بیچنا اس وجہ سے منع ہے کہ مسلمانون کی اعدائے دین کی اعانت ہوگی مگر جبکہ امن

[illegible] ظاہر ہے [illegible] اسلام [illegible] ذکر کیا تو کچھ [illegible]
[illegible] ہو جسے [illegible] آخر [illegible]
[illegible] سیاس [illegible]
[illegible] مسئلہ [illegible]
[illegible] اگر [illegible]
[illegible] اشیا جنکا [illegible]
[illegible] ہوتی ہے اور [illegible] خرید [illegible]
اگر [illegible] اصل [illegible] اور آمر [illegible] جیسے [illegible] اجارت
بائع [illegible] عیب [illegible] مشتری [illegible] مگر [illegible]
کسی وجہ اور [illegible] فسخ لیا تو بہتر ہے کہ قیمت مناسب ادا کرے مسئلہ جو [illegible]
زیادہ ہو اور آدمی [illegible] سکا بیچنا مکروہ ہے [illegible]
[illegible] عقد بیع [illegible] عقد [illegible]
[illegible] جیسے خون مردار آزاد آدمی انکی بیع باطل ہے
اور اگر [illegible] تو اگرچہ چاندی سونے یا اثمان کے مقابلہ میں
[illegible] تدبیر ام ولد مکاتب کی ہو بیع باطل ہے
[illegible] تب خود مختار ہوتا ہے ناپاک چیز
پاک [illegible] جیسی [illegible] گوشت [illegible] مردار یا مال متقوم و
غیر متقوم جیسی [illegible] ثمن علیحدہ علیحدہ قرار دیا گیا ہو
[illegible] ذات مبیع بدل جاسے اور [illegible]
[illegible] نے [illegible] بیچی اور [illegible]
[illegible] ایجاب وقبول [illegible]
[illegible] جیسی گھوڑا بیچا اور
گھوڑی [illegible] واپس کرے [illegible] وہ [illegible]

[illegible] اور رطب میں بھون جیسی [illegible] یا اوڑتی ہوئی چڑیا یا الملا

[illegible] مچھلیان پانی [illegible] قبل از قبضہ مال ہین نہ قابل بیع کے مال معدوم جیسی درخت کے

[illegible] قبل از علوق کے مال مشکوک الوجود جیسے انڈے میں بچہ یا حمل وغیرہ

[illegible] سیال ہو جیسے شراب یا تاڑی وغیرہ اگر یہ کسی چیز میں ملا کر غیر سیال ہو بنا

[illegible] نجس ہے اور حرام اور نہ نفع اوس

[illegible] اوس معمول کر سائل بنا لین

[illegible] صحیح ہے اگرچہ خود حرام ہو جیسی افیون بیچنا اور اوس سے دوا کرنا جائز

[illegible] بسبب ضرورت منحصرہ کے بطور تخصیص جائز

[illegible] جیسے مال حاجت۔

[illegible] بیع باطل [illegible] قبضہ کر لینے کے بعد بھی ملک نہین آسکے

[illegible] بیع [illegible] اور قابض یعنی مشتری کے پاس

[illegible] امانت ہے اور صاحبین کے نزدیک مضمون (ہدایہ)

[illegible] شرع اور باعتبار کسی وصف کے ممنوع ہو اسمین وہ امر ہو جس

[illegible] باعتبار ہی موقع نزاع قائم ہو اور فساد کی تین قسمین ہین ۱

[illegible] جبکہ مبیع مجہول ہو جیسے اس گھر مین میرا

[illegible] مشتری [illegible] بائع کو اوس سے انکار ہے یا

[illegible] کسی قسم کا روپیہ دینگی یا جو قیمت

[illegible] چیز نوٹ گردانین جو

[illegible] اور اگر یہ اشیا بیع

[illegible] کی دلیل قرار دیا ہے لہذا

[illegible] شرع نے بیکار و غیر مفید و

[illegible] یا زوال [illegible] ناجائز طور

[illegible] کو قبضہ مین

[illegible] مقتدین دو معاملے اور اس کی چار صورتین ہین
[illegible] مستحق ہوتا ہے جیسے مکان بعوض غلام لیتا مشتری اوسکو ایک مہینہ تک
[illegible] یا نوکری یا غلام خدمت مین بمعاوضہ رکھا جائے جیسے
[illegible] شرط [illegible] مکان بعید الوفا کو نوکر رکھ لیگا وہ شرط جس
[illegible] متعارف ہو جیسے بکری ذبح کی گئی یہ مکان لکھوا جائیگا
[illegible] منتفع ہو جیسے کلاہ لیکن تا لب پر [illegible]
[illegible] دوسری فساد النقصان یعنی [illegible]
[illegible] مال [illegible] قائم رہے تا قبض [illegible]
[illegible] فاسد ہے اسلئے کہ انکے تا قبض [illegible]
[illegible] تنخواہ یا زید [illegible] سے
[illegible] داخل ہے جیسے گوشت [illegible]
[illegible] اختلاف ہین یا ایسی قسم کی شرائط پیدا کرنی
[illegible] اور مقتضائے بیع یہ ہے کہ مشتری مبیع کا اور بائع ثمن کا پورا مالک
[illegible] کو ساقط [illegible] اگر ثابت کرے وہ مفسد [illegible]
[illegible] ہو سکتا ہے شرط اول بنا نقصان اگر قبل از فسخ بیع [illegible]
[illegible] تو بیع صحیح ہوجاتی ہے جیسے وہ شروط جو لازم کیے گئے تھے ترک کردی جائین یا
[illegible] نقد دیا جائے یا مال [illegible] قبضہ مین آجائے [illegible]
[illegible] خود ساقط ہوجائیگی اور بیع ثابت ہوجائیگی
[illegible] ایک مستحق مدعی ہے اور اس نے اسی غرض سے معاملہ کیا
[illegible] موافق مقتضائے عقد و متمم بیع ہو اس سے کچھ ضرر نہین

[illegible]

ار بیع سے یہ غرض نہیں کہ اوس مال کا لینا ممنوع ہو گیا یا اس ایجاب و قبول کا اثر
عقد جدید کی ممانعت نہیں ہے بیع فاسد میں مبیع مشتری کی ملک میں آتا ہے اگرچہ کہ بیع پر بعد قبضہ
سوقت ملک میں آجاتا ہے لیکن خمر اور خنزیر مسلم کی ملک میں آ ہی نہیں سکتے لہذا انکی قیمت [illegible]
فاسد کا فسخ کرنا اور مبیع اگر قبضہ میں آگیا ہے تو پھیر دینا واجب ہے اور اگر مشتری کے پاس
مبیع ضائع ہو گیا یا بک گیا یا قابل واپسی نرہا جیسے گیہوں پیس ڈالے گوشت پکا لیا [illegible]
قیمت دینا پڑیگی ثمن سے کچھ غرض نہیں قیمت سے کم ہو یا زیادہ [illegible]
غصب ہے اور اگر مبیع میں کچھ بیشی و کمی کی گئی ہے جیسے زمین پر مکان بنا لیا یا باغ لگا یا تو [illegible]
حب کے نزدیک واپسی نہوگی ۔ بیع فاسد سے بعد قبضہ کے ملک آجاتی ہے مگر نفع لینا حلال
ہیں اگر اوسے بیچا تو جسقدر نفع ہو تصدق کرے اور اگر خود کوئی نفع حاصل کیا تو ماخوذ ہوگا کیونکہ
ملک فاسد ہے اور فقہا نے اسی باب ربوا سے قرار دیا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ نے زید بن ارقم
رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اگر تم اس بیع فاسد سے جو کی ہے باز نہ آؤ گے اور توبہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارا
جو آنحضرت کے ساتھ کیا ہے باطل کر دیگا البتہ ثمن یعنی چاندی سونا جو اس بیع فاسد میں بائع
کا نفع حلال ہے اسلئے کہ ثمن متعین نہیں (عالمگیری) میرے نزدیک یہ بھی کراہت سے خالی نہوگا
ساتھ خیانت اور سرقہ میں نقدین سے بھی نفع حرام ہے (عالمگیری) مسئلہ پھل وغیرہ
اور بیکار نکلیں تو اوسکی چار صورتیں ہیں ۱ کل خراب ہیں تو بیع باطل اور قیمت ساقط
یا ثلث خراب ہیں بیع فاسد ہوئی ۳ کسیقدر خراب ہیں یعنی وہ مقدار جو اوس قسم کے
ین عادتاً ناقص نکلتی ہو جیسے گیہوں اور دوسرے اناج جنمین کچھ نہ کچھ کوڑا وغیرہ ضرور ہوتا ہی [illegible]
معتبر سمجھی جائی تو بیع صحیح ہے ۴ اگر ایسی خرابی ہو جس سے مالیت اور انتفاع باقی رہے [illegible]
گا اور وصف میں کمی آئے تو حکم خیار عیب جاری ہوگا شروط جو ہوا کریں انکا پورا کرنا
بد عہدی گناہ عظیم ہے قال اللہ تعالیٰ اوفوا بالعہود وقال رسولہ المسلمون عند شروطہم
اری اور ابو داؤد میں ہے کہ بعض صحابہ اس شرط پر اپنے اونٹ [illegible]
تو ہوا غنیمت سے ہاتھ آئی ادھا ادھا تقسیم کر لیں بخاری میں قاضی شریح سے

مستقل [illegible] شرط کی الفضلہ [illegible] شیا [illegible] تو [illegible]

کہ اگر [illegible] ہو [illegible] شرط لازم ہے [illegible]

وَاکثر نصف قرض [illegible]

بالتساوی التعلیق [illegible] احکام

یہ سب عبارتیں [illegible] شرط کی [illegible] کی گرائی ہمارا [illegible] اور [illegible]

میں اور حاجت [illegible] ہوجائیگا اور نکاح وغیرہ میں [illegible]

لازم ہیں اور [illegible] کو نسبت [illegible] دلیل عدم [illegible] ہے تا کہ [illegible] محتمل [illegible]

اور وصیت اور [illegible] اور امن اور [illegible] ہوجائیگا اور [illegible]

واقع ہوگی [illegible] اصول [illegible] احکام شرعیہ [illegible]

اور لغو ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرط شرطا لیس فی کتاب اللہ [illegible]

مائۃ شرط شرط اللہ احق [illegible]

ربوا و اجارت [illegible] قابل [illegible] اور شرط [illegible]

حرم یا جو مسلم وغیرہ باطل [illegible] شرط [illegible]

نہ معلوم [illegible] تکلیف [illegible] بغیر علم [illegible]

پھر اس [illegible] شخص یعنی صرف [illegible] قبول

قولا و فعلا [illegible]

اور دوسرے شخص [illegible] دخل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خصوصیت و قیام مدعی کچھ علم نہیں کر سکتا مثلاً ہم کہو یہ کتاب دینگی [illegible]
[illegible] بشرط معلق یعنی وہ وعدے جو کسی فعل یا امر مستقبل پر معلق ہوں انمین
[illegible] شرط ہے اور جب شرط پائی جاوے تو تعمیل یا ایفاء وعدہ لازم ہو کیونکہ یہ عقد
[illegible] معاوضہ نہیں ہے جو مستحق ہوئی جیسے زید نے عمرو سے کہا اگر تم [illegible] بشرط صحت [illegible]
[illegible] عقد [illegible] سو روپیہ [illegible]
[illegible] حق [illegible] ہمارا [illegible]
[illegible] اس قیمت پر خرید لیا تم اب کسی سے یہ چیز خرید و
[illegible] قیمت پر بیچ یا اپنا مال ہماری ساتھ بیچا اگر ہم خرید لین تو تمکو اس آمد و رفت کا نقصان
[illegible] شرط شروط کی قبول کرنے پر موقوف ہوگا لازم ہے یہ وعدہ کہ ہمارا فلان کام ہو جاوے
[illegible] محتاج قبول ہے نہ قبضہ کا لازم ہے زید نے ایک طبیب سے علاج کرایا یا کسی کو اپنے
[illegible] وکیل کیا اور یہ قرار پایا کہ زید جملہ مصارف علاج یا مقدمہ [illegible] البتہ بشرط
[illegible] جائیگا اب اگر مجموعہ معاوضہ محنت و مصارف ایک رقم ہے جیسے ہزار روپیہ
[illegible] یا ثلث مال [illegible] تو شرط صحیح اور معاوضہ مذکور لازم ہے اور جملہ مصارف دوا وغیرہ [illegible]
[illegible] مصارف [illegible] اور محنتانہ علیحدہ قرار پایا جیسے سو روپیہ بابت دوا کے اور دو سو
[illegible] تو یہ شرط فاسد غیر معتبر ہے اور قیمت مصارف بطور بیع فاسد لازم اسلیے کہ اگر وہ
[illegible] شرط ادا کیسی اور اگر قرض ہے تو شرط عدم ادا کیسی اور دوا وغیرہ مین قرض ہی صحیح نہین
[illegible] باب القرض مین معلوم ہوگا اسکی نظیر معاہدہ زراعت ہے جبکہ زمین بدین شرط دیجاوے کہ
[illegible] پیدا ہوگا اوسکا نصف یا ثلث مالک زمین کا ہے اور مصارف مزارع کے ذمے ہین
[illegible] کہ یہ ایک بڑی اصل جامع اور واسع ہے جو ایک عمدہ انعامات سبحانیہ و فیضان الٰہیہ
[illegible] رسالہ [illegible] ہے اس سے ہر قسم کی معاملات کا جواز نکل سکتا ہے چاہیے کہ جو معاملہ ہو اوسکو
[illegible] عقد [illegible] سے دیکھین اگر کسی عقد مشروع کے موافق ہے تو اوسکے احکام کی پابندی
[illegible] غور کرین کہ اصول شرعیہ کے مخالف ہے یا نہ اگر مخالف ہے تو متروک [illegible]
[illegible] سے متعلق [illegible] ہوگا اسکو فروع متفرقات مین مذکور ہونگی میراث بعد تجہیز و تکفین

اور دامی دیون فرض ہو اُس مین وارثون قبول اور پسند [illegible] اور [illegible]

باب تشریح [illegible] اصول الاعمال [illegible] کتاب النکاح [illegible] اور انصاف [illegible]

[illegible] بسبب [illegible]

[illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible] التسیم [illegible] اور [illegible] اسکا [illegible] گناہ [illegible]

[illegible] بالعیب [illegible] خرید [illegible] اطلاع [illegible]

[illegible] عیب [illegible] عالمگیری [illegible] عیب [illegible]

[illegible] عیب [illegible]

[illegible] عیب [illegible] تدبیر [illegible]

[illegible] خرید [illegible]

[illegible] عیب [illegible] خریدار [illegible]

[illegible]

[illegible] بیع اول [illegible] عیب [illegible] سکتا ہے اگر ثابت کردے کہ یہ عیب سابق ہے اور اگر بدون قضا
[illegible] کردیا تو بایع اول ملزم ہوگا عیب وہ ہے جسکی وجہ سے تاجر قیمت کم کریں جیسے
عیب [illegible] ایسا تصرف کیا جو منظوری اور ملک پر دلالت کرے خیار عیب باطل ہوا
[illegible] ایک جاتا رہا [illegible] کہ خرید العبد دو ماہ کو عیب [illegible]
[illegible] نصف رکھو تو یہ کمی قیمت عیب حادث نہیں اگرچہ دو ایام میں قیمت کم ہوگی
[illegible] تصرف یا عیوب ایسے ہیں جنپر تسلیم مبیع یا معرفت عیب موقوف
[illegible] گوشت کٹوا لیا یا [illegible] مشتری تلوا کر لی
[illegible] اب عیب معلوم ہوا تو کپڑے یا گوشت کا علیحدہ ہوجانا یا مٹھائی کا [illegible]
[illegible] عیب [illegible] ان میں اگر عیب حادث متعدی ہوگا
اصلی کہ عیب حادث وہ ہے جو بعد قبض پیدا ہوا اور یہ قبض سے پہلے پیدا ہو یا مشتری کا [illegible]
[illegible] ان صورتوں میں بایع تسلیم مبیع پر قادر ہے [illegible] اور خربوزے [illegible]
[illegible] عیب بعد قبضہ ہوا اگر مشتری سے [illegible] عیب کو پہچان سکتا ہے تو وہ امور
[illegible] معرفت عیب اگر مشتری یا حکم سے ہوگی تو قبل قبض سے مشتری
[illegible] اٹھائی لیکر چلنا [illegible] حادث ہیں اور
[illegible] بقیہ الحدیث [illegible] کی رائے ہے جو خیار رویت میں [illegible]
[illegible] عیب [illegible] ہمیشہ [illegible] عالمگیری [illegible] شخص سے دیکھ
[illegible] سے پہلے یا دیکھی ہو واپس کر [illegible] غرض
[illegible] علم کس طرح حاصل ہوتا ہے [illegible] خرید [illegible] دیکھ لیا ہو

[illegible]

[illegible]

اسمین شرط ہے کہ مبیع مین کچہ تبدیل و تغیر نہ پایا جاوی ہے تفصیل بیان سن لکا اور اوسیکی موافق باقی یہ
فقط عقد مین جائز ہے جیسے مشتری نابینا ہو یا بیع سلم کر جاوے ہے دیکہی یا امتحان لو مگر جسکا علم دیکہنے
سی نہ حاصل ہو جیسے عطر شیرینی وغیرہ او مین امتحان شرط ہے یعنی سونگہ لینا یا چکہ لینا اور عکس سے
دیکہنی سے خیار ساقط نہین ہوتا (عالمگیری) پس غلام یا لونڈی یا اور چیز کی تصویر عکسی اور زمین و
مکان وغیرہ کا نقشہ دیکہ لینا کافی نہین اور صرف رضا سے خیار رویت ساقط نہین ہوتا یعنی اگر
بے دیکہی مشتری نے کہدیا کہ مجہے خیار نہین ہے تو اس سے کچہ نہین ہوتا البتہ اگر کوئی ایسا تصرف کرے
جس سے مبیع قابل رد نہ رہے یا مشتری مرجاوے یا مبیع عیب دار یا ہلاک ہو جاوے تو خیار رویت
نہ رہیگا یعنی بعد دیکہنی کے اوسی واپسی کا اختیار نہین پس شک جب نافی سے نکال ڈالا گیا خیار
رویت نہ رہا فرستادی کا دیکہنا معتبر نہین ہان وکیل کا دیکہنا کافی ہے نہ خیار رویت کی مدت کو ایسے
امر پر موقوف کرنا جسکا ہونا نہونا ضروری نہو جائز نہین جیسے جبتک زید آوے یا جبتک پانی برسے
اور یہ کہ عید فطر یا رمضان تک خیار ہے جائز ہے اسلیے کہ پانی برسنا یا زید کا آنا ضروری نہین بخلاف
عید اور رمضان کے مسئلہ زید نے ایک صندوق عمرو سے مول لیا اور کہا کہ اسی فلان مقام پر پہنچا
پس جب صندوق اوس مقام پر پہونچ گیا خیار رویت ساقط ہوا اور یہ فقیہ ابو لیث کا قول ہے اسلیے
کہ یہ حمل بمنزلہ عیب کے حادث ہے اگرچہ صندوق مقام معین پر نہ پہونچے بلکہ راہ مین ہو تب بہی خیار
ساقط ہو جائیگا صفقہ واضح رہے کہ تفریق صفقہ جائز نہین مثلاً چار برتن یکمشت بیچے اب
خریدار کو یہ اختیار نہین کہ بعض برتن خریدے اور بعض نخریدے اگرچہ قیمت ہر ایک کی علیحدہ
بہی ہو لیکن جب مبیع پر قبضہ ہو گیا صفقے کا حکم نہ رہا پس جبتک مبیع قبضے مین نہ آوے اور
چارون سی ایک معیوب یا مستحق نکلا تو خواہ چارون پہیرے جائین یا چارون خریدار کے
پاس رہین اور قبضے کے بعد البتہ وہی عیب دار یا مستحق چیز پہیر جائیگی کیونکہ قبضہ سی صفقہ تمام
ہو گیا البتہ اگر قیمت علیحدہ علیحدہ نہ بیان کیجاوی یا ایسی چیز ہو جسکی تفریق مین نقصان ہے جیسے
دری ۔ تہان ۔ گہوڑی کو دو رکابین دو موزی وغیرہ تو تفریق نہ ہوگی کیونکہ یہ حکماً متحد ہین
مگر خیار شرط یا خیار رویت وغیرہ جبتک ساقط نہو نہ قبضہ کامل ہوتا ہے نہ صفقہ تمام
کیونکہ جبتک خیار باقی ہے بیع لازم نہوگے قبضہ راس المال سلم اور مبیع منقولہ مین

تصرف قبضہ سے پہلے جائز نہین یعنی نہ کسی کے ہاتھ بیچی نہ تصدق کرے (عالمگیری) اور غیر منقول او تمن
مین قبل قبضہ بہی تصرف جائز ہے جیسی بیع مین پایا جاتا ہے ہونا قبضہ یہ ہے کہ مبیع اور مشتری مین ایسا تخلیہ کر دیا جاے
کہ کوئی مانع نہ رہے پس اگر قبل قبضہ مبیع کو اجارہ یا عاریت کے طور پر بایع کو دیا یہ تصرف قبضہ نہ
سمجہا جائیگا اور اگر بایع نے اپنے گہر مین مال مشتری کے حوالے کیا اور مشتری نے قفل دیکر وہین
رہنے دیا قبضہ تمام ہوا (عالمگیری) مگر جبکہ ایسی صریح قبضہ سے سراسر نقصان وہرج ہو تو کسی
حیثیت سے مشتری کو تصرف مالکانہ پر قادر کر دینا اور بایع کا علیحدہ ہو جانا کافی ہے مثلاً زید کا مال تمام
وزنی ایک جہاز یا گاڑی وغیرہ پر لدا ہوا عمر نے خرید کر دوسری طرف روانہ کیا یا وہین رکہا مگر حسب
مصالح تجارت اوسے اوتار کر دوسرے مقام پر لیجانا منظور نہین کیونکہ ایسی صورتون مین بسا اوقات
اصل جمع مین بہی نقصان کا خوف ہے اور ایسی ہی اگر نمونہ یا تحریر وغیرہ پر مال فروخت ہو کر رجسٹر
مشتری پر منتقل ہوا ہر مشتری کو بار بار بکر مالک سے ہر بار معاہدہ کر لینا ضرور ہے تا کہ اس معاہدے
کے ذریعہ سے وہ مال خریدار کے اجیر کے قبضہ مین آجائے اور ہر وقت تصرف پر قادر رہے - اب
بایع سے یہ شرط لینا کہ بار برداری جسپر مال لدا ہے تمکو بکر ایہ ضرور دینگے یا اسکے مالک سے دلوادینگے
اگر قبل معاہدہ کے بیع ہے اور داخل عقد نہین تو جائز ورنہ مفسد بیع ہے مسئلہ زید نے بکر سے ایک
ایسا مال خریدا جسکے رکہنے کیلئے مصارف مکان یا محافظ وغیرہ بالضرورت مطلوب ہین اور بکر نے بعد ختم
بیع زید کو قابض کر دیا اور اجازت دیدی پہر زید غائب ہو گیا یا قبضہ نہین کرتا اسصورت مین
علاوہ اوس قدر وقت کے جسکی اجازت بکر نے دی ہو یا ایسے مالونکے اوٹھانے مین عرفاً مطلوب ہے
جملہ اوقات کا کرایہ اور مصارف جزو ثمن ہو جائیگا مسئلہ اگر کلکتہ مین مال خریدا اور قرار پایا کہ بایع
اوسکو کانپور تک پہونچا دیگا تو یہ شرط مضر نہین اسلئے کہ مقام تسلیم کا لحاظ کرنا شرط زایدہ سے نہین ہے
مگر قبل از وصول کانپور وہ مال مقبوضہ نہ متصور ہوگا اب باقی رہا وزن اور شمار وغیرہ اسکے لئے
یون کہا جاوے کہ یہ کل مال جو اسقدر ہے اتنے روپیہ کو بیچا ہے اگر کم نکلا تو بایع بعد ثبوت ذمہ دار ہے
اور اگر زیادہ ہے تو اوسے کوئی حق نہین الا ہر یو خذ باقرارہ اور اسیطرح یہ قول منتقل اور
استحقاق رجوع ہوا کرینگے جہانتک مراتب بیع اسی ہیئت پر ترقی کرین اور اگر غلہ ہے جسمین
وزن شرط ہے تو یہ شکل بطور تخمین ہو سکتی ہے یعنی یہ سب اتنے روپیہ کو اور وزن کا ذکر نکرے

ورنہ وزن کرنا لازم ہوگا ایک لکڑی کا تنا تو یا نلی کا چھپڑا زید نے بکر کے ہاتھ بیچا پھر بکر نے بدفعات
بیچنا شروع کیا اور جب سب بک گیا تو جسقدر بحساب بیع متفرقات مجموع وزن ہوا وہی قیمت
پھر مشتری نے اپنی بائع کو دی اب تا تو یا چھپڑا اگر بائع کا ہے تو اجارہ ہے اور کرایہ کا ہے تو کرایہ
تو مرکو خریدار کر دیا جائے تو شیوہ کے ہے اور یہ بار بار الٹ پلٹ کرنا ضرور نہیں کیونکہ اسمین سخت
نقصان ہے مگر یہ اجازت وغیرہ مطالب متعاقدین داخل کرنے سے بیع فاسد ہوگی اور ایک وزن
جو آخر مین ہوا سب کی طرف سے کافی ہوگا اگر بوقت وزن وہ سب پہنچی ہوا ہو اور یکی رقم قائم مقام موجود
ہوں ورنہ نہ **بیع بل مسن یزید** یعنے نیلام جائز ہے اور جب بولی ختم ہو بائع بیچنے و نہ بیچنے کا مختار
ہے کیونکہ یہ بولی بائع کی طرف سے نہین ہوتی بلکہ خریدار کیطرف سے ہے ہان جبکہ بائع نے اول
اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ یہ چیز ایک روپیہ کو ہے پھر خریدار نے قبول کر لیا بیع تمام ہوئی اور مبیع و کہا نہ گیا
تو خیار رویت باقی ہے آج کل نیلام مین اکثر چند امر ہوتے ہین ۱ آخر بولی پر ضرور ختم ہو جائیگا
یہانتک کہ اگر قیمت بحسب رضای بائع نہو تو بحیثیت خریدار اپنے نام چڑھا لے مگر بیع ضرور ختم ہو
یہ شرط لغو ہے اور جو مال اس شرط کے ساتھ بیچا جائے اوسکی بیع صحیح نہین ۲ نیلام کرنیوالا
اجرت ضرور لیگا نیلام ہو یا نہو یہ شرط جائز ہو سکتی ہے اسلیے کہ وہ اجیر ہے اثر مرتب ہو یا نہ ہو
اگر اجرت بشرط نیلام قرار پائی تب بھی جائز ہے ۳ اگر بائع نے خود خرید لیا تو اجرت نصف ورنہ
کل یہ شرط لغو ہے جیسا کہ احکام اجارت مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی ہان بطور وعدہ بیشی
کمی کا اختیار ہے اور بائع کا خود چیز لینا اور نیلام نہونا ایک ہی نہج پر ہے ۴ یہ کہ اگر بائع نقد روپیہ
تو اجرت نیلام فی صدی عہ اور بعد ایکمدت کے لے تو اجرت فی صدی عہ ہے یہ شرط تب درست
ہے کہ بائع قبل نیلام ایک صورت اختیار کرے جیسا کہ بیع مین ہے کہ نقد مین یہ چیز عہ کو اور قرض
مین عہ کو اور ایک امر طے ہو گیا تو جائز ہے ورنہ اجرت مجہول اور معاملہ فاسد ہو جائیگا
پس اگر نیلام کرنے والے نے یہ شرط مشتہر کر دی ہو اور قبل نیلام کوئی امر قرار پا چکا
ہو تو اجرت مجہول اور یہ اجارہ فاسد ہوگا اور اجر مثل جو اشتہار سے زائد نہو دیا جائیگا ۵ قیمت
بڑھانیکے غرض سے بائع کا یا کسی دوسرے شخص کا بولنا فریب اور ممنوع ہے اور فسخ بیع کر دو ۶ استصناع
کوئی چیز بنوانا مثلاً جسمین مال و مسالہ کاریگر کا ہو درست ہے قابل پایا جانے کے آدمی اون چیزونکو

بنوایا کرتے ہیں جیسے جوتا۔ ٹوپی وغیرہ صرف مہلت دیجاتی ہے نہ مدت اگر سلم ہو جاے تو درست ہے
پھر نہ امر رجوع کر سکتا ہے نہ صانع سو عذر یہ قول ابو یوسف کا ہے اور امام صاحب کے نزدیک دونو
مختار ہیں جب امر مصنوع کو دیکھے کاریگر کو کسی اور کے ہاتھ بیچنے کا اختیار نہ ہوگا اگرچہ اس سے پہلے
مختار تھا اوسی بیچ ڈالو مگر دوسرا بنا دینا ہو اوسکو دینی لازم ہے بنوانے والے کو خیار رویت حاصل
ہے (ہدایہ و در مختار) واضح رہے کہ آجکل استصناع بہت مروج ہے اور بہت سی چیزیں بنوائے جاتی ہیں
کیونکہ کیا سب چیزیں لگا بنوانا ضروری امر ہے اور جو چیزیں بکثرت پائی جائیں اونمیں بھی کبھی کوئی
صنعت خاص یا طرز مطلوب یا منافع مقصود ہوتا ہے اس بنا پر ان سبکا استصناع داخل ضرورت
و شامل تعامل ہے صحیحین میں منقول ہے کہ آنحضرت سے منبر چوبی بنوایا جاوے اوس زمانے میں معروف
یا شاید کسی کو معلوم بھی نہوگا بنظر ضرورت و کثرت معاملات استصناع میں تعیین مدت سے بھی
چارہ نہیں اسلئے کہ اگر مدت معین نہو تو وقت وصول معلوم نہونیسے کسقدر خرابیاں ہونگی اور
اگر مدت قصیر مشروط ہو تو ایسی چیزیں نہیں جو جلد بنسکتیں یا مطلوب نہیں وقت ہوگی لہذا
خارق و عدم تعیین مدت شرط ضروری نہیں ہے اور مصنوعات کی دو قسمیں ہیں ایک جسکی لینے
نہ لینے سے صانع کا نقصان قابل اعتبار نہیں کیونکہ وہ شی بکثرت مستعمل و فروخت ہوتی ہے
وسمین کوئی چیز نئی یا خاص طور کی نہیں بنوائی گئی اوسکا کاریگر بدون فرمایش بھی اوسی بنایا اور
بیچا کرتا تھا اسمین مشتری کو خیار رویت حاصل ہے دوسرے جسکی واپسی سے کاریگر کا کھلا ہوا نقصان
ہے خواہ بک نہیں سکتا خواہ قیمت کم ملیگی بہت خواہ اسقدر روپیہ اوسمین صرف ہوا کہ
فی الحال نہ وصول ہو تو بیع ثانی کے انتظار تک اسکی دوسرے کاروبار میں نقصان و حرج ہوگا
خواہ یہ بدون فرمایش ایسا مال کبھی نہ بناتا تھا علی ہذا القیاس ایسی شکلونمیں بدون حجت بنوانے
والے کو خیار رویت دینا سد باب استصناع ہے اور اسی پر اقوال فقہا دلالت کرتے ہیں کیونکہ وہ
استصناع میں تعامل کو شرط فرماتے ہیں اور تعامل اسیطرح جاری ہے ہاں یہ امر کہ تعامل اس
زمانہ کا حجت نہیں تب ہی کہ مخالف قیاس یا مثبت امر جدید ہو اور یہ اون چیزوں میں ہے
جنکا صحیح نمونہ لیا گیا یا ممکن ہو اور اگر نمونے پر فیصلہ ہو چکا ہے تو خیار رویت ساقط ہوگا ایسے
معاملوں میں جلد شرائط کا طے کر لینا بلکہ لکھ لینا ضروری ہے مگر اکثر جھگڑے کا رنگ اٹھتا ہے [illegible]

کہ بعض چیزونکی نسبت ایک معاہدہ ہوجاتا ہے کہ اسقدر مال باقساط و اوصاف و قیمت معلوم
مقامات معلوم پر موجود کیا جاوے پس ۱؎ اگر کل قیمت فوراً نقد دیدی گئی اور مبیع بایع کے
پاس یا بازار مین موجود ہی اور مقدار اور وصف وغیرہ ممکن ہے تو بیع سلم ہی ۲؎ اگر مبیع بنوایا
جاوی تو استصناع ہی اگرچہ مدت طویل ہی ہو ۳؎ اگر مبیع نہ معین ہے نہ بنوایا گیا ہی بلکہ صرف نمونے
وغیرہ پر فیصلہ ہوا ہو تو یہ معاہدۂ بیع و شرا ہے اور قضاءً لازم مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ ہم یہ صندوق
تمسے خریدینگے اور بکر نے بیچنے کا وعدہ کرلیا اب اگر ضروریات بیع کی رعایت اور تفصیل کردی گئی ہو
اور موانع اور مفاسد سے خالی ہو تو اس معاہدہ کی تکمیل دونون پر لازم ہی اور اگر باہم کسی عوض پر صلح
کی گئی تو حق ساقط اور عوض عائد ہوگا پس جب منظور ہو کہ مال مرہون یا مغصوب یا غیر مقبوض
یا ناتیار یا غیر معین بیچا جاوے تو بیع انکی جائز نہین اسلئے کہ مبیع کا معین کرنا شرط ہی مگر خرید و فروخت کا
معاہدہ صحیح ہی اسلئے کہ نہ امین کسی اصل شرعی کی ممانعت ہی نہ بے ایسی معاہدونکی کارروائی
ممکن اور ولا انکی اسکے شرائط متعلقہ بین گذر گئے ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بہت مال مطلوب ہی اور اوسکا
ملنا بدون ایک مدت درازکی ممکن نہین یا یکبار خرید لینا یا کل قیمت دیدینا اور انتظام و نگرانی
کرنا دشوار ہے خصوصاً سلاطین اور امرا اور بڑے بڑے تاجرونکو ایسے معاہدونکی ہمیشہ ضرورت
رہتی ہے جو لوگ ملکی انتظامات اور تجارتی وسعت اور خانگی ضرورت او مخلوق کی حاجت سے
واقف ہین وہ کبھی ایسے معاہدات کی صحت مین شک نہین کرسکتے اگر اس معاہدہ ہی مین تعداد
کل مبیع کی معین نہو بلکہ یون قرار پائے کہ جبتک زید بیمار ہے ہم تولی شربت انار روز دیا کرو
یا جس قدر اس تقریب مین صرف ہو اس صورت مین ہر روز بیع جدید ہوجایا کریگی اور زید
بطور وعدہ دیانتاً پابند ہی قضاءً مجبور نہین ہوسکتا اور عقد بیع اور معاہدۂ بیع مین یہ فرق ہے
کہ مبیع بعد بیع کے ملک مشتری ہوجاتا ہے قبضہ ملے یا نہ مشتری جسوقت اوسکے ثمن دیکر لے سکتا ہی
بایع موجود زندہ ہو یا نہ اور ان حقوق مین جو بایع کے ذمی پہلے سے تھے یا اب ثابت ہوی
اس مبیع کو کچہ تعلق نہین اور اوس سے نفع حرام ہے اور مشتری کو نفع حلال اور معاہدہ ہی
مین وہ مال نہ مبیع قرار دیا جائیگا نہ مشتری کو اوس سے کچہ تعلق نہ اوسکے مرنے کے بعد ورثا پر
واجب ہی اور نہ درصورت قبضہ پانیکے تصرف جائز ہے مسئلہ زید نے ایک چیز بکر سے خریدی

ورنہ ابھی ثمن دیا نہ قبضہ پایا پھر کسیوقت کسیطرح سے زید قابض ہوگیا اور اوسی استعمال مین لایا تو یہ
رف زید پر حلال ہے اور بکر کو سوا ثمن کے واپسی کا حق نہین اور معاہدۂ بیع کیصورتمین یہ تصرف حرا
م اور بکر کو حق واپسی حاصل اگر معاہدہ کرنیوالا وفای عہد نکرے تو درصورت امکان و قدرت تکمیل کرالی
جیگی اور درصورت مجبوری خواہ مدعی انتظار کرے یا معاہدے سے درگذر ری کسی اور قسم کا تاوان عائد
وگا اور نظیر اسکی بیع سلم ہے جبکہ مسلم الیہ مجبور ہو اقالہ یعنی بیع تمام و صحیح ہوجانیکی بعد ایک یا دونوکی
خواست سے برضامندی مبیع و ثمن واپس کرنا ۱ جو ثمن دیا تھا اوس سے بیشی کمی نہوگی اگرچہ
بیع ناقص یا کم یا زیادہ ہوجائے ۲ ثمن باقی ہو یا نہ مگر مبیع کا بعینہ موجود ہونا ضرور ہے مگر بیع مقایضہ
ن ایک طرف سے مال کا باقی رہنا کافی نہین اسلیے کہ دونو طرف مال ہے ۳ اگر قیمت بیش و کم ہو سکے
مبیع ہلاک ہوا یا قابل رد نرہا تو یہ بیع جدید ہے اقالہ نہین کلیہ جن معاملاتمین مالی معاوضہ ہے جیسے
بیع اجارہ مزارعت بیع فضولی کی اجازت ۔ دینی بری کرنا معزولی وکیل وقف پنچایت
تقسیم یہ سب معاملی تعلیق و شروط فاسدہ سے فاسد ہوجاتے ہین اور جنمین معاوضہ مالی نہین
بلکہ محض احسان ہے جیسے قرض ہبہ وصیت شرکت مضاربت اقالہ یہ شروط اور تعلیقات
فاسدہ سے فاسد نہین ہوتے (کنز) مسئلہ جب مبیع بک گیا اور قبضہ مین آنیسے پہلے کچھ زیادہ ہوا
مثلاً درخت مین پھل آگئے یا جانور کے بچہ پیدا ہوئے وہ مالک خریدار ہے (جلد) مسئلہ ملک بعد ثبوت کے
اگرچہ مرتفع ہوجائے مگر جسقدر تصرفات کئے وہ باقی رہینگے اور جو منافع اوٹھائے وہ حلال ہونگے جیسے
مبیع مستحق نکلا یا اقالہ کیا گیا تو جو فائدے اس سے حاصل کیے گیے وہ سب حلال ہین پس جبکہ زید
نے ایک گھوڑا عمر سے خریدا اور چندے اوسپر سوار ہوا کیا پھر بکر کو ہبہ کردیا بکر کے پاس وہ گھوڑا مر گیا
بعد ازان خالد نے دعوی کیا کہ مین اصلی مالک ہون اور عمر نے فریب یا لاعلمی سے بیچا تھا اب زید کو
منافع جو حاصل کیے حلال ہین اور وہ تصرف یعنی ہبہ وغیرہ جائز اور قیمت گھوڑے کی عمر کے ذمہ
عائد ہوگی اور گھوڑا زندہ ہو تو باوجود جواز تصرف وہ گھوڑا مالک کو دلا یا جاتا اور عمر سے قیمت
دلائی جاتی دلالی اور اوسکی اجرت جائز ہے (درمختار) مگر شرط یہ ہے کہ دلال جس سے اجرت لے
اوسکا طرفدار و خیر خواہ ہو اور دونون سے اجرت لینا یا فریب سے خریدار کیطرف ہوکر در پردہ بائع
کا خیر خواہی کرنا مغالطہ اور ممنوع ہے دلال پر تقاضا ہو سکتا ہے کہ ثمن یا مبیع وصول کرادے

مشتری اگر مبیع واپس کرے تو بایع دلالی پھیر سکتا ہے اور اگر خود بایع مال واپس لے یا اوس کی اور وجہ شرعی ہو تو دلالی واپس نہین ہو سکتی (عقود الدریہ) رشوت خواہ محض ظلم و حق تلفی کے لیے دیجاتی ہے یا اپنے فلاحی اور حفاظت حق کے واسطے یا صرف اپنا نفع بدون ضرر غیر مقصود ہوتا ہے اور لینے والا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا دخیل کار جسکو اس معاملۂ خاص مین بوجہ اپنے منصب وغیرہ کے مداخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنے اس امر خاص مین کچھ مداخلت نہین ہے جیسے دلال وکیل مزدور پس اظلم کرنے یا ظلم کرانے پر رشوت لینا جیسے زید نے عمرو سے رشوت لی کہ بکر کے دعوے مین تجھ بری کردونگا یا اپنے آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کرونگا جس سے میرے آقا کو تیری طرفداری لازم ہو یا تیرے دعوے کی حقیقت یا مدعی کے دروغ گوئی کا یقین آجاوے یا ایسا عہدہ یا کام جسمین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے مستحق کا ضرر ہے دلوا دونگا یا اپنے آقا کے حقوق واجبہ کے مطالبے اور محافظت مین تجسے اعراض کرونگا یا ایسے کاموں مین کسی مقام پر سعی کرونگا یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے دینے والی دونو ملعون ہین اسلیے کہ یہ محض ظلم ہے اور سبب ہین اور مرتکب انکا ظالم ہے اون حقوق کے ادا کرنے پر رشوت لینا جو اسپر اصالۃً یا نیابۃً واجب الادا ہین جیسے زید نے عمرو سے رشوت لی کہ تیری تنخواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا اور حقوق واجبہ جو میرے ذمہ ہین یا ایسے شخص کے ذمہ ہین جسنے مجکو ان امور کے انتظام اور ادائی پر مامور اور دخیل کیا ہے دلوا دونگا اس صورت مین عمرو مظلوم اور بری ہے اور زید یا تو دو ملعون ہے اور اگر یہ حقوق ایسے شخص کے ذمہ ہین جسنے زید کو اس امر خاص مین مداخلت نہین دی ہے اور زید پر اونکا دلوا دینا شرعًا واجب نہین ہوا ہے تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے ایسے امور مین حق السعی جو اسکے ذمہ واجب نہین جیسے وکالت دلالی مشاطہ اجرت وغیرہ پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اوسکی خبیث اور حرام ہونے مین کیا شک ہے جیسے جان بوجھ کر کسیکی جھوٹی دعوے کی ثابت کرانیکی کوشش یا کسی ظلم کر

[illegible]

تقویت یا ایسی تدبیرین جس سے کوئی امر ممنوع مقصود اور مرتب ہو اگر او سکو اس امر کے
اطلاع نہو اور نہ ظن غالب ہو کہ خواہ مخواہ زید کاذب و ظالم ہے اور تدبیر مو کّل مین کوئی امر
خلاف شرع نکیا ہو بلکہ محض وکالت یا دلالی کی طور پر عمدہ تقریرون اور عاقلانہ کوششون
ور مستحکم تدبیرون سے سعی کی ہو تو اس اجرت کی حلال ہونیمین کچھ شبہ نہین اگرچہ زید باعتبار نیت
ور واقعہ کے عاصی ہو مسئلہ کسی فریق یا گواہ یا وکیل کو اپنے سچے بیان کے یقین دلانی یا ثابت
رنے یا مخالف کی اعتراض یا حاکم سے شبہونکی اوٹھانے یا بگڑے ہوے عنوان کے بنانی کے لیے اپنی
قریر کو الفاظ مفید اور عنوان شایستہ سے ظاہر کرنا جبتک کذب محض نہو جائی جائز ہے اسلیے کہ
ثبات حق مین کوئی شخص ملزم نہین ہو سکتا اور امر حق کبھی بحسب ظاہر و الفاظ باطل اور مشکوک
ظر آتا ہے اوسوقت ایسی الفاظ اور عبارات سے جو اوس حق کو ثابت کرین تقریر کرنا اگر ممنوع
ہو تو بنا ر وکالت اور جملہ علوم استدلالیہ لغو ہو جائین **وقف** اسکی تعریف مین فقہا مختلف
ہین امام صاحب کی نزدیک جو مال وقف کیا جاے وہ واقف کی ملک سے نہین نکلتا اور صاحبین کے
نزدیک جناب باریتعالی کے ملک مین آجاتا ہے لیکن بالاتفاق منافع اوس مال کا حق اقتضاے واقف
کسی خاص امر خیر کی لیے وقف کرے تو دوسرے کام مین صرف نہون ورنہ عموماً خیرات مین صرف ہون اور
وقف خاص مین جب مصارف وقف باقی نرہین تو تمام فقرا مستحق ہو جائینگے اور جا بجا متولی وقف
نا فاسق و غیر متدین نہو وقف کی مال کا باقی رکھنا لازم اور اوس سے ایسے منافع جو اصل مال کو
اک نکرین اون لوگونکو جائز ہین جنکے حق مین وقف کیا گیا پس وقف کی جانور ولکا دودہ اور بال
وقف کی درختونکی پہل پہول خشک لکڑیان بیچکر بحسب وصیت واقف صرف کرنا جائز ہے بلکہ
متولی وقف کو ایسی وقت بلا عذر توقف و تساہل کرنا کہ یہ چیزین خراب یا کم قیمت ہو جائین
اونکا لوٹ خیانت ہے ... اور خود اصل مال ہو جو بالکل خراب یا بیکار ہو گیا ہو بیچنا
جائز ہے جیسے سوکھے درخت یا مسجد کی پرانی چٹائی چونا لکڑی اینٹ جبکہ ضرورتمین نہون (عالمگیری
عقود الدریہ) اصل مال وقف بضرورت و مصلحت بکسکتا ہے جیسے ایک باغ یا مکان وقف ہو اور
منافع اوسکا اوسکی مرمت کو کافی ہے اور نہ بلا مرمت اوسکا باقی رہنا ممکن ہے اسوقت مین ایک
حصہ فروخت کر کے باقی کے حفظ و بقا مین صرف کرنا روا ہے مسئلہ جبکہ مسجد شکستہ ہو اور کوئی اوسکی مرمت

کا مشتغل نہو تو اولاً وہ چیزین جو خارج مسجد ہین جیسے حجرے وغیرہ اور آخر کو بعض حصہ اوسکا اوسکی مرمت
مین جو اوسکی بقا اور حفظ کے لیے ضروری ہون صرف کئی جائین یا بیچکر اونکی قیمت سے مرمت کیجائے
مسئلہ ایک شکستہ مسجد کو دوسرے شکستہ مسجد سے مرمت کرنا یا ایک درست مسجد مین دوسرے شکستہ مسجد
کی چیزین بوقت حاجت سخت صرف کرنا اسمین علما مختلف ہین سنا ہے جناب استاذ عم فیضہ سے
کہ اگر ایک شکستہ غیر آباد ہو اور اوسکی حفاظت نہو سکے تو دوسری مسجد آباد مین بوقت حاجت سخت
صرف کرنا بضرورت و مصلحت بہتر ہے حیلہ عقلاً و نقلاً ثابت ہے اور حکماً اسکی دو صورتین ہین ا
اول ممنوع جبکہ بظاہر ریت کی نیت ہو اور حقیقت مین حق اللہ یا حق العباد کا کچھ خیال نکیا جاے دوم
مشروع جب معاملہ جائز کی سہولت یا وسعت منظور ہو یا حرام سے بچنے کا قصد کیا جاے یا ضرورت
یا اضطراب یا ابتلاے حام یا اور کوئی بڑا نفع پایا جاے اور حیلے دو قسم کے ہوتے ہین سے تغیر عنوان
جیسے گیہون اور جو ملاکر بمقابلہ گیہون یا جو کے بیش و کم بیچنا یا دوسرے شہر لے زیور یا چاندی سونا منگا یا او
بغرض سقوط خیار ربا تقابض البدلین یا بیع کے کسی معتمد کو وکیل کر دیا ۲ تجدید عقد جیسے بیع نفع
کا مرتہن کو معاف کر دیا یا بعد بیع اثمار درخت کو ایکمدت تک بطور ہبہ یا اجارہ دیا پس سے زید
مکان رہن رکھکر راہن سے مفت رہنے کی اجازت لے لی یا نہایت مختصر کرایہ مقرر کر لیا ۳ ز
نے عمر سے روپیہ بکر سے قرض لیکر ایک اشرفی قیمتی عمر کی دی یا سترہ تولی چاندی اور تیس گنڈے
پیسے اٹھارہ روپیے کو بیچکر باہم مقاصہ کر لیا تو یہ معاملہ بلحاظ ورعایت ادای ربوا دیا تا موجب گناہ
ہین اور اگر کسیٹی اتفاقیہ یا کسی سخت ضرورت مین علانیہ حرام سے بچنے کے لیے ایسا کیا تو کوئی ہرج
نہین مسئلہ زید نہایت بیمار ہے یا اوسے قرضخواہون نے تنگ کیا ہے یا مصارف ضروری کے
سخت تکلیف ہے اور کوئی صورت نہین مگر ایک مکان رکھتا ہے جسکا بیچنا خواہ نہایت مضرت
یا قیمت پوری نہین ملتی یا اور کوئی شخص بیوجہ اور بے فائدہ گرو نہین رکھتا ایسی اضطرار کی حالت مین
پہلے مکان رہن رکھا بعد ازان حق سکونت ہبہ کیا یا پہلے حق سکونت معاف کر دیا بعد ازان رہن کیا
تو عند اللہ ہو امید عفو ہے سے زید کے پاس ہزار کا مال بیع فاسدہ یا ربوا یا رشوت وغیرہ کا جمع
ہے اوسنے ایکہزار قرض لیکر اس مال سے ادا کر دیا پس اگر بہ نیت دفع اتہام وطعن ظاہر ہے تو
ماخوذ ہوگا اور اگر قرضدار رہتا اور کوئی صورت ادا کی ممکن تھی یا کسی امر خیر مین اوسکو اعانت

یٔی گناہی ہوا ہی اس مال سے کچھ نہین ۓ یا کوئی کافر مسلم ہوا یا فاسق نے توبہ کی اور ابھی
بت ایمانیہ ایسی نہین کہ مال سے دست بردار ہو یا کسی سخت حاجتمند کی اعانت مقصود ہے
س مال کی زکوۃ ادا کرنا ہی ان صور تو مین مجبوری اس حیلے کے اجازت ملسکتی ہے
رمالوی ۓ ماہ صیام مین سفر کیا کہ روزہ نہ رکہنا پڑے یا ایام سرما مین بدقسمت قضا کر لیوے
بیشک گنہگار ہوگا اور اگر ضرورت واقع ہو یا بحسب اتفاق یا بطور تفریح سفر کرے مگر نیت خبیث
نہ تو مضائقہ نہین ۓ بخوف وجوب زکوۃ مال تجارت مین بہی تجارت کی نیت نکی یا دو ایک مہینہ
پہلے سے نیت فسخ کر ڈالی یا دو نصاب مال تہا قریب ختم سال ڈیڑہ نصاب کسی معتمد کو ہبہ کر دیا
دوسری مال خرید لیا ان سب صورتو نمین اگر ضروری یا اتفاقی مضمون ہے تو بری ورنہ ماخوذ ہوگا
ردا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین مرض الموت یعنی جس مرض مین بدون صحت کے انتقال کرے ۓ
ں اگر زید بیمار یا زخمی ہوکر اچہا ہو گیا پہر بیٹ چلکر کسی اور وجہ سے مر گیا ۓ بعد صحت پہر وہی مرض
ود کر آیا تو پہلا مرض مرض الموت نہین اگر مریض کے چند وارث ہین اور ایک کے ہاتھ کوئی شی بیچی
بیع دوسرے ورثا کی اجازت پر موقوف رہیگی اور غیر وارث کی ہاتھ بیچے تو اوسکا حکم حکم وصیت
ہی پس جسقدر ثلث سے زیادہ ہو خریدار ادا کرے یا بیع فسخ کر دے مثلا زید مریض ہوا اور ایک
کان جسکی قیمت پانسو تہی دو سو کو عمرو کے ہاتھ بیچکر مر گیا اور بعد تجہیز و تکفین کل چہ سو کا مال
ید کا متروکہ بچا مگر کمی قیمت مکان جو تین سو ہے ملاکر نو سو ہوے اب عمرو کو وہ مکان اوسی دو سو کو
جائیگا اسلئے کہ کل متروکہ زید نو سو ہے جسکی تہائی تین سو ہے اور ثلث مال تک وصیت جائز
ر اگر اسی صورت مین وہ مکان ایکسو چالیس کو لیگا تو کل متروکہ نو سو ساٹھ ہوا یعنی باقی ترکہ چہ سو
کمی قیمت تین سو ساٹھ کل نو سو ساٹھ اسکی تہائی تین سو بیس عمرو کو بطور وصیت چہوڑ
یے جائینگی باقی چالیس ادا کرے یا مکان پہیر دے ایسی ہی اگر بائع قرضدار ہے اور مال متروکہ
ای قرض کو کافی نہین تو وہ روپیہ جو عمرو نے قیمت مکان سے کم دیا ہے اگر باقیات قرض سے کم یا
مساوی ہے تو بالکل ادا کرے اور اگر زیادہ ہے تو اوس زیادتی کی ایک تہائی چہوٹ جائیگی مثلا
ید مریض نے ایک باغ عمرو کے ہاتھ بیس روپیہ کو بیچا اور قیمت اوسکی چالیس تہی کمی قیمت
بیس ہے اور کل قرض بیس یا تیس زید کے ذمے اور اوسکا مال متروکہ سے فاضل ہے اب عمرو کو

بدون پورا روپیہ ادا کیے مکان نہیں مل سکتا اور اگر فاضلات قرض پانچ ہو تو یہ پانچ قرضخواہ
لینگے باقی رہے پندرہ اسمیں سے دس حق ورثا ہو اور پانچ عمر کو کم ہونگی کل مکان پندرہ میں کا ہو
ہاں اگر کوئی قرضخواہ یا وارث نہو یا ورثا یا قرضخواہ معاف کردیں تو عمر کو کچھ نہ دینا پڑیگا وکالت وکیل
یعنے نائب بنانا شرط لازم یا دوست یا عزیز جو کسی معاملہ کا کسی کیطرف سے مجاز ہو وکیل ہے اور دونو کا
عاقل و بالغ و آزاد ہونا شرط ہے (ہدایہ) بعد بیع کے اگر بائع کو معلوم ہوا کہ موکل نابالغ یا مجنون
یا غلام ہے تو مختار ہے کہ بیع قائم رکھے یا فسخ کرے وکیل یا موکل کا مرجانا یا مجنون یا غلام یا مرتد
ہوجانا یا اصل معاملہ کا جسکے لیے وکیل کیا تھا تمام یا معدوم ہوجانا خود بخود وکالت کو زائل اور وکیل کو
معزول کرتا ہے اطلاع دیجاوے یا نہ (عالمگیری) وکیل تین چیزوں کا پابند ہے حکم موکل سے غرض
و مصلحت سے تعارف اہل معاملہ سے جبکہ زید نے بکر سے کہا کہ ایک فرش پانچ روپے کا بنوادو بکر نے
چھ روپے کو خریدا یا پردے بنوادیے یا بجاے [illegible] کا فرش بنوادیا ان صورتوں میں یہ معاملہ موکل پر
لازم نہیں وکیل کیطرف منسوب ہوگا مگر جبکہ مخالفت ایسی کہ اسمیں فائدہ ہو اور عرف اور غرض کے خلاف
نہو جیسے یوں فرش چار کو خریدا تو موکل مستحق اور ذمہ دار ہے (عالمگیری) اور وکیل ملزم نہوگا البتہ
جبکہ زید نے عمرو کو ایک چاقو قیمتی دو روپے کے خریدنے کا وکیل کیا اور عمرو دو روپیہ کو دو اوسی قسم کے
چاقو لایا اب زید مختار ہے کہ دونو چاقو دو روپے کو لے یا واپس کرے اسلیے کہ عمرو نے گو بڑا عمدہ کام
کیا مگر کیوں ایک ہی چاقو ایک روپیہ کو نلیا جسمیں موکل کی غرض حاصل اور ایک روپیہ واپس ہوتا
(ماخوذ ہدایہ) البتہ اگر ایسا ہو کہ بائع بدون دونو چاقو خریدے علیحدہ بیع نکرے اور وہ دوسرے
مقام پر اس قیمت پر نہیں ملتا تو منظور کرے یہ موکل معاملہ وکیل پر مجبور کیا جاوے وکیل نہ
دوسرا وکیل کرسکتا ہے نہ بعد تعیین کے معزول مگر باجازت موکل (ہدایہ) ایک ہی شخص بائع و
مشتری کا وکیل نہیں ہوسکتا (ہدایہ) پس وکیل کو جائز نہیں کہ اپنے وکالت سے ذاتی معاملہ
موکل سے کرے چونکہ وکالت بہ سبب امانت اور تدین سے ہے موقع تہمت سے بچنا لازم ہے
لہذا ایسے شخص سے معاملہ جو عرفاً اسیکی طرف منسوب ہو جائز نہیں جیسے ماں باپ اولاد وغیرہ
مگر صاحبین کے نزدیک بقیمت مثل جائز ہے جب وکیل اوس مال سے معاملہ نکرے جو
اوسی موکل نے دیا تھا موکل کو اختیار ہے کہ وہ معاملہ اپنی طرف منسوب کرے یا نکرے (ہدایہ) مثلاً

زید نے بکر کو ایک اشرفی یا من بھر جو بغرض خرید پارچہ دی بکر نے اپنے مال سے کپڑا خریدا یا وہ اسکو
جو بیچا اور اسکی قیمت سے خرید کیا اب زید اوسکے لینے نہ لینے کا مختار ہے (ہدایہ) مگر جبکہ وکیل کو ایسی
تبدیل یا قرض کی اجازت دیگئی ہو وکیل ابتداءً امین ہے اور جب شرط کی مخالفت کرے یا جب
موکل مبیع طلب کرے اور وکیل دینے سے انکار کرے اگرچہ یہ انکار اسلیے ہو کہ موکل ثمن دیدے تو
لیکن ضامن سمجھا جائیگا (ہدایہ) یعنی مال اگر خود بھی تلف ہو تو اوسے دینا پڑیگا جب زید نے بکر کو ایک
معین گھوڑی کے خریدنے کا موکل کیا بکر کو اپنے لیے خریدنا نچاہیے کفیل وکیل نہیں ہوسکتا۔ وکیل کو
خیار رویت و رد عیب کا مشتری کیطرح اختیار ہے مگر جب مبیع موکل کو سپرد کیا وکیل کا اختیار
زیادہ اختیارات موکل کو حاصل ہونگے رسول پر نہ تقاضا ہوسکتا ہے نہ وہ کسیطرح کا اختیار
رکھتا ہے صرف درمیانی اور پیغام رسان ہے (ہدایہ) مال مباح میں شراکت اور وکالت باطل ہے
چونکہ یہ امور استحقاق اور ولایت سے متعلق ہیں اور مال مباح میں قبض و تقدیم سے حق حادث
ہوتا ہے بخلاف اجرت کے کہ اوسکی منافع مستاجر کیطرف رجوع کرتے ہیں باب الربوا سود
لینا دینا حرام قطعی ہے اسکا منکر کافر اور مرتکب سخت گنہگار و فاسق ہے قال جل شانہ وحرم
الربوا۔ وقال الذین یاکلون الربوا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس وقال
یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات وقال یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم
مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ ولعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل
الربوا وموکلہ وشاہدیہ وکاتبہ (تیسیر الوصول) وقال لیاتین علی الناس زمان لایبقی احد الا اکل
الربو فان لم یاکلہ اصابہ من بخارہ او غبارہ (ابوداؤد) سود جسطرح قرآن و حدیث سے حرام
ہے ایسی ہی عقل بھی اسکو برا سمجھتی ہے اور کبھی اسکی جواز کا فتوی نہیں دیتی کیونکہ بیع اسلیے
موضوع ہے کہ بائع و مشتری نفع کے ساتھ اپنے حاجت کے اسباب حاصل کرسکیں اگر جانبین کا
نفع نہوتا تو باہم تاجروں میں معاملے کیا صورت تھی اور حاجت نہوتی تو غیر تاجر کو خرید و فروخت
کیا ضرورت تھی اس صورت میں معاملات بیع و شرا کم بلکہ نا معدوم ہوجاتے اور اس حکمت
الٰہی اور تدبیر منتظمہ میں فرق آتا مگر نفع اور حاجت کا یقینی ہونا ضرور نہیں بلکہ احتمال بھی کافی
ہے کیونکہ بیع و شرا تدبیر معاش ہے اور تدبیر کا یقینی ہونا ضروری نہیں پر حاجت کا احتمال

تو کہلا ہوا ہے اسلیے کہ نقد لیکو مال کی ضرورت ہوتی ہے اور نفع بھی مسلم ہے کیونکہ دو مختلف
چیزوں میں بیشی و کمی و برابری معلوم نہیں ہو سکتی پس ہر شخص اپنی رغبت یا حاجت کے اعتبار
سے اپنے معاملے کو فائدہ مند سمجھتا ہے اور جب یہ امر مسلم ہو گیا اور ربوا میں دونو شرطیں مفقود
ہیں پس غرض بیع کی باطل ہوئی اور عقل ایسے بیہودہ بلکہ مخل مقصود عقود کو کسیطرح نہیں
پسند کر سکتی علت ربوا کی دو چیزیں ہیں ۱ اتحاد قدر ۲ اتحاد جنس یعنے ذات اس اعتبار سے
کل مالونکی چار قسمیں ہیں ۱ متحد القدر والجنس جیسے گندم بمقابلہ گندم یا آہن بمقابلہ آہن
۲ متحد القدر فقط جیسے چاندی سونا آہن مس۔ سرخی چونا ۳ متحد الجنس فقط جیسے
تنزیب بمقابلہ تنزیب یا کتاب بمقابلہ کتاب جبکہ وہ ایک ہی قسم اور قیمت کی ہوں ۴ مختلف
الجنس والقدر جیسے زعفران گیہوں یا لوہا اور انیٹ وغیرہ پس شکل اول میں فضل و نساد دونو
حرام ہیں اسلیے کہ جو زیادتی بے عوض ہو وہ ربوا ہے اور نقد میں تو زیادتی حقیقۃً موجود ہے
اور قرض میں حکماً زیادتی ہے اسلیے کہ نقد کو قرض پر تفوق ہے دیکھو تاجر جو شے قرضاً اکر وپیہ
کو بیچتے ہیں نقد میں (۱۵) کو بخوشی دیتے ہیں اور شکل دوم و سوم میں فضل حلال ہے کیونکہ
بدون قدر و جنس کے کمی بیشی معلوم نہیں ہو سکتی اور نسا حرام ہے اسلیے کہ نقدیت سے شبہ
زیادتی کا قرض پر ثابت ہے اور باب ربوا میں شبہ بمنزلہ حقیقت ہے بخلاف فضل کے کہ اوسکا شبہ نقدیت
سے ضعیف ہو کر ساقط ہو گیا اور یہ خیال کہ قرض لینے والا کچھ زیادہ دے تاکہ زیادتی نقد کی اسکے عوض
متصور ہو لغو ہے کیونکہ زیادتی نقد کی حکمی اور مشتبہ ہے اور یہ زیادتی حقیقی و متعین ہے شکل چہارم
میں فضل و نساد دونو حلال ہیں اور احکام ربوا ایسی مالونسے متعلق ہی نہیں **کلیات اتحاد
جنس** سے ایک ہی قسم کی چیزیں مراد ہیں جیسے گندم بمقابلہ گندم اور جو بمقابلہ جو پس مختلف جانوروں کے گوشت
کھالیں مختلف درختونکے پھل پھول۔ لکڑیاں مختلف جواہرات جیسے الماس۔ یاقوت۔ زمرد۔ سونے
یا لوہا۔ تانبا پیتل۔ رانگا۔ سیسہ۔ تنزیب۔ نین سکھ۔ گلبدن۔ اطلس۔ یا مختلف کتابیں گلستان
بوستان۔ میزان منشعب۔ مختلف عطر۔ اور تیل وغیرہ باہم غیر جنس ہیں مگر وہ چیزیں جو نہ عددی
متقارب ہیں نہ کیلی نہ وزنی اس حکم میں داخل نہیں بلکہ اونکا قرضاً بیچنا دوسرے وجہ سے منع ہے
جسکا ذکر بیع مقائضہ میں کیا گیا اعتبار او صاف واضح رہے کہ ہم جنس اشیا میں جو فرق اور

ہل وصعت کی اعتبار سے آتا ہے اوسکی دو قسمین ہین ایک تو جیسے اکثر میوے ۔ غلے جو بمقامات
فصل وغیرہ کے اعتبار سے مختلف ذالقہ یا قیمت یا صورت کی ہوتی ہین انمین وصعت کے
اعتبار سے باہم بیشی وکمی ممنوع ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جید یا ردی یا سوا
کسبی یعنی وہ وصف جو ہمارے صناعت خاص سے پیدا ہوی ہون پس اگر اون مین اصل و مادہ
بعینہ باقی رہے اور کوئی شی سوای صناعت کی ایسی زیادہ نہوی ہو جسکی بلا نیسے کچھ بڑا اثر پیدا ہو
جیسے سوت اور کپڑا یا ریشم اور اطلس یا لکڑی اور لوہا اور تانبا اور چمڑے وغیرہ کے اشیا یا تیل اور
یا یہ سب باہم جنس ہین اسلیے کہ اصل و مادہ بعینہ موجود ہے اور سوای صناعت کی کچھ زیادتی نہین ہوی
اور اگر اصل و مادہ پر کوئی شی زیادہ ہو گئی جیسے کاجل اور روشنائی یا روئی اور سوت اور کپڑا
رس اور شکر اور مٹھائی یا انار سیب یا انگور اور انکی شربت اور مربے وغیرہ یہ سب غیر
جنس ہین اسلیے کہ انکی اصل بعینہ باقی نہین رہی مگر سونا چاندی اگر کسے دوسری چیز مین مل جائے
تو بھی اوسکا اعتبار ہوگا اسلیے کہ سونا چاندی قلیل ہو یا کثیر مقصود و معتبر ہوتا ہے
حالت اونکی یعنے ثمنیت کسی حال مین باطل نہین ہو سکتی بخلاف اور اشیا کے کہ وہ حالت ترکیب
مین دوسرا حکم پیدا کرتی ہین پس جائز نہین کہ کھوٹی اور کھری چاندی یا سونیکی باہم بیع و شرا مین
بیشی وکمی کرین مگر یہ کہ چاندی ایک حصہ ہو اور میل دو حصہ دوم قدر اسمین اتحاد شرط ہے یعنی
دو چیزین ایک پیمانی یا بانٹ سے تولی جائین باہم متحد القدر ہین پس چاندی سونا ۔ لوہے ۔ تانبے
ہم قدر نہین ایسی ہی کیلی موزنی مین اتحاد نہین ہو واضح رہے کہ ہر شے مین ایک ادنی مقدار
ہوتی ہے جسکا معاملہ مین لحاظ و حساب ہوتا ہے اور اوس سے کم کا حساب نہین ہوتا اور
اسی ادنی مقدار کی اعتبار سے اتحاد قدر ہوتا ہے پس بھوسا ۔ لکڑی ۔ کانسہ ۔ کوئلا وغیرہ ہموزن
ہین ۔ اور ہر قسم کے اناج جو تولی جاتی ہین ہموزن ہین ہر قسم کی مٹھائیان روغن زرد شہد
وغیرہ کی ہموزن ہین ۔ لوہا ۔ تانبا ۔ سیسا ۔ پیتل ۔ رانگا ۔ وغیرہ ہموزن ہین چاندی سونا ہموزن
ہے ہر روغن خوشبو ہموزن ہے عطر ۔ مشک ۔ عنبر ۔ زعفران ۔ وغیرہ ہموزن ہے الماس
وغیرہ کی ایک میزان ہے ایسی ہی کیلی چیزین بھی مختلف و متحد ہین اور صرف میزان کا متحد ہونا
کافی نہین اسلیے کہ بعض انکی بالکل میزان مین شریک نہین جیسے لوہا ۔ چاندی اور بعض انکا

تو کھلا ہوا ہے کہ کسیکو نقد کسیکو مال کی ضرورت ہوتی ہے اور نفع بھی مسلم ہے کیونکہ دو مختلف
چیزونمین بیشی وکمی وبرابری معلوم نہین ہوسکتی پس ہر شخص اپنی رغبت یا حاجت کی اعتبار
سے اپنے معاملے کو فائدہ مند سمجھتا ہے اور جب یہ امر مسلم ہوگیا اور ربوا مین دونو شرطین مفقود
ہین پس غرض بیع کی باطل ہوگی اور عقل ایسی بیہودہ بلکہ مخل مقصود عقود کو کسیطرح نہین
پسند کرسکتی علت ربوا کی دو چیزین ہین ۱ اتحاد قدر ۲ اتحاد جنس یعنے ذات اس اعتبار سے
کل مالونکی چار قسمین ہین ۱ متحد القدر والجنس جیسے گندم بمقابلہ گندم یا آہن بمقابلہ آہن
۲ متحد القدر فقط جیسے چاندی سونا آہن مس - سرخی چونا ۳ متحد الجنس فقط جیسے
تنزیب بمقابلہ تنزیب یا کتاب بمقابلہ کتاب جبکہ وہ دو ایک ہی قسم اور قیمت کی ہون ۴ مختلف
الجنس والقدر جیسے زعفران گیہون یا لوہا اور اینٹ وغیرہ پس شکل اول مین فضل و نسا دونو
حرام ہین اسلیے کہ جو زیادتی بے عوض ہو وہ ربوا ہے اور نقدین مین تو زیادتی حقیقۃ موجود ہے
اور قرض مین حکماً زیادتی ہے اسلیے کہ نقد کو قرض پر تفوق ہے دیکھو تاجر جو شے قرضاً ایکروپیہ
کو بیچتے ہین نقد مین (۱۵) کو بخوشی دیتے ہین اور شکل دوم و سوم مین فضل حلال ہے کیونکہ
بدون قدر و جنس کے کمی بیشی معلوم نہین ہوسکتی اور نسا حرام ہے اسلیے کہ نقدیت سے شبہ
زیادتی کا قرض پر ثابت ہے اور باب ربوا مین شبہ بمنزلہ حقیقت ہے بخلاف فضل کہ اوسکا شبہ نقدیت
سے ضعیف ہوکر ساقط ہوگیا اور یہ خیال کہ قرض لینے والا کچھ زیادہ دے تاکہ زیادتی نقدی اسکے عوض
متصور ہو لغو ہے کیونکہ زیادتی نقدی حکمی اور مشتبہ ہے اور یہ زیادتی حقیقی و متعین ہے شکل چہارم
مین فضل و نسا دونو حلال ہین اور احکام ربوا ایسی مالونسے متعلق ہی نہین **کلیات اتحاد**
جنس سے ایک ہی قسم کی چیزین مراد ہین جیسے گندم بمقابلہ گندم اور جو بمقابلہ جو پس مختلف جانورونکے گوشت
کھالین مختلف درختونکے پھل پھول - لکڑیان - مختلف جواہرات جیسے الماس - یاقوت - زمرد - سونے
یا لوہا - تانبا - پیتل - رانگ - گلٹ یا - تنزیب - نین سکھ - گلبدن - اطلس - یا مختلف کتابین گلستان
بوستان - میزان منشعب - مختلف عطر - اور تیل وغیرہ باہم غیر جنس ہین مگر وہ چیزین جو نہ عددی
متقارب ہین نہ کیلی نہ وزنی اس حکم سے داخل نہین بلکہ اونکا قرضاً بیچنا دوسرے وجہ سے منع ہے
جسکا ذکر بیع مقائضہ مین کیا گیا **اعتبار اوصاف** واضح رہے کہ ہم جنس اشیا مین جو فرق اور

بہ ل وصف کے اعتبار سے آتا ہے اوسکی دو قسمین ہین ایک تو جیسے اکثر میوے - غلہ جو مقامات
فصل وغیرہ کے اعتبار سے مختلف ذائقہ یا قیمت یا صورت کی ہوتی ہین انمین وصف کے
عتبار سے باہم بیشی وکمی ممنوع ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جید یا ردیا سواہ
لیسی یعنی وہ وصف جو ہمارے باعث خاص سے پیدا ہوئی ہون پس اگر اونمین اصل و مادہ
بعینہ باقی رہے اور کوئی شی سوای صناعت کے ایسی زیادہ نہوئی ہو جسکی بلا نیسے کچھ اثر پیدا ہو
جیسے سوت اور کپڑا یا ریشم اور اطلس یا لکڑی اور لوہے اور تانبے اور چمڑے وغیرہ کے اشیا یا تیل اور
یہ سب باہم مجنس ہین اسلیے کہ اصل و مادہ بعینہ موجود ہے اور سوا صناعت کے کچھ زیادتی نہین ہوئی
اگر اصل و مادہ پر کوئی شی زیادہ کی گئی جیسے کاجل اور روشنائی یا روئی اور سوت اور کپڑا
رس اور شکر اور مٹھائی یا انار سیب یا انگور اور انکی شربت اور مربے وغیرہ یہ سب غیر
جنس ہین اسلیے کہ انکی اصل بعینہ باقی نہین رہی مگر سونا چاندی اگر کسی دوسری چیز مین مل جائے
تبہی اوسکا اعتبار ہوگا اسلیے کہ سونا چاندی قلیل ہو یا کثیر مقصود و معتبر ہوتا ہے
حالت اونکی یعنی ثمنیت کسی حال مین باطل نہین ہو سکتی بخلاف اور اشیا کے کہ وہ حالت تبدیل
دوسرا حکم پیدا کرتی ہین پس جائز نہین کہ کھوٹی اور کھری چاندی یا سونے کی باہم بیع و شرا مین
بیشی وکمی کرین مگر یہ کہ چاندی ایک حصہ ہو اور میل دو حصہ - دوم قدر اسمین اتحاد شرط ہے یعنی
دو چیزین ایک پیمانہ یا باٹ سے تولی جائین باہم متحد القدر ہین پس چاندی سونا - لوہے - تانبے
ہم قدر نہین ایسی ہی کیلی و وزنی مین اتحاد نہین ہے واضح رہے کہ ہر شی مین ایک ادنی مقدار
ہوتی ہے جسکا معاملہ مین لحاظ و حساب ہوتا ہے اور اوس سے کم کا حساب نہین ہوتا اور
اسی ادنی مقدار کے اعتبار سے اتحاد قدر ہوتا ہے پس بھوسا - لکڑی - کانسا - کوئلہ وغیرہ ہموزن
ہیں - اور ہر قسم کے اناج جو تولے جاتی ہین ہموزن ہین ہر قسم کی مٹھائیان روغن زرد شہد
بھی ہموزن ہین - لوہا - تانبا - سیسا - پیتل - رانگا - وغیرہ ہموزن ہین چاندی سونا ہموزن
ہے ہر روغن خوشبو ہموزن ہے عطر - مشک - عنبر - زعفران - وغیرہ ہموزن ہے الماس
موتی ایک میزان ہے ایسی ہی کیلی چیزین بھی مختلف و متحد ہین اور صرف میزان کا متحد ہونا
کافی نہین اسلیے کہ بعض انکی بالکل میزان مین شریک نہین جیسے لوہا - چاندی اور بعض انکا

ایک ہی ترازو اور باٹون سے تلتی ہین مگر اونکی مقدار ملحوظ مین اختلاف ہے مثلاً جو ادنی مقدار لوہے تانبے
مین ملحوظ و محسوب ہوتی ہے وہ شیرینی مین غیر محسوب ہے اور جو شیرینی مین محسوب ہے وہ غلہ مین
غیر معتبر ہے اور جو مقدار الماس مین ملحوظ ہے وہ چاندی سونے مین نہین ایسے ہی عطر و مشک مین جو مقدار
معتبر ہے روغن خوشبو مین نہین ہے دیکھو عطر وغیرہ کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے اور اسقدر اتنا ایک
مقدار مستعمل ہو جاتی ہے کبھی چاندی سونے مین ایسا نہین ہوتا اور جسقدر چاندی سونا اتنا
کسوٹی یا گلانے مین ضایع ہوتا ہے الماس مین ایسا نہین ہے مگر تمیز و فرق ایسے اشیا کا بہت
غور اور کمال تفقہ سے متعلق ہے سوم گز مقدار شرعی نہین کیونکہ گز سے طول و عرض معین ہوجاتا ہے
مساوات ذاتی حاصل نہین ہوتی چہارم جب عمدہ اور بری چیز کا باہم مبادلہ منظور ہو تو وہ مخلص
جو حدیث سے منصوص ہے یہ ہے اشعار چیکہ گندم سے بدلین گندم کو بیش و کم کچھ حرج بھلی مین نہو
ہو جو منظور بیش و کم کا طور ہو ساتھ گندم کے تولا کچھ اور ہاتھ اتنا بھر نہو معیوب ہے دوسرے عوضین
ہو محسوب ہے سیم و زر مین جو غش زیادہ ہو ہے بیع جسطور سے ارادہ ہو ہے ایسی یا تو نہین جب مبادلہ
ہو ہے اور تخمینہ پر معاملہ ہو ہے یا نہ تلجائے تیری آگے طعام ہے ایسی بیع و شرا مین تجہیر حرام مسئلہ عالمگیری مین
ایک چیز کے دو تیل یا ایک خوشبو [illegible] ہے دوسرا بی خوشبو کا باہم برابر نہین بیچ کہ خوشبو ایک مین زیادہ ہے اگی اموال
مباح یعنی جنکا کوئی مالک نہین اور ہر شخص کو نفع اوٹھانیکا حق ہے انمین بعض وہ ہین
جنکا دوام اور بقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارع عام جنگل دریا مسجد پل قابل ملک
اور قبض نہین اور بعضو نمین قبضہ و ملک مقصود ہے جیسے سبیل یا دریا کا پانی خشکار گھاس وغیرہ
انمین سے تقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد مین بیٹھ گیا یا راہ مین چلا جاتا ہے یا
ظرف وضو او نہا لیا یا سبیل یا دریا کا پانی اپنی برتن مین کرلیا یا خشکار پکڑ لیا یا گھاس کھود لی اب دوسرے کو
ممانعت و مزاحمت کا حق نہین ہے ۔ جو آدمی مستحق اور قابض ہو گیا ایسی ہی خرمی یا شکر وغیرہ کہ

٤ اور تو بسبب غصب زمین کی حرام مگر جو پانی بارش یا کنوئین یا دریا کا برتن یا حوض وغیرہ مین محفوظ کیا جاوے وہ

نکاح مین لتا ئی جاتی ہین اُنکے قبضہ سے ملک مین آجاتی ہین (عالمگیری) مگر جب دعوت
شادی کیلیے مباح کی گئی ہو تو اوسی کام مین صرف ہوگی جیسے طعام دعوت کا جماعت
کے کہانیکیلیے مباح کیا جاتا ہے پس جائز نہین ہے کہ طعام دعوت مین دوسرے کو خود شریک کرلے
مین سے لیجانے یا بیچے مگر باجازت مالک (عالمگیری) یا کسی سائل یا خادم کو یا اوسکو جو اوسی
مین شریک ہی دی اور یہ بہی اختیار نہین کہ دوسرے شخص کے سامنے سے کہانا اوٹھالی جبکہ علیحدہ
(مجمع البرکات) کیونکہ وہ خاص اوسیکے لیے ہے اگرچہ صاحب دعوت مختار ہے مسئلہ اگر کسی
نے ایک جماعت کو ہبہ کی اور حصے نکیے تو امام صاحب کے نزدیک یہ ہبہ جائز نہین (شرح وقایہ
مباح کی جیسا کہ دعوت مین ہوتا ہے تو اوسکا استعمال سبکو جائز ہے بدون قبض وملک کے
مصلحت و ضرورت کی رعایت ہوگی مثلاً کسی تنگ راہ مین ایک طرف سے چکڑا اور دوسری طرف سے
آتا ہے اب چکڑے اسکے پیچھے مین لگتے ہین سوار پیدل یا ایک گاڑی وسط راہ مین جاتی ہے جس سے
کے راہگیر نکل جانے اور اپنی متوسط رفتار کا موقع نہین ملتا پس ضرور ہے کہ گاڑی ایک طرف
اگر کوئی دوسرا اور گاڑی کو معبر نہو سکا ضرار عام یعنی سوا ستعارت فائدہ کسیکو ایسے کے
مباح یا کام کا حق نہین ہے جس سے عموماً مضرت ہو جیسے راہ مین کوئی بدبو یا نجاست پہینکنا
بدی یا موذی جانور چھوڑنا یا ایسا بیہودہ عمل کرنا جو موجب ہرج و تکلیف ہو یا تالاب مین
کوئی چیز ڈالنا جس سے سب مچھلیان مرجائین یا پانی بدبو یا بدمزہ ہوجاوے یا جنگل کی گہاس
ہوجاوی یا جسقدر کہ اسطرح کہانا جس سے خواہ مخواہ دوسرونکو تنفر ہو اور طبیعت مالش
استحقاق عام متمتع ہین اور مباح اسوال کا بیچنا اور اجارہ پر دینا قبل ملک جائز نہین مگر جبکہ
جالم نے قبضہ کرلیا اور بیچا تو اوسی خریدنا پہر بیچنا روا ہے یا کسی شخص نے اپنی محنت و صرف
سے ایسے مقامات تیار کیے تو معاوضہ اوسکا صحیح ہوگا جیسے پل تالاب نہر کہ چراگاہ
اسے حق عام ساقط اور تصرف و معاوضہ جائز ہوا مسئلہ یہ ہے اپنی زمین مین بوٹا یا اوسی مملوک
مملوک اور قابل بیع ہوجائیگی (مجموعہ) مسئلہ جنگلی جانور کسی کے مکان مین رہین یا بچے
تو صاحب مکان مالک ہوگا بلکہ جو پکڑ لے وہ مالک ہے ہان کسیکو یہ حق نہین کہ اونکو شکار کرے
اوسکا گھر مین کسی قسم کی مدافعت کرے اور جب مکان اسی غرض سے تیار کیا گیا تھا

ایک ہی ترازو اور باٹون سے تلتی ہین مگر اونکی مقدار ملحوظ ہین اختلاف ہے مثلاً جو اونکی مقدار لوہے یا نیم
مین ملحوظ و محسوب ہوتی ہے وہ شیرینی مین غیر محسوب ہے اور جو شیرینی مین محسوب ہے وہ غلہ مین
غیر معتبر ہے اور جو مقدار الماس مین ملحوظ ہے وہ چاندی سونے مین نہین ایسی عطر و مشک مین جو مقدار
معتبر ہے روغن خوشبو مین نہین ہے دیکھو عطر وغیرہ کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے اور امتحانًا ایک
مقدار مستعمل ہو جاتی ہے کبھی چاندی سونے مین ایسا نہین ہوتا اور جسقدر چاندی سونا امتحانًا
کسوٹی یا گلانے مین ضایع ہوتا ہے الماس مین ایسا نہین ہے مگر تمیز و فرق ایسے اشیا کا بہت
غور اور کمال تفقہ سے متعلق ہے سوم گز مقدار شرعی نہین کیونکہ گز سے طول و عرض متعین ہوتا ہے
مساوات ذاتی حاصل نہین ہوتی چہارم جب عمدہ اور بری چیزونکا باہم مبادلہ منظور ہو تو وہ مخلص
جو حدیث سے منصوص ہے یہ ہے اشعار چنانچہ گندم سے بدلین گندم کو بیش و کم کچھ بری بھلی مین نہو
ہو جو منظور بیش و کم کا طور ہو ساتھ گندم کی تولا کچھ اور ہو تا تراتبع پھر نہ ہو معیوب ہو دوسری عوضین
ہو محسوب ہو سیم و زر مین جو غش زیادہ ہو ہو بیچ جسطور سے ارادہ ہو ہو ایسی ہا تو مین جب مبادلہ
ہو ہو اور تخمینہ پر معاملہ ہو بنا یہ تلی اسے تیری اگر طعام ہو ایسی بیع و شرا مین تجھپر حرام مسئلہ عالمگیری
ایک چیز کے دو تیل یا ایک خوشبو ہو دوسری خوشبو کا باہم برابر نہین اسلیے کہ خوشبو ایک مین زیادہ ہے اگر **اموال**
مباح یعنی جنکا کوئی مالک نہین اور ہر شخص کو نفع اوٹھانیکا حق ہے انمین بعض وہ ہین
جنکا دوام اور بقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارع عام جنگل دریا مسجد پل پیتابل ملک
اور قبض نہین اور بعضو نمین قبضہ و ملک مقصود ہے جیسے سبیل یا دریا کا پانی خشکار گھاس وغیرہ
انمین تقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد مین بیٹھ گیا یا راہ مین چلا جاتا ہے یا
ظرف وضو او ٹھا لیا یا سبیل یا دریا کا پانی اپنی برتن مین کر لیا یا خشکار پکڑ لیا یا گھاس کھود لی اب دوسرے کو
ممانعت و مزاحمت کا حق نہین ہے یہ آدمی مستحق اور قابض ہو گیا ایسی ہی خرمی یا شکر وغیرہ کہ

[illegible]

[illegible]

اور نہ بسبب قلت زمین کا حرام مگر جو پانی بارش یا کنوئین یا دریا کا برتن یا حوض وغیرہ مین محفوظ کیا جاوے وہ

[illegible] انتفاع مین لگائی جاسکے یعنی بلا تقدیم قبض سے ملک مین آجاتی ہین (عالمگیری) مگر جب وہ شے
[illegible] خاص غرض کیلیے مباح کی گئی ہو تو اوسی کام مین صرف ہوگی جیسی طعام دعوت کا جماعت
خاص کے کھانیکیلیے مباح کیا جاتا ہے پس جائز نہین ہے کہ طعام دعوت مین دوسرے کو خود شریک کرلے
یا بجائے خود اوٹھا لیجائے یا بیچ ڈالے مگر باجازت مالک (عالمگیری) یا کسی سائل یا خادم کو یا اوسکو جو اوسی
دعوت مین شریک ہو دیدے اور یہ بھی اختیار نہین کہ دوسرے شخص کے سامنے سے کھانا اوٹھالے جبکہ حصے علیحدہ
ہون (مجمع البرکات) کیونکہ وہ خاص اوسیکے لیے ہے اگرچہ صاحب دعوت مختار ہے مسئلہ اگر کسی
[illegible] ایک جماعت کو ہبہ کی اور حصے نکیے تو امام صاحب کے نزدیک یہ ہبہ جائز نہین (شرح وقایہ)
اور اگر مباح کی جیسا کہ دعوتمین ہوتا ہے تو اوسکا استعمال سبکو جائز ہے بدون قبض و ملک کے
[illegible] مصلحت و ضرورت کی رعایت ہوگی مثلاً کسی تنگ راہ مین ایک طرف سے چھکڑا اور دوسری طرف سے
[illegible] آتا ہے اب چھکڑے کے پیچھے نہین لگتے ہو سوار پیدل یا ایک گاڑی وسط راہ مین جاتی ہے جس سے
پیچھے کے راہگیر نکل جانے اور اپنی متوسط رفتار کا موقع نہین ملتا پس ضرور ہے کہ گاڑی ایک طرف
کر دیجائے اگر کوئی دوسرا اور گاڑی والا مضر ہو [illegible] راہ عام ہے سوا منفعت کے کسیکو ایسے
انتفاع یا کام کا حق نہین ہے جس سے ضرر ہو یا مضر ہو جیسی راہ مین کوئی بدبو یا نجاست پھینکنا
یا درندہ یا موذی جانور چھوڑنا یا ایسا بیہودہ عمل کرنا جو موجب حرج و تکلیف ہو یا تالاب مین
ایسی کوئی چیز ڈالنا جس سے سب مچھلیان مرجائین یا پانی بدبو بدمزہ ہوجائے یا جنگل کو گھاس
خشک ہوجائے [illegible] دعوتمین اس طرح کھانا جس سے خواہ مخواہ دوسرونکو تنفر ہو اور طبیعت مالش
کرے [illegible] استحقاق عام منتفع ہین اور مباح اموال کا بیچنا اور اجارہ پر دینا قبل ملک جائز نہین مگر جبکہ
کسی ظالم نے قبضہ کرلیا اور بیچا تو اوسی خریدنا پھر بیچنا روا ہے یا کسی شخص نے اپنی محنت و صرف
خاص سے ایسے مقامات تیار کیے تو معاوضہ اوسکا صحیح ہوگا جیسے پل تالاب نہر سڑک چراگاہ
وغیرہ اسے حق عام ساقط اور تصرف و معاوضہ جائز ہوا مسئلہ گھاس اپنی زمین مین اوگایا اوسے محفوظ
رکھے تو مملوک اور قابل بیع ہوجائیگی [illegible] مسئلہ [illegible] یا بچہ
دین تو صاحب مکان مالک نہوگا بلکہ جو پکڑ لے وہ مالک ہے [illegible] کسیکو یہ حق نہین کہ شکار کرنے
کے لیے اوسکے گھر مین کسی قسم کی مداخلت کرے اور اگر یہ مکان اسی غرض سے تیار کیا گیا تھا

جیسے کبوتر ونکی چھتری تو مستعار مالک ہو جائیگا (کنز الدقائق) رکاز وہ مال جو زمین یا ور یا پہاڑ
سے نکلی ہیں اگر یہ خلقی ہے جیسے جواہر۔ موتی۔ لوہا۔ سیسہ۔ چاندی۔ سونا۔ وغیرہ اسی معدن
کہتے ہیں اور اگر وضعی ہے یعنی کسینے دفن کیا ہو تو کنز ہے اور کنز کی تین قسمیں ہیں ۱ اسلامی جیسے
کوئی علامت اسلامیہ ہو جیسے کسی مسلمان بادشاہ کا سکہ یا علامت مخصوصہ اہل اسلام ۲ کنز کفر جیسے
کوئی نشانی کفر کی ہو ۳ مشتبہ یعنی کوئی ایسی علامت نہو جس سے تمیز و تخصیص ہو سکے اور یہ
بعضونکے نزدیک کنز اسلام کی حکم میں ہے اور بعض کے نزدیک کنز کفر کے حکم میں ہے اور وہ مقام
جہاں کنز یا معدن نکلے چار قسم کے ہونگے ۱ مباح جیسے پہاڑ جنگل ویرانہ ۲ عشری ۳ خراجی یعنے
وہ زمین جن پر حقوق سلطنت خراج یا عشر واجب ہو ۴ مملوک کھیت یا باغ وغیرہ ۵ محفوظ
جیسے گھر اور احاطہ وغیرہ پس مباح و عشری و خراجی میں معدن ہو یا کنز کفر پانیوالے کا حق ہے اور
خمس حق بیت المال ہے اور مملوک و محفوظ میں معدن مالک کا ہے اور خمس واجب نہیں
ہاں ایک روایت میں ارض مملوک میں بھی خمس ہے اور کنز کفر اوسی کو ملیگا جسکو اول فتح میں
سلطان نے مالک بنایا ہو یا اوسکے ورثہ لیں ورنہ وہ مسلمان مالک مشہور جس سے پہلے کوئی مالک
معروف نہو لیگا اور وہ موجود یا مسلمان نہو تو دہقان قابض لے ورنہ حق بیت المال ہے اور کنز
اسلام ہر حال میں لقطہ ہے یعنی وہ پڑا ہوا مال جسے پانیوالا ایک وقت تک مشہور کرکے اگر غنی ہو تو
تصدق کردے اور فقیر ہو تو چاہے خود خرچ کرے چاہے تصدق کرے اور جب مالک مطلع ہو تو
اوسے اختیار ہوگا کہ مال لے یا ثواب خمس اونہیں چیزوں میں ہے جو پگھل سکتی ہیں جیسے چاندی سونا
لوہا رانگا تانبا وغیرہ اور کسی میں نہیں اور حربی مستامن اگر باذن امام زمین کھودے اور کچھ پائے تو

بحسب شرط باطل ہوگا ورنہ نہ (عالمگیری) سوم حقوق محضہ یعنی جو کسی فعل یا مال کے سبب معاوضہ وغیرہ
مین واجب ہوئے ہون بلکہ محض شرع یا سوا عید یا عرف یا شرط جاریہ یا قدامت یا قرابت وغیرہ
پر مبنی ہون پس یہ حقوق خواہ مالی ہون جیسے مہر میراث وغیرہ خواہ غیر مالی جیسے امامت کرنے اور
خطبہ پڑھنے اور اذان دینے کا حق یہ سب سات قسم کے ہین (۱) محض دفع ضرر جیسے حق شفعہ (۲) غیر
مستقل جیسے نفقات (۳) متعلق بغیر جیسے وظائف امامت (۴) متعلق بمالک غیر جیسے حق علو
و حق مرور وغیرہ (۵) فارغ جیسے حق تصنیف (۶) غیر موجود و غیر مملوک جیسے سوا عید قبل از وقت
غیر مؤکد جیسے اموال غنیمت جو دار الاسلام میں نہ لائی گئے ہون پس ۱-۲-۳-۴-۶-۷
میں انتقال بے معاوضہ اور (۷) میں ضمان بھی نہیں اور (۳) میں انتقال بمعاوضہ مناسب
شرط پر جائز ہے کہ وہ لوگ جنسے اس حق کا تعلق ہے تسلیم کرلین اور (۵) مین مطلق انتقال بمعاوضہ
صحیح ہے ہر چند تفصیل اور انضباط انکا مشکل ہے مگر مختصر کچھ ذکر کیا جاتا ہے (۱) حق شفعہ کا عوض
اور انتقال ناجائز ہے (ہدایہ) کیونکہ محض دفع ضرر جوار کیلیے مشروع ہے (شامی) اور جب شفیع
بعوض یا بلا عوض دست بردار ہو پھر اوسی حق حاصل نہیں ہو سکتا اسلیے کہ اختیار سے تقریر
ضرر باطل ہوئی اور اسمین انتقال نہین بلکہ اسقاط ہے والساقط لا یعاد ایسی ہی مخیرہ کا حکم ہے (شامی)
اور تقسیم زوجہ مین بھی یہی حکم ہے (شامی) اگر مین رجعت کا حق باقی ہے اسلیے کہ یہ حق وقتاً فوقتاً
حادث ہوا کرتا ہے پس صرف اسقاط حق موجود پر ہے حق حادث پر اوسکو وہی اختیار باقی ہے
سے نفقات شہ میراث سے والاشفعہ رہا سا ارشاد نمبر انتقال باطل ہے یعنی دوسرے کو اس وعدہ کا اختیار نہیں

[illegible]

[illegible]

جیسے کبوتر ونکی چھتری تو مفتًا مالک ہو جائیگا (کنز الدقائق) رکاز وہ مال جو زمین یا دریا یا پہاڑ
سے نکلے تیس اگر یہ خلقی ہے جیسے جواہر۔ موتی۔ لوہا۔ سیسہ۔ چاندی سونا۔ وغیرہ اسی **معدن**
کہتے ہین اور اگر وضعی ہے یعنے کسینے دفن کیا ہو تو کنز ہے اور کنز کی تین قسمین ہین ۱ اسلامی جیسے
کوئی علامت اسلامیہ ہو جیسے کسی مسلمان بادشاہ کا سکہ یا علامات مخصوصۂ اہل اسلام ۲ کنز کفر جیسے
کوئی نشانی کفر کی ہو ۳ مشتبہ یعنے کوئی ایسی علامت نہو جس سے تمیز و تخصیص ہو سکے اور یہ
بعضونکے نزدیک کنز اسلام کے حکم مین ہے اور بعض کے نزدیک کنز کفر کے حکم مین ہے اور وہ مقام
جہان کنز یا معدن نکلے چار قسم کے ہونگے ۱ مباح جیسے پہاڑ جنگل ویرانہ ۲ عشری خراجی یعنے
وہ زمین جنپر بحقوق سلطنت خراج یا عشر واجب ہو ۳ مملوک کھیت یا باغ وغیرہ ۴ محفوظ
جیسے گھر اور احاطہ وغیرہ پس مباح و عشری و خراجی مین معدن ہو یا کنز کفر پانیوالیکا حق ہے اور
خمس حق بیت المال ہے اور مملوک و محفوظ مین معدن مالک کا ہے اور خمس واجب نہین
ہان ایک روایت مین ارض مملوک مین بہی خمس ہے اور کنز کفر اوسی ملیگا جسی اول فتح مین
سلطان نے مالک بنایا ہو یا اوسکے ورثہ لین ورنہ وہ مسلمان مالک مشہور جس سے پہلے کوئی
معروف نہوگا اور وہ موجود یا مسلمان نہو تو دہقان قابض لے ورنہ حق بیت المال ہے اور کنز
اسلام ہر حال مین لقطہ ہے یعنے وہ پڑا ہوا مال جسے پانیوالا ایک وقت تک مشہور کرکے اگر غنی ہو تو
تصدق کردے اور فقیر ہو تو چاہے خود خرچ کرے چاہے تصدق کرے اور جب مالک مطلع ہو تو
اوسے اختیار ہوگا کہ مال لے یا ثواب خمس اونمین ضرور نہین ہے جو پگہل سکتی ہین جیسے چاندی سونا
لوہا سیسہ وغیرہ اور کسی مین نہین اور حربی مستامن اگر باذن امام زمین کہودے اور کچھ پائے تو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بحسب شرط مالک ہوگا ورنہ نہ (عالمگیری) سوم حقوق محضہ یعنی جو کسی فعل یا مال کے معین معاوضہ
میں واجب ہوئے ہوں یا کہ محض شرع یا سواعید یا عرف یا ضوابط جاریہ یا قدامت یا قرابت وغیرہ
پر مبنی ہوں پس یہ حقوق خواہ مالی ہوں جیسے مہر میراث وغیرہ خواہ غیر مالی جیسے امامت کرنے اور
خطبہ پڑھنے اور اذان دینے کا حق یہ سب سات قسم کے ہیں سلمحض دفع ضرر جیسے حق شفعہ سے غیر
مستقل جیسے نفقات سے متعلق بغیر جیسے وظائف۔ امامت سے متعلق بمالک غیر جیسے حق علو
و حق مرور وغیرہ سے فارغ جیسے حق تصنیف سے غیر موجود و غیر مملوک جیسے سواعید قبل از وقت
غیر مو کد جیسے اموال غنیمت جو دار الاسلام میں نہ لائی گئے ہوں پس ۱-۲-۳-۴-۶-۷
میں انتقال ہے نہ معاوضہ اور (۷) میں ضمان بھے نہیں اور (۳) میں انتقال و معاوضہ اس
شرط پر جائز ہے کہ وہ لوگ جنسے اس حق کا تعلق ہے تسلیم کرلیں اور (۵) میں مطلق انتقال و معاوضہ
صحیح ہے ہر چند تفصیل اور انضباط انکا مشکل ہے مگر مختصر کچھ ذکر کیا جاتا ہے حق شفعہ کا عوض
اور انتقال ناجائز ہے (ہدایہ) کیونکہ محض دفع ضرر جوار کے لیے موضوع ہے (شامی) اور جب شفیع
بعوض یا بلا عوض دست بردار ہو پھر اوسی حق حاصل نہیں ہو سکتا اسلیے کہ اختیار سے تقریر
ضرر باطل ہوئی اور اس حق میں انتقال نہیں بلکہ اسقاط ہے والساقط لا یعاد ایسی ہی مخیرہ کا حکم ہے (شامی)
اور تقسیم زوجین بھی یہی حکم ہے (شامی) مگر حق رجعت کا حق باقی ہے اسلیے کہ یہ حق وقتاً فوقتاً
حادث ہوا کرتا ہے پس جو خود اسقاط حق موجود پر ہے حق حادث پر اوسکو کچھ اختیار باقی ہے
سے نفقات سے میراث سے سے ولاء شفعہ لھا ۔ ارش ان میں انتقال باطل ہے بعوض دوسر کو اس عوض یا اکا منتقل سکو پہنا

[illegible]

[illegible]

عوض ہو باطل ہے اسلیے کہ ان سب کا مدار نسب اور قرابت پر ہے اور وہ غیر مستقل بالمال نفقہ و خلع جائز ہے
اور معاوضہ لازم اور جب مال معین ومقرر ثابت ہو جاوے تو اوس مال کا مستقل کر دینا بعوضہ [illegible]
جائز ہے وظائف سلطانی اور تنخواہیں جو بلا خدمت رہا کیتا مال کرتی ہین [illegible] حق امامت [illegible] حق
خطبہ خوانی حق موذنی حق نکاح خوانی وغیرہ انکا انتقال اور معاوضہ بھی بشرط رضا سلطان
وشفقہ یا زبانی وغیرہ جائز ہے جیسا کہ تصریح کی اسکی شامی نے مسئلہ نزول وظائف مین اسناد حسنہ
اور دلائل مرجحہ سے حق تصنیف یہ مسئلہ بنا اور کثیر الشیوع ہے اور قول سلف الصالحین بایا نہین جاتا
مگر ہمارے نزدیک اسکا معاوضہ و انتقال صحیح ہے اور یہ شبہ کہ جب مصنف نے کتاب بیع یا ہبہ
کی تو مالک مشتری کو ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے مرتفع ہے بدین طور کہ مشتری کو اصل کتاب اور اوسکے پڑھنے
پڑھانے لکھنے [illegible] پر کامل اختیار ہے اور چھاپنا امر آخر ہے کتاب کی منافع بعد نقل منتقل ہو گئی اور قابل
عوض ہونا تسلیم ہے کہ جب ہمکو حق منع مسلم ہے پس اجازت دینا اوس حق کا انتقال ہے
اور انتقال مستلزم ہے عوض کو پس جب زید نے عمرو مصنف سے کہا کہ اگر تم [illegible] اور ہمارے تمام عالم
[illegible] کی چھپانے سے منع کرو تو ہم اسقدر مال دینگے اب یہ اجازت عمرو کی مخصوص زید کی نسبت
اور ممانعت اوسکی تمام عالم کی نسبت گویا اسباب فعل نہین ہے جو مستحق معاوضہ سمجھا جاوے اور یہ شبہ کہ
اس اجازت سے زید کو حق منع و اجازت کہاں سے پیدا ہوا صحیح نہین اسلیے کہ جب عمرو نے زید کو
اجازت اور اختیار تام دیا تو زید اپنے حق کی محافظت پر مختار ہے اور اسیطرح اوسی اپنے حق کو
چھوڑ دینے کا بعض یا کل مین اختیار ہے اور ظاہر ہے کہ حاجت اور ضرورت اسکی مخصوص با[illegible]
علوم کے اسطرح شدید ہے اور تعامل اسکا شائع اسلیے کہ ہر مصنف یا کسی امر کے موجد کو دو دقتین پیش
آتی ہین ۱ اگر نہ چھپوائی اور شائع نکرے تو بالکل محنت ضائع ہو اور خلق کو نفع نہ مل سکے
بخلاف سلف کے کہ عادت نقل و کتابت کی رکھتے تھے ۲ اگر چھپوائی اور غیر مقبول ہوئی تو نقصان
ظاہر ہے اور مقبول ہوئی تو دوسرے تاجر فوراً چھاپ لینگے اور وہ وقت کا رہا تھ [illegible] ہین کہ بعد
طبع اول طبع آخر سستی مین زیادہ ہوا کرتے ہین پس اس تجارت کو نقصان ہوگا اور منافع اسکی
ایجاد و اختراع [illegible] ضائع ہین [illegible] نہین [illegible] شریعت [illegible] نظر سے دیکھ
اور اگر کوئی شبہ عدم جواز پیدا بھی ہو سکے تو دلیل جواز کو ترجیح [illegible] فقط [illegible] نقض

نظم و نسق ملک و امانت سے متعلق ہے ۔ وسیونیت جسکو ربع ہند میں پنج سیلکی ؎۱۳ انعامات و احسانات کو
ہوی یہ قبل وعدہ یعنی جو وعدہ قبل قبض مملوک نہیں پس انکا پورا کرنا مستحسن اور وفا نالازم ہے
تھا اور جب خود صاحبہ کوئی شے نہیں تو انتقال بعوض کیسا اسیطرح مثال غنیمت جو دار الاسلام
میں نہیں آیا حکم عدم میں ہے اور جب دار الاسلام میں لایا گیا تو قبل تقسیم مملوک نہیں ؎۱۹ حق مرور ؎۲۰
تسییل ؎۲۱ حق شرب ؎۲۲ حق تعلی ؎۲۳ حق خدمت و ملازمی ؎۲۴ حقوق زمینداری انکی بیع جائز نہیں
ملیکہ اگر صرف حق ہے اور ملک دوسرے شخص کی ہے تو حق مجرد غیر مملوک ہے جسکا عوض نہیں
شامل ہے اور اگر ملک بھی ہے تو یہ منافع ہی اجارہ میں محسوب ہونگے ہان بتعاً یہ بیع جائز ہونگی جیسے
معمول لیا اب اوس مکان یا راستہ پر جو غیر مملوک ہیں اور اوس گھر کے رہنے والا ادھر سے چلتا تھا یا پانی
بہتا تھا یا مکان تو پانی لیتا تھا تو اس مشتری کو بھی یہی حقوق حاصل ہونگے یا کاٹھ ہی تھا اور اوپر کچھ بنا
ہے تو اب اوپر کا استثنا معہ حق علو جائز ہے اور اگر اوپر کچھ نہیں تو نہ استثنا جائز ہے نہ بیع تنبیہ عدم جواز سے
مطلب نہیں کہ یہ معاوضات حرام ہیں بلکہ اگر باہم ایسی معاوضات قرار پا جائیں تو معاوضہ حلال اور
سائر غیر لازم ہوگا اسلیے کہ محض وعدہ ہے تحقیق ان مسائل میں یہ ہے کہ جو فقہا نے حقوق مجردہ کو معاوضہ
جائز قرار دیا ہیں اوس سے وہ حقوق مراد ہیں جو مجرد ہیں ملک سے اور اونکے احکام کی تفصیل مذکور
ہے مگر یہ مسائل محتمل التاویل اور مختلف فیہ ہیں اور ارفق و اولی یہ ہے جو عاجز نے منضبط کیا اسلیے
عرف و حاجت و مطابقت اصول اسمیں زیادہ ہے واللہ اعلم صلح من وجہ بیع ہے اسلیے کہ بعد
انعقاد صلح دعوے ساقط اور عوض لازم ہو جاتا ہے اور عوض اگر مستحق نکلے تو بقدر استحقاق دعوے
کے ذمہ عائد ہوگا مثلاً زید نے صلح میں دو مکان دیے ایک مستحق نکلا اوسکی قیمت لوٹا کرے اور
بدل میں رویت اور تعیین اور تسلیم کے قدرت شرط ہے اور یہ کہ اموال ممنوعہ محرمہ سے نہو مگر مبدل
میں کوئی شرط نہیں اسلیے کہ وہ ساقط کیا جاتا ہے اور جب حقوق کی مقدار یا ثبوت میں اختلاف ہو تو
مقدار کم یا زیادہ دیا جائے عفو و احسان ہے مگر کسیکو واپسی کا حق نہیں اسلیے کہ مدعی گویا اپنا حق کم
کرتا ہے اور مدعا علیہ مال خرچ کرکے ذمہ پاک کرتا ہے اسصورت میں واپسی کیونکر ہو سکتی ہے مسئلہ
بدل مالی جس قسم کا ہو اوسی قسم کا عوض نلینا چاہیے تاکہ شبہ ربوا سے بچے مثلاً زید و عمرو نے ایک کھیت
میں گیہوں کا بویا اور صرف زید نے اوسکو کاٹا اب ایک مقدار غلہ پر صلح ہوئی تو گیہوں نقد ہوں یا قرض

؎ کسی راہ سے چلنے کا حق ۱۲ ؎ پانی بہانے کا حق ۱۲ ؎ پانی پینے کا حق ۱۲ ؎ کسی کی دیوار پر مکان وغیرہ بنانے اور رہنے کا حق ۱۲

لی جائین اور دوسری قسم کا غلہ نقد دینا جائز ہے ہاں اگر یہ کہا گیا کہ اسقدر لینگے باقی بیشی و کمی جانبین سے عفو و ساقط ہی تو بہت اچھا۔ نفقہ نہین حق تعلیم تو استاد و مرشد و والدین کا کسیطرح ساقط نہین ہوتا ہمیشہ واجب الادا ہیگا اسلیئے کہ یہ اللہ کے حقوق سے ہین جو لوگ انہیں اپنے لیئے بعض بندون کے طرف منسوب کردی مسئلہ اگر استاد یا باپ نے کہا کہ بیٹے تعظیم یا خدمت یا تو ہمین معاف کردی تو بھی ایسے فعلون مین جو حد تحقیر تک پہنچ جائین گنہگار ہوگا اور اگر صرف ترک خدمت کرے تو سعادت سے محروم رہیگا

تصرفات جائزہ

بعض وہ چیزین جنمین مالک کا اذن شرط نہین اسکی تین قسمین ہین ۱ وہ انتفاع جو نہ مقبوض ہین نہ مملوک جیسے چراغ کی روشنی عطر وغیرہ کی بو آگ کی گرمی کسی چیز کا تماشا کسی آواز کا سننا ۲ وہ جو باوجود مملوک و مقبوض ہونیکے بلحاظ انسانیت و مروت امتناع سے مستثنی ہین جیسے پانی آگ روزمرہ کی ضروری استعمال کی چیزین جنکا سوال عار و ممنوع ہو نہ انکا محمود ۳ وہ اشیاء مبتذلہ جو باعتبار اتحاد و مروت و روابط و قرابت کے بدون اجازت باہم مستعمل ہوا کرتے ہین اسمین اشیاء نفیس و خسیس کا اعتبار نہین بلکہ اس امر کا ظن غالب ہونا چاہیئے کہ باعتبار مراسم و عادت کے مالک برضا و رغبت جائز رکھیگا یا نہین یا مالک نے عموماً اجازت دیدی ہو غرضکہ بقدر ظن رضا و اجازت کے استعمال جائز ہوگا پہلی قسم مین مالک ہو نہ حق منع اور دوسری قسم مین باوجود ملک منع نکرنا چاہیئے ویمنعون الماعون آیت تیسری قسم مین اجازت عادی کا اعتبار ہے اور سہولت اور عرف کے لحاظ سے غلبہ ظن قائم مقام اجازت کے کیا گیا

فریب وہ امور جو اہل معاملہ کے اوس امید اور خیال کے منافی ہون جو انکو کسی قرینے یا بیان سے حاصل ہو مثلاً شہد آٹھ آنے سیر قرار پایا اور خریدار نے کہا کہ اسمین میل ہے بایع نے دوسرا شہد نکالا اور کہا اگر عمدہ منظور ہے تو روپیہ سیر لیجیے اس تقریر سے خریدار خالص ہونیکا خیال ہوگا یا تازی مٹھائی اوپر رکھی اور باسی تلی کر دی جس سے کل مٹھائی تازی نظر آتی ہے یہ سب امور داخل فریب ہین مگر جبکہ بوجہ ارزانی قیمت یا کمال رواج و شہرت یا ضرورت صناعت یا تجارت وغیرہ کسی قسم کا میل یا عیب کیا جائی اور بوقت استفسار خلاف بیانی نہو اور نہ خود یہ کہے کہ اسمین کچھ نقصان نہین اور نہ یہ کہے کہ مین اسکی خرابی سے خبردار نہین تو باعتبار عرف اور شہرت کے فریب نہوگا مشتری مطلع ہو یا نہو جیسے گوٹا اسمین ریشم بضرورت ہوتا ہے یا جڑاؤ زیور جسمین ٹانکا ضرور ہوتا ہے یا گیہون پیسنے کے لیے روٹی آبدار ہونیکے لیے ترکاریان سیراب رہنے کے لیے تر کرنا یا دودھ مین بوجہ ارزانی

رت یا نی ملانا یا شہد مین کوئی شے ملانا جبکہ عرف مین زیادہ نہو تو فریب نہین ہر کیونکہ ہر شخص اسکی
بت جانتا ہو اور قیمت خالص کے علیحدہ وگران ہو مگر جبکہ کنایۃً یا صراحۃً انکار کیا گیا یا خلاف کیا گیا
ریب وہ دروغگوئی سے خالی نہین یا جو چیزین اکثر ایک ہی صفت کی بکا کرتے ہین اوسکے خلاف بیچا
لیکر یکے تھان جو نئی بکا کرتے ہین اب کسی نے کچھ استعمال کرکے دہلوا کر بیچا یا رفو کرا کر بیچا فریب ہو
ن آمیزش یا فریب سے غرض اصلی یا وصف مقصودہ بدلجائے یا میل اصل مبیع یا عرف سے زیادہ ہو
یہ ہر نقصانات فریب بائع پر عائد ہونگے اگر مبیع بالکل بدلگیا ہے تو بیع باطل اور اگر کچھ ناقص
و خیار عیب حاصل ہوگا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور ایسی چیزونکی ملائی جو نقصان ہون بائع کے ذمے
ن بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ بائع نے عمداً فریب کیا مثلاً عرق بادیان کہ تام ہے کیوڑہ وغیرہ تیار ہی عرق
ل خراب دیا جس سے تمام دوا ناقص ہوگئی پس بائع کل دوا کی قیمت کا ذمہ دار ہے مگر وہ نقصان
ب اوس دوائی خراب شدہ کی استعمال سے پیدا ہو ذمہ بائع نہین ہے مگر وہ ہو سکے جو عرفا
یر وغیر معتبر ہون جیسے روئی کے ساتھ بنولہ یا گیہون کے ساتھ کچھ اور ناقص چیزین مٹی یا وہ اور جنس بیچنا
یت مشکل ہو معاف ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من غشنا فلیس منا رواہ مسلم
نے جس نے فریب کیا وہ ہم مین سے نہین ہے یعنے مسلمان کامل نہین ہے نعوذ باللہ منہا متفرقات
ا جس چیز کا تجزیہ خلاف مقصود یا خلاف عرف ہو جیسے دری - تھان - چادر - ظروف
یوانات وغیرہ انہین وصف کے اعتبار سے تب ثمن بیش یا کم ہوگا جب یون
ہاجائے کہ یہ برتن فی سیر ایک روپیہ یہ کپڑا فی گز آٹھ آنے کے حساب سے بیچا اور کل
مقدار ہے تا کہ مبیع مجہول نہ رہے اب اگر وہ برتن یا کپڑا تول ناپ مین کم و بیش ہو تو قیمت بھی
شابر ہو جائیگی مگر مشتری کو اختیار ہوگا کہ لے یا نہ اسلیے کہ کمی مین شاید مبیع خلاف مرضی ہو

[illegible] ایسی [illegible] بیع [illegible] شئی [illegible]

[illegible] ہاں [illegible] بیمار [illegible] بغیر [illegible]

[illegible] کا عیب [illegible]

[illegible] اور [illegible] نہیں ہے اور [illegible] نے [illegible]

[illegible] اور [illegible] فی [illegible]

[illegible] مقدار [illegible]

[illegible] پس اگر [illegible]

[illegible]

[illegible] مسئلہ [illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] مثلاً [illegible]

[illegible] اور [illegible] تحریر بیعنامہ وغیرہ [illegible] مشتری [illegible]

[illegible] اسی طرح [illegible]

[illegible] مساوات کا [illegible] جیسے اشارہ [illegible] بائع [illegible] مشتری کو [illegible]

[illegible] شخص وکیل [illegible] نکاح [illegible] متوسط اور [illegible]

[illegible] بیع [illegible] سکتا ہے [illegible] سکتا ہے [illegible] صغیر کے

[illegible] سب اختیارات حاصل ہیں (ہدایہ کتاب البیوع) مسئلہ زید کو بکر نے ایک مکان

[illegible] وکیل کیا اور عمرو نے ایک مکان بیچنے کا وکیل کیا اب زید عمرو کا مکان بکر کے ہاتھ نہیں [illegible]

[illegible] اقرار ہے اور [illegible] اسکے ذریعے سے باطل [illegible] ضرور ہے کہ بائع مال کا مالک یا وکیل

[illegible] جو مال کو [illegible] خیار عیب یا خیار رؤیت یا خیار پسند کی واپس کیا جائے

[illegible] مشتری [illegible] (عالمگیری) مگر جبکہ بائع نے [illegible] کر لیا ہو [illegible]

[illegible] مشتری ذمہ دار ہے اور جس جگہ کے لیے باربرداری

ضرور ہے وہ ادا [illegible] مقام [illegible] (شامی) یا جس مقام کا اقرار کیا گیا

[illegible] کے بیچ جائز ہے نہ اونکی ہلاک کرنے پر ضمان (عالمگیری)

[illegible] تا بی [illegible] ہے [illegible] ان میں [illegible]

ورسے یہ ملک مشتری کی [illegible] اگر [illegible] سے [illegible] جیسے دفینہ زمین [illegible]

[illegible] وہ مال [illegible] درسوتی سیپی میں نکلی

مال مشتری کا ہے کفایہ [illegible]

[illegible] کا مالک [illegible] اوس [illegible] مجبور کرنا [illegible] اسیطرح [illegible]

[illegible] کی بکھی ریشم کا [illegible] (خزانۃ المفتین) [illegible]

کھال [illegible] (قاضیخان) [illegible] وغیرہ [illegible]

[illegible] گوبر [illegible] (حاشیہ [illegible]) [illegible] اور [illegible]

[illegible] فتوی [illegible] حرام گوشت [illegible] جانور اور حشرات [illegible] میں [illegible] کیا [illegible]

[illegible] مطلقا جائز فرمایا اور [illegible] کہ اگر اوس سے دوا مقصود ہے تو جائز

[illegible] سے انتفاع جائز [illegible] (در مختار) میں [illegible]

[illegible] کہ [illegible] وغیرہ بلا کراہت جائز ہے اور [illegible] کا [illegible]

بوقت ضرورت [illegible] بلا کراہت جائز ہے تو اور جانور [illegible] قسم کا

[illegible] جائز [illegible] لباس وغیرہ جائز نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] سانپ وغیرہ [illegible]

عدم تعارض اور حاجت [illegible] منفعت [illegible] سکتی [illegible] اور اس [illegible]

[illegible] ثابت [illegible] عالمگیری [illegible] جانور [illegible]

[illegible]

مسجد مین نکالا اُس سے معلوم ہوا کہ سواے مواضع مخالفت کے اور صورتون مین ایسے شیؤن سے نفع منع نہین اور بصورت جواز نفع جواز بیع ظاہر ہے (۱۷) جس چیز کا علحدہ بیچنا منع ہے اوسکا استثنا بھی منع ہے جیسے پیٹ کا بچہ یا درخت بیچکر وہ پہل جو آیندہ نکلینگے نہ بیچا (مجلہ) (۱۸) کوئی چیز خریدکر ثمن ادا کرنے سے پہلے بایع کے ہاتھ کم پر بیچنا جائز نہین مگر جبکہ استعمال وغیرہ سے ایسا فرق آجاے جس سے قیمت کم ہو (۱۹) جو چیزین اصل غرض مبیع سے متعلق ہین جیسے کنجی قفل ہین یا جزو مبیع ہین جیسے جلد کتاب کی یا تابع مبیع ہین جیسے مکان کی کیلین یا گھوڑی کی لگام وغیرہ یہ سب چیزین مبیع کے ساتھ بے ذکر کئے بک جاتی ہین مگر جبکہ صراحتًا علحدہ کر لیے جائین یا عرف خلاف ہو اور جو شئے تبعًا داخل ہے ثمن اوسکے مقابلہ مین تقسیم نہوگا یعنے بیشی یا کمی سے قیمت بیش وکم نہوگی جیسے مکان بیچا اور کیلین اوکھاڑ لین اب ثمن کم نہوگا البتہ مشتری کو خیار حاصل ہے کہ پورے دام دے یا مکان پھیر دے اسلیے کہ یہ بمنزلہ وصف کے ہے اور وصف کے فوت ہونے سے خیار حاصل ہوتا ہے ثمن بیش وکم نہین ہوتا مسئلہ کھیتی زمین کی بیع مین اور پہل درخت کی بیع مین داخل نہین اور درخت زمین کے بیع مین داخل ہے (عالمگیری) ہر چند ان تینون چیزون مین معنی تابعیت کی موجود ہین اور مستقل قیمت رکھتی ہین مگر درخت کو زمین سے اتصال قرار ہے اور دوام سے جانب تابعیت غالب ہے اور پہل اور زراعت کو اتصال قرار نہین اسلیے وہ مستقل مقصود سمجھے گئے مسئلہ برگ زعفران اور گلاب اور وہ پتے جو پہل کی طرح عزیز و بکار آمد ہون پہل کے حکم مین داخل ہین (عالمگیری) (۱۹) صرف درخت بیچا جائے تو بایع کو حق ہے کہ فورًا اپنی زمین خالی کرالے اور خریدار درخت کاٹ لیجائے مگر برضاے جانبین درخت کا رہنا بھی جائز ہے لیکن اس شرط کو عقد مین داخل کرنا مفسد بیع ہے ضرور ہے کہ بیان کردیا جاے کہ درخت کہان سے کاٹا جائیگا ورنہ عرف پر حکم ہوگا لیکن جب کچھ تعیین نہوئی اور عرف پر عمل کرنے مین مضرت ہو مثلاً کسی دیوار کے گرنا وغیرہ کو زیادہ کھودنے سے نقصان ہے تو بقدر مضرت غیر معتبر ہوگا (عالمگیری) مثلاً ایک درخت بیچا گیا جو دیوار یا کسی دوسرے کھیت یا درخت کے قریب ہے اور عرف یہ ہے تا کہ بالکل جڑ نکال لیجاے اور اس صورت مین دیوار یا کھیت یا درخت یا کنوئین کا نقصان ہے تو اوسیقدر زمین کھودی جاے گی جس سے مضرت نہ پہنچے اور بصورت عدم ضرر بالکل کھودا جائیگا (۲۰) زمین بیچی تو کھیتی پکی ہو یا کچی زمین خالی کرالینے کا مشتری کو اختیار ہے اور یہی حکم ہے پھلون کا

ـ ـ ـ

۲۱ ثمر خام یا کچی کھیتی بیچنا جائز ہے اور اسکی تین صورتین ہین ۱ قبل ظہور (یعنی پھل ظاہر نہوا ہو) ۲ بعد ظہور پکنے سے پہلے ۳ جب پکنا شروع ہو پس شکل اول مین باتفاق بیع ناجائز ہے اسلیے کہ بیع معدوم ہے اگر اس قسم کی پھل بیچا ہو تو کل باغ معہ زمین اجارہ پر دیدے اور مدت وہ معین کرے جسمین غالباً پھل پک جائین اس صورت مین کوئی مضائقہ نہین اور شکل دوم مین اگر کاٹ لینے کا وعدہ کیا تو باتفاق جائز ہے اور اگر یہ ٹھہرا کہ پکنے تک درخت پر پھل رہینگے تو اسمین جمہور عدم جواز کا حکم دیتے ہین مگر حلوائی اور فضلی نے جواز پر فتوی دیا ہے اور یہ استحسان مروی ہے محمد سے اور ترجیح دی اسی شامی نے اور فتوی نقل کیا عالمگیری نے اور ہدایہ و قاضیخان مین ہے کہ اگر اپنے حد تک پہنچ گئی ہون تو امام محمد رح کے نزدیک شرط ترک جائز ہے اور یہ اسلیے ہے کہ قلیل و معدوم کثیر و موجود کی تابع سمجھے جائینگے اور یہی حکم ہے گلاب کا اگرچہ وہ سکے پتے رفتہ رفتہ کھلا کرتے ہین کہا شامی نے کہ ہمارے زمانہ مین سخت ضرورت ہے اسکی اور روکنا آدمیو نکا عادت سے مشکل ہے لیکن ہمارے ملک مین یہ صورتین کہ ۱ صرف پھول آیا اور پھل بک گئے ۲ نہایت چھوٹے چھوٹے پھل بشرط ترک اسکی عدم جواز مین کوئی شبہ نہین ہان اگر چھوٹے پھل بیچکر بائع بخوشی یہ کہدے کہ جو پھل اور پیدا ہون یا جو بڑھا نہین آئے وہ مینے تمکو عفو کیا یا تا پختگی اثمار قطع نکرو تو باتفاق جائز ہے اور اگر بعد ظہور اثمار بیع واقع ہوئے اور باقرار صریح یا بمقتضائے عرف یہ قرار پایا کہ پکنے تک پھل درخت پر رہینگے اور مشتری پھلون کی محافظت وغیرہ کے لیے درختون پر قبضہ رکھیگا تو اسکے جواز مین اختلاف ہے جیسا کہ ابھی مذکور ہوا اور شکل سوم مین باتفاق بیع جائز ہے ۲۲ زید نے ایک شئی خریدی اور قبضہ کر لیا اور قبل ادائے قیمت مر گیا اور سوائے اس شئی کے اور مال نہین تو بائع اور دوسرے قرضخواہ برابر ہین (مجلہ) اور اگر بائع نے مبیع نہین دیا اور ثمن وصول کر لیا اور مر گیا تو مبیع مخصوص حق مشتری ہے دوسرے قرضخواہ اسمین شریک نہین ہو سکتے کیونکہ مبیع معین و موجود ہے اور ثمن غیر معین ہے اور ذمہ پر ثابت (مجلہ) ۲۳ ایجاب و قبول کسی خاص طریقے سے قرار دینا موجب فساد بیع ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں تھا کہ مال بیچا یا پھر بائع نے بجائے قبول کے مال مشتری کی طرف پھینکدیا یا مشتری نے اوپر کنکری پھینکدی یا ہاتھ رکھدیا ایسی بیع اس زمانے میں دوسرے ہمارے ملک میں جاری ہین یہ بسبب منع ہین اسلیے کہ انمین انکار یا نزاع کا احتمال باقی ہے ۲۴ جو مال ریل یا ڈاک وغیرہ پر بھیجا جاسکے وہ مرسل الیہ کے سپرد ہونے تک بھیجنے والا ذمہ دار ہے جیسے حوالہ کہ محتال الیہ بغیر قبض حوالہ نہین کر سکتا

ف ۲۱ بیع ثمر و زراعت خام ف ۲۲ مشتری کا بیع چھوڑ کر مر جانا مرسے و ۲۳ ایجاب و قبول بطور خاص ہو ف ۲۴ ریل یا ڈاک مین مال کسکی ذمہ داری مین ہو ف ۲۵ یعنے جب پھل پکنے لگی ۱۲

[illegible] ہوگا اور اگر مرتہن کے حکم یا ذمہ داری سے بیچا
[illegible] اگر [illegible] ایا اسکے ہاتھ وغیرہ آمر کردیا
[illegible] ہو گیا پھر مشتری نے اپنی [illegible] اور کچھ جواب دیا اور شفاعت
[illegible] اگر بائع [illegible] اچھی قیمت پر بیچ ڈالی تو یہ بیع
[illegible] ہوگا اور اگر مشتری [illegible] تو بیع نافذ ہوگی [illegible]
خریدار اول کیطرف رجوع کریگا پھر اگر مشتری مدعی ہوا اور بیع جائز نہ رکھی اور مبیع لی واپس
[illegible] بائع جوابدہ ہوگا کیونکہ یہ نقصان اوسیکے بیع اور اسکی بدعہدی سے ہوا ہے [illegible]
[illegible] مستحق نکلے تو مستاجر و مشتری اجیر و بائع پر رجوع کرسکتا ہو اور صاحب حق کو باز رہ
[illegible] اگر زمین پر مکان بنالیا یا باغ لگایا اور وہ زمین مستحق نکلے پس اگر بائع [illegible]
اوس سے [illegible] مدعی گر اگر زمین صاحب حق کو دیدیا [illegible]
روایت کی ہے [illegible] کا بھی یہی قول ہے کہ خریدار [illegible] نقصان یا
دیکر اپنا نقصان بھرلے اور اگر لکڑی وغیرہ اپنی [illegible] تو بائع [illegible] زمین کی قیمت
[illegible] مشتری نے جو مال لگایا
[illegible] نقصان ذمہ بائع رہو [illegible] اون [illegible]
سے متعلق ہوگا چنانچہ فقہا فرماتے ہین کہ اگر ایسی چیز [illegible]
طعام بعد کہانے یا پکانے اور کپڑا بعد قطع کر [illegible] قیمت اسکی ذمہ مشتری ہے اور حق مشتری
پس اسصورت مین ہر چند مبیع قابل رد ہو مگر جو چیز مبیع سے متصل ہوگئی یعنے مزدوری [illegible]
میں نقصان اسکا ذمہ بائع ہے [illegible] مال ہے اگر کافر غالب ہون تو [illegible]
وہ [illegible] کسی کے ہاتھ بیچین اور یہ خریدار دارالاسلام میں [illegible] اور وہ [illegible] سے کفار
[illegible] قیمت خرید مشتری سے [illegible] شرح [illegible]
[illegible] یا جبر [illegible] ناجائز [illegible] سے [illegible] جبر
[illegible] اور مشتری مالک اور انتقال
[illegible] کہ [illegible] ہوگا [illegible]

[illegible]

بیع اور وہ اشیاء جنمیں [illegible] کی رضا مندی [illegible] اور ان کی قرض [illegible] اثنین
وہ مال ہوا [illegible] قیمت [illegible] کسی معاوضہ
[illegible]
واپس کرے [illegible] استفسار [illegible] قرض لے تو
[illegible] ضمان عرض [illegible] الا یہ
[illegible] اور قیمت [illegible] کا استفادہ اور [illegible] صحیح نہیں البتہ اگر
بطور بیع یا ہبہ یا عوض [illegible] مستحق [illegible] مسلمان شراب یا
بیچے تو اوسکا مال کسی معاوضہ میں لینا جائز نہیں اسلئے کہ یہ چیزیں اوسکی ہی نہیں مال نہیں
اگر بایع اوسکا کافر ہو تو جائز ہے مگر [illegible] بیع [illegible] یا رشوت یا [illegible] کفار جمع کریں اوسکا
لینا بیس شراب فروش ہندو سے روپیہ [illegible] کر لینا جائز اور مسلمان ہو تو منع ہے [illegible] دکاندار
بلا تعیین قیمت خریدنا یا یہ کہ برابر سودا لیا جاوے اور بوقت حساب قیمت جوڑی جاوے [illegible]
اگرچہ منع واقع ہو کیونکہ شرط بیع یعنی تعیین ثمن [illegible] مفقود ہے [illegible] اگر وہ چیزیں مثلی یا
متقارب ہوں اور بطور قرض لیجاویں تو مضائقہ نہیں مگر یوں اوسی چیز کی مثل [illegible]
ہے اور بایع کو کسی قسم کا عذر نہیں پہنچ سکتا اور بعد حساب بطور بیع [illegible] قیمت [illegible]
تو مضائقہ نہیں مگر اسمیں ضرور ہے کہ [illegible] اشیاء ایسی ہوں جنمیں قرض [illegible]
شخص جانتے ہوں کہ قرض لیا [illegible]
[illegible] کا آٹا دو ہفتہ [illegible] کے حساب [illegible] جائز ہے [illegible] بوقت خرید [illegible]
ہے اسصورت میں وزن [illegible] کی بھی ضرورت نہ ہوگی اسلئے کہ [illegible] وزن سے نہیں لیا گیا [illegible]
[illegible] شرط ہے کہ جب باعتبار کیل [illegible] مشتری یا [illegible]
اور بائع [illegible] اور اگر اشارہ سے [illegible]
ضرورت [illegible] گیہوں [illegible]
[illegible] بسم اللہ [illegible] کریں [illegible]

بیع ناجائز ہو (عالمگیری) ۳۴ نقد اور دین کی قیمت مین تفاوت جائز ہے مگر اسطرح بیچنا کہ
نقد دو گے تو دس روپیہ اور قرض لو گے تو پندرہ روپیہ قیمت ہے اور خریدار نے کچھ تصفیہ نہین کیا اور معا
ہو گیا جائز نہین اور اگر ایک قیمت معین ہو گئی تو جائز ہے زید نے بکر کے ہاتھ ایک مال وسکو بیچا
قبل وعدہ ثمن مانگا بکر نے کہا آٹھ روپیہ کو تو اسیوقت دیدون یہ کمی ابرا ہے اور صحیح ایسی ہے
بکر سے ایک کتاب کی تحریر کا فی جز ۴ اجرت پر فیصلہ کر لیا پھر بکر سے اجرت قبل وقت مانگی
کہا کہ اگر ۳ جز کے حساب سے راضی ہو تو کیا مضائقہ اور زید راضی ہو گیا یہ بھی جائز ہے ۳۵
غلہ فروش چھکڑے غلے کے بدین شرط مول لیتے ہین کہ غلہ آخر بازار تک بکا کرے اور آخر قیمت
معتبر ہو اور سیر مشتری اول کا نفع مرتب کیا جاتا ہے مثلاً زید ایک چھکڑا غلے کا لایا اور عمرو نے
چھکڑا ہمنے اس شرط پر مول لیا کہ جس نرخ سے غلہ تمہارا بازار مین بکے گا اوس سے آدھ سیر
نے روپیہ ہم زیادہ لینگے اور جسقدر شام تک بکیگا وہی وزن خریدار تمکو وضع دیا جائیگا اور
بھی تولکر بحساب مذکور ہم لینگے یہ بیع بوجہ جہل مبیع و ثمن ناجائز ہے اور اگر نرخ معین کر لیں
کے وقت بائع و مشتری اول یا انکا وکیل موجود رہین تاکہ ایک ہی وزن و قبضہ پہلے بنسبت مشتری اول
مشتری ثانی ثابت و منتقل ہوتا جاوے تو مضائقہ نہین البتہ اگر بائع اول نے مقدار غلے کے بیان
کل کی لازم نہو گی ۳۶ جب چیز مین ذمہ داری نہین اوسکا نفع حرام ہے لاربح ما لا یضمن ۳۷
کرنے سے پہلے بائع کے پاس مبیع ہلاک ہوا تو بیع فسخ ہو جائیگی (عقود الدریہ) اور اگر بائع خود ہلاک
تو قیمت عائد ہو گی ۳۸ مشتری کی موت سے مدت ادائے ثمن باطل ہو جاتی ہے اور بائع
سے باطل نہین ہوتی مسئلہ زید نے عمرو سے ایک مکان بوعدہ در ماہ خریدکر ایک مہینے
مر گیا اب عمرو زید کے ورثا سے روپیہ فوراً لے سکتا ہے اور اگر عمرو مر گیا تو اوسکے ورثا زید سے نہیں
(عقود الدریہ) ۳۹ زید نے زمین بیچکر اپنا درخت کاٹ لیا مگر کچھ جڑ باقی رہگئی بعد چندے
ہوئی یہ مال مشتری کا ہے اسلیے کہ جڑ بحسب رضائے بائع رہی تھی ورنہ تسلیم کامل و تفریغ
نہوتی ۴۰ زید نے کسی تاجر سے ایک درجن چاقو کسی خاص قسم کی خریدے اور قیمت کا
اگر اوس قسم و نمبر کے قیمت عاقدین کو خوب معلوم ہے یہانتک کہ ایک دوسرے سے
بھی نہین کر سکتا تو بیع جائز ورنہ فاسد ہے ۴۱ زید نے بکر سے ایک بار طے کر لیا کہ فلا

قسم کی کاغذات اس قیمت پر چھاپ دیا کرونگا اور برابر کاغذ چھپوائی جاتے ہین اور کچھ گفتگو قیمت
درمیان مین نہین آتی اس صورت مین کاغذات معینہ کی بیع جائز باقی فاسد ہے مگر معینہ سے وہ
کاغذ مراد ہین جو اون دونو نکی نزدیک ایک ہی قیمت کے ہین اگرچہ عبارت وغیرہ بیش و کم ہو
سو اسلیے یہ تغیر معتبر ہے جس کا اثر قیمت پہ پہنچے ورنہ نہ مسئلہ ۱۴۲ زید نے بکر سے ایک چیز خریدی
یہ قرار پایا کہ جو قیمت بازار ہوگی یا جو بایع مانگیگا یا جو مشتری دیگا یا جو فلان شخص معین کرے
یا جو بیجک مین لکھا ہوگا دیا جائیگا بیع فاسد ہے مسئلہ ۱۴۳ زید نے بکر سے اس شرط پر مال خریدا
اگر قیمت بازار سے گران ہوگی تو قیمت کم یا مبیع واپس کردونگا بیع فاسد ہے مسئلہ ۱۴۴ زید نے
ایک چاقو کی قیمت ایک روپیہ لگائی اور مالک نے دو روپیہ مانگے پھر زید یہ کہتا ہوا لیگیا کہ
ایک ہی روپیہ دونگا اور بایع مزاحم نہوا اگر کہتا رہا کہ مین دو ہی روپیے لونگا اس صورت مین رضا
ثابت اور بیع جائز اور ایک ہی روپیہ واجب ہے آیسی ہی اگر مزدور سے اختلاف رہا اور کام تمام
تو وہی اجرت جو آمر نے معین کی ملیگی غرضیکہ تسلیم معقود علیہ بایع و مزدور کے طرف سے دلیل رضا
مسئلہ ۱۴۵ زید نے بکر کو خط لکھا کہ فلان موضع مین ہزار روپیے کو بیچتا ہون بکر نے قبول کیا اور جواب
مگر وہ خط زید کو نملا یا خط نہ لکھا صرف اپنی جگہ پر قبول کرلیا بیع منعقد ہوگئی اسلیے کہ اثر قبول
مرتب ہوتا ہے جب دوسرا اوس سے مطلع ہو یہ قبول بمنزلہ نیت کے ہے مسئلہ ۱۴۶ زید نے بکر کے ہاتھ
اوس قسم کا مال بیچا جو اوسکی پاس منعقد موجود ہے اب زید نے بخوف ارزانی نرخ بکر سے وعدہ
کرا لیا کہ اس مقدار سے قیمت کم نکرنا یا بکر نے زید سے ایسا معاہدہ کرا لیا یا یہ قرار پایا کہ سوا تمہارے
کسی کے ہاتھ نہ بیچینگے یا فلان مدت تک یا فلان شہر مین نہ بیچینگے یہ سب شروط فاسد ہین اگر اصل عقد
مین داخل ہین تو بیع فاسد اور اگر بطور وعدہ ہین تو وفا دیانتًا واجب ہے نہ قضاءً مسئلہ ۱۴۷ زید نے
بکر کے ہاتھ بدین شرط مال بیچا کہ بکر اوس سے سو روپیہ ماہانہ یا سالانہ کا مال لیگا یا ہزار روپیہ
کا مال بدفعات لیگا تو اوسکی چند صورتین ہین ۱ یہ شرط داخل عقد ہے ۲ داخل نہین مگر
مال سب ایک قسم کا ہے جسمین حاجت قیمت و پسند جدید کی نہین ۳ مال مختلف اقسام کی ہین جنکی تعداد
و تعیین دشوار ہے اور یہ شرطین جو داخل عقد نہین کسی دوسرے غرض کی گئین یا کسی غرض پر مبنی ہین جیسے ارزانی
قیمت یا معاملہ قرض وغیرہ پس شکل اولی مین مطلقًا بیع فاسد ہے اور شکل دوم مین اگر یہ غرض

بیع ناجائز ہو (عالمگیری) ۳۴ نقد اور ادھار کی قیمت مین تفاوت جائز ہے مگر اسطرح بیچنا کہ
نقد دوگے تو دس روپیہ اور قرض لوگے تو پندرہ روپیہ قیمت ہے اور خریدار نے کچھ تصفیہ نہین کیا اور معاملہ
ہو گیا جائز نہین آور اگر ایک قیمت معین ہو گئی تو جائز ہے زید نے بکر کے ہاتھ ایک مال وسکو بیچ
قبل وعدہ ثمن مانگا بکر نے کہا آٹھ روپیہ کو تو اسیوقت دیدون یہ کمی ابرا ہے اور صحیح ہے ایسی ہی
بکر سے ایک کتاب کی تحریر کا فی جز ۴ اجرت پر فیصلہ کر لیا پھر بکر سے اجرت قبل وقت مانگی
کہا کہ اگر ۳ جز کے حساب سے راضی ہو تو کیا مضائقہ اور زید راضی ہو گیا یہ بھی جائز ہے ۳۵
غلہ فروش چھکڑے غلے کے بدین شرط مول لیتے ہین کہ غلہ آخر بازار تک بکا کرے اور آخر قیمت
معتبر ہو اور اوسپر مشتری اول کا نفع مرتب کیا جائے مثلاً زید ایک چھکڑا غلے کا لایا اور عمرو نے
چھکڑا ہمنے اس شرط پر مول لیا کہ جس نرخ سے غلہ تمہارا بازار مین بکے گا اوس سے آدھ سیر
نے روپیہ ہم زیادہ لینگے اور جسقدر شام تک بکیگا وہی وزن خریدار تمکو وضع دیا جائیگا اور
بھی تولکر بحساب مذکور ہم لینگے یہ بیع بوجہ جہل مبیع وثمن ناجائز ہے اور اگر نرخ معین کر لیں
کے وقت بائع ومشتری اول یا اونکے وکیل موجود رہین تاکہ ایک ہی وزن وقبضہ پہلے بنسبت مشتری اول
مشتری ثانی ثابت ومنتقل ہوتا جاے تو مضائقہ نہین البتہ اگر بائع اول نے مقدار غلے کے بیان
کل کی لازم نہو گی ۳۶ جس چیز مین ذمہ داری نہین اوسکا نفع حرام ہے لا ربح مالا یضمن ۳۷
کرنے سے پہلے بائع کے پاس مبیع ہلاک ہوا تو بیع فسخ ہو جائیگی (عقود الدریہ) اور اگر بائع خود ہلاک
تو قیمت عائد ہو گی ۳۸ مشتری کی موت سے مدت ادائے ثمن باطل ہو جاتی ہے اور بائع
سے باطل نہین ہوتی مسئلہ زید نے عمرو سے ایک مکان بوعدہ دو ماہ خریدا ایک مہینے
مر گیا اب عمرو زید کے ورثا سے روپیہ فوراً لے سکتا ہے اور اگر عمرو مر گیا تو اوسکے ورثا زید سے نہین
(عقود الدریہ) ۳۹ زید نے زمین بیچکر اپنا درخت کاٹ لیا مگر کچھ جڑ باقی رہگئی بعد چندے و
ہو گئی یہ مال مشتری کا ہے اسلیے کہ جڑ بحسب رضامندی بائع رہی تھی ورنہ تسلیم کامل و تفریغ
نہوتی ۴۰ زید نے کسی تاجر سے ایک درجن چاقو کسی خاص قسم کی خریدے اور قیمت کا
اگر اوس قسم و نمبر کے قیمت عاقدین کو خوب معلوم ہے یہانتک کہ ایک دوسرے سے
بیشی نہین کر سکتا تو بیع جائز ورنہ فاسد ہے ۴۱ زید نے بکر سے ایک بار سٹہ کر لیا کہ فلا

قسم کے کاغذات اس قیمت پر چھاپ دیا کرونگا اور برابر کاغذ چھپوائی جاتے ہین اور کچھ گفتگو قیمت درمیان نہین آتی اسصورتمین کاغذات معینہ کی بیع جائز باقی فاسد ہے مگر معینہ سے وہ سب کاغذ مراد ہین جو اون دونونکی نزدیک ایک ہی قیمت کے ہین اگرچہ عبارت وغیرہ بیش وکم یا مخالف ہو اسلیئے کہ یہ تغیر معتبر ہے جبکا اثر قیمت پہ پہنچے ورنہ نہ مسئلہ ۴۴۲ زید نے بکر سے ایک چیز خریدی اور یہ قرار پایا کہ جو قیمت بازار ہوگی یا جو بایع مانگیگا یا جو مشتری دیگا یا جو فلان شخص معین کردیگا یا جو بیچک مین لکھا ہوگا دیا جائیگا بیع فاسد ہے مسئلہ ۴۴۳ زید نے بکر سے اس شرط پر مال خریدا کہ اگر قیمت بازار سے گران ہوگی تو قیمت کم یا مبیع واپس کردونگا بیع فاسد ہے مسئلہ ۴۴۴ زید نے ایک چاقو کی قیمت ایک روپیہ لگائی اور مالک نے دو روپیہ مانگی پھر زید یہ کہتا ہوا لیگیا کہ مین ایک ہی روپیہ دونگا اور بایع مزاحم نہوا گو کہتا رہا کہ مین دو ہی روپئے لونگا اسصورتمین رضا حقیقی ثابت اور بیع جائز اور ایک ہی روپیہ واجب ہے ایسی ہی اگر مزدور سے اختلاف رہا اور کام تمام کیا تو وہی اجرت جو آمر نے معین کی ملیگی غرضکہ تسلیم معقود علیہ بایع و مزدور کیطرف سے دلیل رضا ہے مسئلہ ۴۴۵ زید نے بکر کو خط لکھا کہ فلان شے مین ہزار روپئے کو بیچتا ہون بکر نے قبول کیا اور جواب لکھا مگر وہ خط زید کو نملا یا خط نہ لکھا صرف اپنی جگہ پر قبول کرلیا بیع منعقد ہوگئی اسلیئے کہ اثر قبول کا مرتب ہوتا ہے جب دوسرا اوس سے مطلع ہو یہ قبول بمنزلہ نیت کے ہے مسئلہ ۴۴۶ زید نے بکر کے ہاتھ اوس قسم کا مال بیچا جو اوسکی پاس بتعداد موجود ہے اب زید نے بخوف ارزانی نرخ بکر سے وعدہ لیا کہ اس مقدار سے قیمت کم نکرنا یا بکر نے زید سے ایسا معاہدہ کرالیا یا یہ قرار پایا کہ سوائے تمہارے اور کے ہاتھ نہ بیچینگے یا فلان مدت تک یا فلان شہر مین نہ بیچینگے یہ سب شروط فاسد ہین اگر اصل بیع مین داخل ہین تو بیع فاسد اور اگر بطور وعدہ ہین تو وفا دیانتًا واجب ہے نہ قضاءً مسئلہ ۴۴۷ زید نے بکر کے ہاتھ بدین شرط مال بیچا کہ بکر اوس سے سو روپیہ ماہانہ یا سالانہ کا مال لیگا یا ہزار روپئے کا مال بدفعات لیگا تو اوسکی چند صورتین ہین ۱ یہ شرط داخل عقد ہے ۲ داخل نہین مگر مال سب ایک قسم کا ہے جسمین حاجت قیمت و پسند جدید کی نہین ۳ مال مختلف اقسام کا ہے جنکی تعین و تعیین دشوار ہے اور یہ شرطین جداہ بدون کسی دوسرے غرضکے کی گئین یا کسی غرض پر مبنی ہین جیسے ارزانی قیمت یا معاملہ قرض وغیرہ پس شکل اولین مطلقًا بیع فاسد ہے اور شکل دوم مین اگر یہ غرض

شرط ہی تو وعدہ ہی اور کسی وجہ سے شرط ہی تو شرط معلق ہی اور واجب التعمیل اور شکل سوم
مین ہی سوال وعدہ ہی اسلیے کہ شرط معلق نا واجب العمل ہے اور امر مجہول کی تعمیل غیر ممکن اور
وجوب امر مشکوک الوجود کا تکلیف ما لا یطاق ہی اور یہ تکلیف مرتفع ہی اگر ایسا معاملہ یون ہو جاوے
کہ اوسکی قیمت و قسم و مقدار مبیع و ثمن معین ہو جاوے پہر مشتری مدت معین مین باقساط معینہ
لیا کرے تو حسب معاہدہ بیع مضائقہ نہین مثلا زید نے عمرو سے ایک کتاب کی ہزار جلد خرید
کی جو بالفعل تیار نہین پس بعد تیاری بیع بطور شرط معلق لازم ہوگی ۔ مثلا عادت ہی
مستعمل چیز وزنی کو (یعنی بعد قبض کچھ زیادہ لینا) اور عمدہ اموال مین دستوری لیا کرتے ہی
پس یہ اگر عاقدین مین مشروط یا مشہور و معلوم اور تعداد معین ہی تو گویا جزو مبیع ہی اور دستوری جزو ثمن
ہی یعنی فی روپیہ ایک آنہ دستوری ٹھہری تو جب زید نے سولہ روپیہ کا مال لیا یہ سمجھا گیا کہ پندرہ
کا ثمن قرار پایا تھا اور اگر یہ قرار پایا دوسرے معمولی قرائن سے معلوم ہے تو اگر بایع
بہ مقدار یا بطور افزونی مبیع و کمی ثمن ... ظاہر ہی مگر بعد ان شرط ایسی گفتگو دلنے
سوال ... نہ ... لیکن جبکہ بایع مشتری راضی ہین جبکہ ایسی تو بیع صحیح و لازم ہوگی
اسلیے کہ بعد ایجاب و قبول کسی نزاع اور شرط کا اثر مرتب نہین ہوتا ۔ جن چیزونکی ناپ
تول یا شمار مین زیادتی یا اصطلاح عام معروف ہی وہ چیزین اوسی حساب سے بکتین گی
خربزہ جسکی پنسیری چہہ سیر کی سمجھی جاتی ہے یا آم جسکا سیکڑہ کہین ایک سو اٹھائیس کہین ایک سو پچیس
بیچکا سمجھا جاتا ہی لیکن جسکی مقدار افزونی معین نہو جیسے گوشت جو ہمیشہ جھکتا ہوا بکتا
ہی ایسی چیزین تو بیشک زیادہ کی نسبت مشتری کو دعوی کرنا بیجا ظلم ہے خواہ ... ال
بایع اگر اپنی رضا سے دے تو اوسکو اختیار ہی لیکن عالی ہمت محتاط انسان کو کیا ضرور
کہ مقدار قرار داد سے زیادہ لے اور یہ گمان کرے کہ بایع کچھ کم تولتے ہین اسلیے زیادہ لیا جاتا ہی کچھ
نقص ہے اسلیے کہ لا یقین کی ... کیونکہ جو قوم مقدار کی کے معلوم نہین ہو سکتا جانور حرام ہو
اوسکی ہڈی یا اور اوسکا چمڑا اگر ذبح کر لیا ہو تو اوسکا گوشت چربی بیچنا جائز ہے سو
آدھے اور ... کے مثلا زید سے گوشت ۲ سیر مول لیا اور موضع قطع
معین نکیا تو بیع فاسد ہے مگر جبکہ قبل قطع تعیین ہو جائے تو صحیح ہوگی اور بعد قطع از سر نو

میں مضائقہ نہیں اور اگر مشتری چاہے کہ تھان میں سے خریدے مقام معین کرے یا نہ کرے بیع صحیح ہے اسلیے
کہ شیرنی سب ایک قسم کی ہوتی ہے اور گوشت متفاوت اگر کپڑا السالم جانب قطع نہ معین کیا تو
بیع باعتبار عرف صحیح ہوگی اسلیے کہ تھان کے دو کنارے ہوتے ہیں ایک نہایت عمدہ اور دوسرا اوس سے
کم اور عرفاً اسی طرف سے کپڑا اوتارا جاتا ہے پس جانب قطع معلوم ہوئی ۵۳ زید نے تھان یا ایک ٹکڑا
گز کے حساب سے مول لیا اب کنارہ تھان کا بلا قیمت زید کو لینا چاہیے اسلیے کہ عرف یہی ہے کہ تھان
کے کنارے کی قیمت نہیں ہوتی مگر جن کپڑوں میں ایسا عرف نہو اوس میں بائع کو نہ دینے اور قیمت زیادہ
لینے کا اختیار ہے ۵۴ باپ اور بعد اوسکے دادا یا وہ شخص جو نابالغ کا ولی قرار دیا جاوے اوسکی
طرف سے خرید و فروخت کر سکتا ہے جبکہ نابالغ کو حاجت ہو یا کھلا نفع ہو اور خود بھی یہ لوگ
یتیم کا مال خرید سکتے ہیں جبکہ غبن فاحش نہو اور اپنا مال بھی یتیم کے لیے خرید سکتے ہیں جبکہ صغیر کی
حاجت یا منفعت ہو البتہ اگر باپ بدچلن اور فاسق ہے تو بخوف اضرار و خیانت نہیں جائز ہے
(عالمگیری) یتیم کے مال اور ذات کی نگرانی اور خیرخواہی اولیا پر لازم اور جملہ مسلمانوں کے لیے
موجب حسنات ہے جب آدمی کسی یتیم کا ولی ہو تو نہایت احتیاط و انصاف و خدا ترسی سے معاملہ کرے
اور اوسکا مال ناحق نہ خود کھاوے نہ ضائع ہونے دے ۵۵ جب کوئی چیز مثلی واجب الادا ہو تو قیمت
دینا جائز نہیں مثلاً زید نے عمرو سے ایک سیر روپیہ کو یا بعوض دس من گیہوں کو خریدا یا گھی یا شکر
یا غلہ اوسکا غصب کر لیا اب روپیہ یا گیہوں یا گھی یا شکر یا غلہ دینا چاہیے مگر جبکہ وہ شے معدوم ہوجاوے
جیسے شکر ملنی ہو تو قیمت پر فیصلہ ہوسکتا ہے ۵۶ زید نے ہندوستان میں ایک کتاب چار روپے کو
بیچی اور روم میں مشتری سے تقاضہ ہوا کہ چار روپیوں کی قیمت لیلو اب قیمت باعتبار مکان و زمان
بیع واجب ہوگی پس اگر ہندوستان میں چار روپے کا سو ماشہ سونا اوس دن ملتا ہے تو وہی
سو ماشہ ملیگا نہ بیش و کم (شامی) ۵۷ زید نے مال بیچکر یہ شرط کی کہ اسکی قیمت کے روپے کے عوض
مجکو فلاں مال دیگا جو مال معلوم ہے یا مجہول شرط فاسد ہے اگر داخل عقد ہے اور بعد ختم بیع قیمت قرار
دادہ لازم ہوگی ۵۸ اگر دونوں نے تمسخر اور ہزل میں بیع کی منعقد نہوگی اور نکاح اور طلاق
اور عتاق ہو جاویگا ۵۹ مدیون نے کوئی مال دائن کے پاس بھیجا کہ بقیمت بازار مجرا لے
حساب کر لو اور قیمت دونوں کو معلوم ہو تو بیع جائز ہوگی ورنہ نہ (شامی ۶۰ ہندی او

تمسک اور شی آگرا اور برات منطانی اور وہ حصص جیسا ضمین کے دفتر مین مرقوم اور خزائن سے محصول ہوتے ہین انکا بیچنا جائز نہین اسلیے کہ یہ خود مال متقوم نہین اور اصل روپیہ مقبوض ہے نہ مقدور التسلیم اور وظائف وغیرہ مین اگر بیع حق آئندہ کی کئی یعنے اسقدر روپیہ جو دیدو آئندہ سے تم لیا کرنا تو یہ حقوق ابھی خود موجود نہین وقتاً فوقتاً حادث ہوتے جائینگے اور اگر کچھ روپیہ پا چکا ہو اوسکا بیچنا بیع دین ہے اور بیع دین کو مدیون ہی کی بابت جائز ہے (شامی) ۱۲۱ زید نے بکر سے کچھ روپیہ لیکر بکر کو متعلقین وظائف کے سامنے پیش کیا اور سفارش کی کہ آئندہ سے یہ پایا کرے مین دست بردار ہوا اور حاکم نے منظور کر لیا اسصورت مین زید نے جو کچھ بکر سے لیا وہ بطور وعدہ وجزاء احسان ہے نہ قیمت بخلاف اسکے کہ زید نے عمر کے ہاتھ ایک شے بیچی اور کہا کہ بیع بکر کے پاس ہے تم اوس سے لیلو اور بکر نے دیا اور عمرو نے اوس سے لینا منظور کر لیا تو یہ بیع صحیح ہوئی مگر اصل ذمہ داری زید پر ہے کیونکہ یہان حق یعنے مبیع موجود و ثابت ہے اور وظائف مین مفقود اور حادث ۱۲۲ زید نے ہزار کا مال بدین طور خرید اکہ فی ماہ دو سو روپیہ کا دینگے اگر کل مال موجود ہے اور شرط اقساط صلب عقد مین داخل نہین تو سب مال بک گیا اور شرط کا اثر بیع کی حیثیت سے کچھ نہ پڑیگا اور اگر مال موجود نہین تو یہ وعدہ بیع ہے البتہ یہ شرط کہ بائع ضرورتاً قرض دیگا وعدہ محض ہے اور یہ وعدہ کہ کسقدر روپیہ مشتری کا پیشگی رہیگا بحیثیت بیعانہ صحیح ہے ۱۲۳ وہ معاملات جنکو جواز اور عدم جواز دونو کی تاویل ہو سکتی ہے اور کسیطرف نص صریح نہ نکلے اور فساد کا خوف نہو بلکہ اگر ابتلاء عام اور ضرورت شدید ہو تو جواز کی تاویل اولی ہے اسلیے کہ اسصورت مین عموماً مسلمان مبتلا ہے بچین گے اور فعل اونکی اتباع شرع سے متبرک ہو جائیگا اور خلاف شرع امور کا رواج دفعۃً اوٹھ جائیگا اور ممانعت مقام اشتباہ مین اگرچہ احوط ہے مگر حرج اور معاملات کو انسداد اور عموماً فسق کا دفع اوس سے بھی زیادہ مناسب ہے قیس پر اصیسری نوٹ مین اگرچہ ضرورت ہے مگر نص غیر مانع وال ہے اور منافع رہن کی اجازت مین سود خواری کا انسداد اور اشاعت فساد ہے لہذا انکی اجازت نہین ہو سکتی اور جواز ہنڈی و اجارۂ اشجار و معاملات متعلقہ شروط معلقہ وغیرہا کی نہ نص مخالف ہے نہ کوئی فساد بلکہ ترک انکا مشکل اور معاملات مین مخل اور موجب تفسیق عام ہے لہذا تاویل جواز بہتر ہے اور صاحب منتخب مختار الافتقی [illegible] نے تصریح کر دی ہے کہ معاملات

۱۲۱ حقوق اور وظائف کا بیچنا

۱۲۲ شرط خرید باقساط و دفعات

۱۲۳ معاملات بیع مین تاویل جواز اولی ہے

مین حکم جواز مختار و اولی ہو ممانعت سہو و اصح رہی کہ فی الحال تاجر و نکین قسم قسم کے معاملات ہوا
کرتے ہین جنکی وجہ سے تجارت اور منفعت کی کثرت اور ہر قسم کی آسانی و وسعت حاصل ہے مثلاً
۱ اس مال کی قیمت نقد دیجائیگی مالک کو کوئی مال برضا ہو جا نہین لیا جائیگا قیمت و قسم مال معلوم
ہو یا نہو) یا کوئی کام اسکی عوض کر الینگے ۲ ہمسے قیمت بنرخ بازار لیلیا کرو ہر بار گفتگو کی حاجت نہین
۳ مدت ادای ثمن بیان نکی اور نہ قرائن و عادت سے معلوم ہے ۴ بیچکر قبل قبض مال بعد الاثمن
مال کا مبادلہ مال سے ہو خواہ زیادہ بیان کافی ہے ایک یا دونو مال موجود و تیار نہ تھی ۵ زید زید سے بذریعہ
فہرست الیسا مال منگایا جسکا نمونہ یا نشان کارخانہ و تمیز و تعین قیمت نہیں ہے مگر وہ مال بدون تفاوت
صنا عان وغیرہ مساوی قیمت پر بکا کرتا تھا بکرنے روانہ کر دیا ۶ فلان قسم کا مال ہمکو کہین سے منگا
جسقدر ہوگا ہم خرید لینگے ۷ اگر تم خرید و تو ہم منگا دین یا تیار کرا دین ۸ یہ مال ہم اس قیمت پر
خرید لینگے یا اسقدر مال ماہانہ خرید اکرینگے ۹ ہمسے اسقدر مال بیچا تین مہینے مین ادا کر دینگے ۱۰ یہ مال اس
قیمت سے لو یا فلان وقت سے پہلے آیا ہمارے مال بک جانی تک کسی اور کو ہاتھ نہ بیچنا کیونکہ آئین
ہمارا نقصان ہے ۱۱ اگر ہمسے قیمت زیادہ لوگے یا اسکی قیمت کم کروگے تو ہم تمسے نقصان لینگے غرضکہ یہ
سب معاملات من حیث بیع ناجائز ہین اسلیے کہ اول مین تسلیم ثمن عقد ثانی پر موقوف ہو اور دوسری
مین ثمن مجہول اور تیسرے مین مدت ادا غیر معین اور چوتھے مین تصرف قبل قبض اور پانچوین مین ربا
نسیئہ اور چھٹے مین مبیع یا ثمن غیر معین اور ساتوین مین مبیع غیر مقدور ہے آٹھوین مین
مبیع غیر مقدور التسلیم ہے اور نوین مین خرید کا وعدہ ہے اور دسوین مین مبیع ثمن سے مؤجل ہے
اور گیارہوین بارہوین مین الزام ضرر ہے کیونکہ بایع اپنی مالک بیچنے مین بعض امور کا پابند ہوتا
اور اسکی ملکیت ناقص آتی ہے مگر جبکہ یہ معاملات صلب عقد مین داخل نکیے جائین اور کوئی
امر فساد شرع نہو جیسا کہ شکل ۲ و ۳ مین تو اگر اونمین محض جہالت ہو جیسے شکل اولین یا ضمان
سے الزام ضرر ہے جیسا کہ شکل ۱۱ و ۱۲ مین تو وعدہ ہو اور وفا کرنا عند اللہ واجب ہو ورنہ شروط
ملغی ہے اور قضا ئر لازم الضرر یزال و المسلمون عند شروطہم جب کسی نے یہ معاہدہ کیے تو
وہ پورے کرے یا نکرے کوئی الزام من حیث بیع نہوگا **تبرعات** یعنے بلا معاوضہ
مال کسیکو کچھ دینا اسکی دو قسمین ہین اول محض احسان و مروت جیسے ہدیہ ہبہ دعوت عاریت

اور ہبہ … بھی باعتبار نیت و عمل کے ثواب ہو اور لینا دینا انکا عموماً جائز ہے مسلم ہو یا کافر فقیر
یا غنی … خواہ ضروری ہو جیسے زکوٰۃ - قربانی - فطرہ - نفقات واجبہ - نذر
… غنی کو انکا لینا نہ چاہیے اور جبتک حالت اضطرار نہو سوال
کرنا حرام ہے انکے احکام مختصر بیان کرتا ہوں ہبہ جسکو اپنا مال ہمیشہ کو لیے بلا عوض دینا اسمین
قبول شرط ہے اور جبتک قبضہ نہ پائے مالک نہیں ہوتا اور واہب کو ایسی ہبہ کا اختیار ہے مگر جبکہ فوت
… ہو گیا … مال ہلاک یا زیادہ ہو گیا جیسے مکان گر گیا یا خام بچہ مضبوط ہو گیا ہے جس حالت میں
موہوب لہ کا … رہا موہوب … وقت تک توقف لازم ہوگا مثلاً زید نے عمر کو ایک
… کپڑا … اور برتن … عمر نے کشتی پر مال لادا اور کپڑا پہنکر کسی مجمع یا بازار میں گیا برتن کسی
تقریب میں … جبتک وہ … کشتی چلے یا عمر بازار سے گھر میں واپس نہ آئے یا تقریب
تمام … ہوگی … جبکہ … ہبہ کا دیا گیا ہو تو وہ ہبہ بالعوض کہلائیگا اور بعد … کے ایک
قسم … زید نے بکر سے شرط کی کہ تو میرا فلان کام کر دے یا اپنی کسی حق سے دست
بردار … یہ مکان ہبہ کر دوں اگر بکر نے شرط پوری کی تو زید پر ہبہ لازم اور واپسی
… ہبہ کا پھیر لینا جائز اور مکروہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے العائد
فی ہبتہ کالکلب … موہوب کا خریدنا مکروہ ہے مگر جبکہ کمال یگانگت و اتحاد کی وجہ
… واہب … بالغرض حاجت روائی و اعانت موہوب لہ بنرخ مناسب
سوال … ہے … اقارب و احباب میں جنمیں کمال ربط کیوجہ
… اور ایک دوسرے کا مال بے تکلف مستعمل کیا کرتا ہو نہیں تو سوال ممنوع ہے
موہوبہ کا استعمال … اجازت اور انبساط کا نتیجہ اور موجب ازدیاد محبت
اور آنحضرت نے اکثر … خالص … کھانا وغیرہ طلب فرمایا ہے البتہ جبکہ ایسی لفظ بولے جائیں
سوال … صاف دلالت کرتے ہوں تو … حکم دیا جائیگا صدقہ واپس نہیں ہوسکتا
حدیث میں وارد ہے کہ خرچ کرنا اپنے نفس اور عیال اور ازواج پر بھی صدقہ ہے اور موجب اجر عظیم
غنی کو صدقہ لینا جائز نہیں سوال … محتاج کسب پر قادر ہو یا جسکو پاس ایکدن کی قوت موجود ہو
اوسے سوال حلال نہیں اور سائل جو کچھ مانگ کر جمع کرے وہ مال خبیث ہے دعا لگیر

عاریت اپنا مال جو چند روز کے لئے کسیکو مباح کر دینا کہ وہ نفع حاصل کرے پس یہ اجازت
اگر معین و موقت ہو تو شرط سے زیادہ تصرف نکرے ورنہ متعدی ماخوذ اور درصورت کسی نقصان کے
ضامن ہوگا اور غیر معین اور موقت نہ ہو تو جبتک مالک طلب نکرے استعمال جائز ہے اور دوسرے کو
بھی مستعار دیسکتا ہے اگر وہ شے اختلاف استعمال سے خراب نہو مالک کو ہر وقت اختیار ہے کہ اپنا مال
واپس لے اگر موقت ہو قبل وقت وعدہ خلافی ہو مگر آن جبکہ وہ ایسی ضرر رتون میں ہو جنکا ذکر ہے
مین کر زمین بغرض زراعت لی تھی اور کھیت ابھی تیار نہیں تو وہ مال یا زمین باجرت مثل
وقت واجبت تک مستعیر کے پاس رہیگی مستعیر زمین موہوب پر باغ لگایا یا مکان بنایا تو اگر زمین
موقت ہو اور مالک نے قبل وقت واپس طلب کی یا کوئی مدت معین نتھی ان صور تو نمین مالک زمین
کو وہ باغ یا مکان سکے لے اور مستعیر کو قیمت ادا کرے اسلیے کہ اسنے اوسے مغالطہ دیا مگر یہ کہ مستعیر اپنا
عمل کھو دلینے یا باغ کاٹ لینے پر راضی ہو اور زمین کا کچہ نقصان نہو اور اگر بعد مدت طلب کی تو
ضرور ہے کہ مستعیر اپنا عمل لیجائے اگر زمین کا نقصان نہو ورنہ قیمت کٹی ہوئی درختوں اور کھدی ہوئی
عمارت کی ملیگی اسلیے کہ مالک پر کچہ الزام نہیں ہے (یہ سب ہدایہ سے ماخوذ ہے) جن چیزونسے بدون
ہلاک عین نفع نہیں مل سکتا جیسے روپیہ پیسا غلے اونکی عاریت نہیں وصیت مین شرط ہے کہ
ملا وصی حربی نہو سے وارث نہو سے تہائی مال سے زیادہ وصیت نکی ہو تو بعد موت موصی بعد
تکفین و ادائے دین واجب الادا ہے اگر وصیت تہائی مال سے زیادہ کے اور وارث راضی
ہو گئے یا اور کوئی وارث نہیں تو بیشک بقدر وصیت ملیگا ورنہ وہی تہائی ملیگی احکام سکہ جات
سکہ ایسا حکم نافذ ہے جسکو ذریعے سے سکوک ایک قیمت معین پر مروج ہوتا ہے پس اگر سکوک ثمن
اصلی یعنے چاندی سونا ہے تو اس شکی کے جائز ہونے مین کچہ کلام نہیں اور اگر ثمن حکمی یعنے صرف
سکے کے وجہ سے یا اصطلاح عام یا بحکم سلطان ثمن قرار پایا ہے تو اوسکی دو قسمین ہین اول
مال متقومہ جیسے فلوس و غیرہ وغیرہ کہ اگر وہ ثمن نرہین تب بھی قیمت اونکی قیمت رہیگی
ترجیح ہے دوم اموال مبتذلہ جو بنفسہ کوئی مال نہین اور جب رواج نرہے تو بہ نسبت ثمن ہونیکو
معدوم محض ہین جیسے شامی نوٹ پس سکہ اول یعنے فلوس وغیرہ ثمن صحیح ہین اور جملہ احکام
ثمن اصلی انپر مرتب ہونگے مگر اسلئے تقابض البدلین قبل الافتراق شرط نہوگا (عالمگیری) ا ھ

اگر اسنے کچھ خریدا اور مبیع پر قبضہ پانیسے پہلے رواج جاتا رہا تو بیع فسخ ہوگی (۱) کسی شی کو ضمین السیکے
وادنی ہون اور رواج نرہے تو مفتی ابو یوسف کے نزدیک قیمت یوم قبض اور امام محمد کے نزدیک
قیمت آخر یوم رواج جائز ہوگی (قاضیخان) اور اسی پر فتوی ہے (خزانہ) اور امام کے نزدیک
بعینہ مثل جائین (ہدایہ) ہان کچھ نرخ گھٹ جائی تو گذشتہ معاملات مین فرق نہ آئیگا (قاضیخان)
ایک پیسہ سے دو یا تین پیسے نقدا بطور تعین خریدنا جائز ہے (عالمگیری) کیونکہ پیسا کے مین وزن
کا لحاظ نہین رہتا اب یہ معدود ہوگئے اور علت ربوا سے صرف جنسیت باقی رہے پس تفاضل
حلال ہوا بخلاف اثمان اصلی کے کہ انمین سکو کیت سے کوئی اثر نہین ہوتا وصحیح رہی کہ ہند
مین پیسونکا دو طرح پر حساب ہوتا ہے گنڈون یا ٹکون یا پیسونکے اعتبار سے مثلاً یہ چیز چار ٹکے
یا دو گنڈے یا آٹھ پیسے کے انمین باہم خرید و فروخت مین بیشی کمی جائز ہے اور اختیار ہے کہ روپیہ
کے مقابلے مین قرضاً یا نقداً جسطرح چاہے بیچے (۲) آنے آدھ آنے یا پاؤ آنے کے اعتبار سے مثلاً یہ چیز
ایک آنہ یا ۲ پائی ہے بیشی کمی جائز نہین اسلیے کہ یہ حقیقت مین روپیہ کا جز ہین پیسونکا نرخ
ارزان ہو یا گران مگر روپیہ کا سولہوان ہمیشہ رہتا ہے اسلیے آنے کی کوئی مقدار معین نہین کبھی دو
کبھی تین کبھی چار کبھی پانچ کبھی چھ پیسونکا آنہ ہوتا ہے اور اسلیے دو آنی چونی اٹھنی کہتے ہین
نصف و ربع روپیہ نہین کہتے پس جب آنہ بمقابلہ دو آنہ یا ۱۵ بمقابلہ ۲ بیچا تو گویا پندرہ حبہ
بمقابلہ ستر جز بیچے گئی اور یہ قرض مین بیشک ممتنع ہے مگر نقدین بوجہ بہونے جنسیت حقیقی کے ربا
نہین آنے روپیہ اوسکی جز کیطرف منسوب ہین نہ پیسون اور اشرفیونکی طرف اور جب وزن مفقود
ہوا اور نقد معاملہ کیا جائے تو یہ سکے اپنی جنس سے متفاضلاً بھی بک سکتے ہین جیسے فلوس سے فلوس
سی خریدنا اسلیے کہ اب فلوس عددی ہوگئے وزنی نہین رہے انکی قیمت باعتبار عدد اور ظروف کی
قیمت باعتبار وزن ہوگی لہذا افضل حلال ہے مسئلہ زید نے صراف کو ایک روپیہ دیا اور کہا کہ ہم
گنڈون یا ٹکی یا ۔ پیسی لینگے یہ معاملہ جائز ہے اوسوقت لے یا دوسرے وقت مسئلہ زید نے
صراف سے روپیہ کی ۷ آنی یا ۱۵ آنے لینے کا اقرار کیا تو یہ معاملہ نقدین صحیح ہے اور قرض مین فاسد
اور صحیح یہ ہے کہ بجا ہے سرکار رواج حال ڈبل پیسے ہون اور آنے کے حکم مین داخل ہین اسلیے کہ وہ ہمیشہ پا
آنے لوگ جمع ہین ... کی اونکا حسب حکم سرکار ممنوع اور جرم ہے ہان اگر یہ قید اوٹھ جاے تو اونکا حکم

بجز فلوس کا ہو جائیگا سلہ قسم دوم یعنے اموال مبتذلہ بیشک سکی بابت ناجائز سے ہین کیونکہ یہ ہو
تا ہے کہ کسی مستحق کو ایسی چیز دیجائے جس سے بدون لزوم شر و طاز ائدہ و سفر کے وہ اپنا حق نہ پا سکے
ان سکو نسے نفع لینے کیلیے مزور ہے کہ سلہ اوس قلمرو سے سفر نکرے سلہ فوراً صرف کر ڈالے ورنہ انقلاب
سلطنت یا منسوخی حکم کا خوف ہے پس ایسے سکو نکا ایجاد اور وضع کرنا سلطان وقت کو ماخوذ کریگا
بعد تحکم رعایا کی حق مین ضرور ناجائز ہے لیکن سوائے اوس شخص کی جسنے اوسے وضع کیا یا جس سے
دیا یا ہے اور کسیکو تحمل کر دینا اور بصورت انکار بجکم رواج مجبور کرنا یا بیت المال اسلامی یا اموال یتیم وقف
دیگر امور حسنہ کا اجرا و اعانت سلہ یا کسی مستحق کی حق مین ایکد نکی لیے جمع کرنا بخوف ظن اضاعت سلہ ناجائز ہے
مرتکب ضامن اور نوٹ وغیرہ مین زکوۃ سلہ چاندیکی واجب ہے اور تقابض سلہ بدلین ساقط اور جس
صورت مین ایسے ناجائز سکے بعینہ واجب الادا ہون اور رواج نرہے قیمت دینا پڑیگی جیسے زید نے کسی
سے قرض لیا یا کسی معاوضہ یا اجرت مین اسپر عائد ہوا یا اسکے پاس رہن یا امانت رکھی گئی اور
ضائع کر دی یا ادای امانت یا رہن مین تاخیر کی یا ضامن ہوا اور رواج جاتا رہا اب قیمت لوسکو
ایک ہزار دینی ہوگی نہ وہی شی بعینہ کیونکہ اگر وہی کاغذ جو ایک وقت مین ہزار کا مقابل تھا دلایا جاوے
مستحق بالکل محروم رہیگا اور مدیون پر نفس الامر مین ہزار واجب تھا اور رواج رہتا تو مدیون کو
پیسے اور نوٹ کسی ہینچ عذر ہوتا نہ نفع نہ نقصان پس اب بھی اوسکا نقصان نہین ہے اسلیے کہ
مقصود ان سکو مین صرف ثمنیت اصطلاحی ہے اور اسی لیے مستحق اونکے لینے مین عذر نہین کرتا پس
جب رواج جاتا رہا اور سکوکیت مرتفع ہوگئی ثمنیت بھی نرہی اب اگرچہ صورتاً باقی ہین مگر حقیقتہ
ضائع اور ہلاک ہوگئی پس کوئی مستحق کبھی مال بیکار شدہ نہین لیتا جیسے میوہ یا جانور جو سڑ یا مر جاے
قابل استرداد نہین رہتا ہان اگر یہ سکے بطور ذمہ داری نہون جیسے امانت یا مال میراث یا وصیی
ہون وغیرہ تو وہی سکے بعینہ دیجاینگے مسئلہ مستحق کے حکم یا رضا سے کہین جمع کر دئے یا روانہ کئے
اپنے قبضہ سے خارج کر دے اور قبل از وصول رواج جاتا رہا تو مدیون ذمہ دار نہین بخلاف قسم اولکی
کہ غرض رواج اور سکہ ہے سے مقصود نہین بلکہ اصل مین مالیت ہے اور ثمنیت عارضی اور جسطرح اثمان
سیلہ حصول اموال ہین مال سے بھی مال اور ثمن مل سکتا ہے اب اونکے غیر مروج ہونے مین ایسا نقصان
نہین آسکتا کہ بالکل معدوم سمجھے جائین بلکہ بوجہ مخالفت جنس کی بیشی و کمی کی تمیز مشکل ہے اور اسکی بابت

سلہ جیسے بازار میں عدد وار الشفاء و مساجد وغیرہ ۱۲ منہ سلہ ہان جب بدون اس صورت کی حفاظت مشکل ہو یا کوئی بڑا نفع ہو تو مضائقہ نہین ۱۲ منہ سلہ زکوۃ اسلیے کہ یہ جنس روپیہ مین فنا ہو ۱۲ منہ سلہ تقابض اسلیے کہ وہ حکم خاص چاندی اور سونے کی ہو ۱۲ منہ

ناجائز ہے کیونکہ خرید اور چلن جاتا رہا تو مبیع قبضہ میں آیا ہو یا نہ ہو بیع باقی اور قیمت سکہ واجب الادا ہوگی بخلاف فلوس وغیرہ کے کیونکہ وہ حقیقۃً مقابل مبیع کے ہیں اور نوٹ وغیرہ باعتبار اپنی قیمت کے ثمن قرار پائے ہیں کاغذات زر اول وہ نوٹ ہیں جو تمام ملک فرنگ میں روپیہ کی طرح ایک معین قیمت پر چلتے ہیں اور نہ لینے والا مجبور کیا جاتا ہے یہ مسئلہ ناجائز ہے اور نوٹ کی ثمنیت سے مطلق ملک اوسمیں فنا ہے پس بیشی و کمی اوسکی روپیہ سے جائز نہیں اور اشرفی سے جائز ہے کیونکہ اثمان حکمی بالعرض کسی اصلی ثمن کی فرع ہوتے ہیں اور نوٹ روپیہ کے نام سے وضع کیا گیا ہے اور ثمنیت اسکی روپیہ کے اعتبار سے معین ہے اور اشرفی کا مستحق لینے پر مجبور نہیں ہو سکتا جب ایک شہر کے نوٹ پر دوسرے شہر میں بٹا پڑے پس اگر بٹا معین ہے تو بعد منہائی بٹہ وہی قیمت اصل سمجھی جاویگی اور اگر بٹا معین نہیں بلکہ بائع و مشتری کی رائے پر ہے تو یہ مثل تمسک کے ہے حکم اسکا اسی صفحہ میں مذکور ہوگا دوم وہ نوٹ جو ایسے نہیں اور اون کے چار قسمیں ہیں سوا شقیہ نوٹ امانتی ان دونوں قسموں میں بہت تھوڑا فرق ہے انکے بیچنے رہن رکھنے ہبہ کرنے کو سرکار سے ممانعت ہے اسلیے کہ اصل روپیہ دینے والے کے یہ غرض ہوتی ہے کہ سود اسکا اسکی اولاد کو نسلاً بعد نسل ملے اور کسی قسم کا انتقال اختیاری و اضطراری اوس میں نہو ۳ سودی جنکا سود کا ملتا ہے اور قیمت کم زیادہ ہوا کرتی ہے اور بدون رجسٹری سرکار بک نہیں سکتا ۴ نوٹ قسم اول جبکہ اوسکا رواج نہ رہے یہ چاروں نوٹ مثل تمسک کے ہیں انکا بیچنا ہبہ کرنا رہن رکھنا ممنوع ہے اگر بیچے مدیون خرید لے اور قیمت میں بیشی و کمی نہو ہاں بائع جو بیشی عفو کردے تو مضائقہ نہیں اگر جسقدر روپیہ بطور سود وصول کیا گیا ہے وہ اصل روپیہ میں محسوب کرنا لازم ہے اور زیادہ لینا حرام اگر مدیون لینے سے انکار کرے تو مالک زر سود اصل میں شمار کرتا جاوے جب پورا ملجاوے پھر نہلے اور پھر مدیون سود کے نام سے دیتا ہے لینے والیکو مضر نہیں مسئلہ زید نے میراث میں عمرو کیطرف سے ایک نوٹ سودی پایا اب زید کو اسکا زر روپیہ کامل لینا جائز ہے اسلیے کہ عمرو نے جو روپیہ بطور سود لیا نہ وہ عمرو کے ملک میں آیا نہ اصل روپیہ میں محسوب ہوا مسئلہ جو روپیہ سودی نوٹ میں لیا دیا جاتا وہ سود ہے اصل روپیہ نہیں مگر یہ کہ لینے والا یا دینے والا اصل روپیہ کی نیت کرلے اور دوسرا اسے مجبور کرے تو نیت معتبر ہو ورنہ معتبر نہیں مسئلہ ہر قسم کی نوٹوں میں زکات واجب ہے مگر سودی نوٹوں میں جو

...ر سود یا او سمین زکوۃ نہین بلکہ اصل مالیت ہے حسب یہ نوٹ الیہ مقام پر جا ئیں جہان رواج
...ن تو بہی تمسک کی طرح فروخت نہین ہو سکتے ہان اگر اصل میعاد یا اوسکا گذشتہ خرید سے کو سفتہ
...ن مگر زیادہ لینا منع ہے اور کمی بطور استقاط قرض جائز ہے نہ بطور بیع و غیرہ اور شامی وغیرہ
...سلجات کا یہی قیاس ہے اگرچہ کاغذ کے نوٹ مگر حقیقت مین ایک تمسک یا معاہدہ جو تا جر
...ی اور چیز پر کندہ کیا گیا ہے مسئلہ زید نے سو روپیہ کا نوٹ چار اشرفی کو جو ۶۰ روپیہ کی ہوتی ہین
...را یہ معاملہ نقدا جائز ہے اور قرضا فاسد اور اگر یہ نوٹ ۸۰ یا ۱۲۰ روپیہ کو خریدا تو قرض و نقد دونو
...ر نہین مسئلہ زید نے دس کا نوٹ ۸ یا ۱۰ آنی کو نقد بیچا جائز ہے اور قرض بیچا تو جائز نہین اور
...روں یا ٹکون یا پیسوں جس طرح چاہے بیچ جائز ہے مسئلہ زید نے ہزار روپیہ کے نوٹ خریدے
...روپیہ یا نوٹ فی الفور دینا شرط نہین ہان قیمت مساوی ہو اسٹامپ اسکی دو قسمین
...ے اجرتی جیسے ریل یا ڈاک کے ٹکٹ یہ ایک رسید ہے جس کا روپیہ ایک جائز اجرت مین لیا گیا بیع و شرا
...طرح جائز ہے اسلیے کہ حقیقۃً اجارہ ہے اور صورۃً بیع اور یہ عروض ہین ثمن نہین پس انہین
...ت بدون نیت تجارت کے جائز نہین بخلاف نوٹ کے پس جب کوئی بائع قوت پیش آوے یا ٹکٹ
...حصول منافع معینہ بیکار ہو جائین تو بیع انکو صرف محکمہ ریل و ڈاک مین جائز ہوگی اسلیے کہ
...فی الحقیقت فسخ اجارہ ہے سوا اوس شخص کے جسنے زر اجرت لیا ہو دوسرے متوسطین اوسکو
...جائز نہین ہو سکتی اور یہ شرط کہ اگر اتنی مدت تک نفع حاصل نکیا جاوے تو کچھ حق نہ رہیگا اگر بصراحت بیان
...ہو تو صحیح ہے ورنہ لغو ہوگی کیونکہ حق انتفاع قطعی اور منصوص ہے اور شرط استقاط صرف
...ہی البتہ وہ لوگ جو ایسی قوانین سے خوب واقف ہین پابند ہونگے کیونکہ سوائے شریعت اسلامیہ
...ر حکام کی قوانین عام اور قوی النفاذ نہین مگر زیادہ نفع اوٹھانا اونسے حرام ہے جیسے ٹکٹ
...کے ذریعے سے دوبارہ سوار ہونا یا کسی فریب سے حد معینہ سے آگے نکل جانا یا اعلی درجے مین بیٹھ
...یا بوجہ اجازت سے زیادہ ہمراہ لیجانا یا ٹکٹ کسی فریب سے مکرر استعمال کرنا یا وہ چیز جسکو ممانعت
...کی قانون سے بھیجنا یا جسکا محصول گران ہے اوسکو کم محصول والی چیز مین مخفی کر دینا
...ے ثابت نکر دیا جاوے کہ ان ٹکٹون سے ہرگز نفع نہین اوٹھایا گیا اور یہ کہ اب بحسب قوانین
...واجب الرد ہین اور سوقت تک تردید قیمت لازم نہین ہے دوم اسٹامپ غیر سودی

حکام جنکا کوئی معتبر معاوضہ نہین دیا جاتا ہے انکی بضرورت و مجبوری جائز ہے نہ تجارۃً اور
حقیقت مین یہ مال بھی مسئلہ مختار الاختیار مین بعض کا قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ اگر مدعا علیہ
سرکشی و شرارت سے ادائے قضا مین حاضر نہین ہوتا یا دین جو اوسکے ذمہ ثابت ہوا ادا نہین کرتا تو
قاضی پیادہ نوکر کی کار پردازی کرا یا اور خرچ اوس سرکشی سے ہوا اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مدعی
کو خرچہ اشاعت مدعا علیہ سے لینا جائز ہے اگرچہ حکام کی نسبت جواز شرعی ثابت نہو مگر جب
دعوی ایسی ظاہر بنا پر ہو جس سے مدعی کے صدق اور مدعا علیہ کے ظلم پر ظن غالب ہو جائے جیسے
تمسک رجسٹری شدہ یا مدعا علیہ کی طرف تقریر وغیرہ سے ثبت مدعا علیہ نے بدون کسی معقول عذر کے
ادائے حق سے انکار کیا ہو اسوقت تمرد و شرارت مدعا علیہ کے معلوم ہو جائیگی کیونکہ وہ یقین کر سکتا
کہ ایسی صورتون مین مدعی ضرور اپنا حق بذریعہ حکام وصول کریگا اور حسب قانون سرکار اوسے استغاثہ
خرچ کا بوجہ متحمل ہونا پڑیگا پس یہ خود باعث نقصان ہوا اسکی نظائر مسائل غرور وغیرہ مسائل سکہ
ہین لیکن وہی مصارف لینا جائز ہے جنپر بنائے دعوی موقوف ہو نہ مصارف زائد جیسے بعض نقول
وغیرہ جو صرف تائید وکلا یا استنباط دلائل کے لیے ہوتے ہین اور احتراز اس سے محتاط ہو واللہ اعلم
ہنڈی و منی آرڈر ہنڈی ایک سند ہے کہ تاجر کسی شخص سے روپیہ لیکر لکھدے کہ یہ روپیہ فلان
تاریخ فلان شہر مین فلان شخص کو بمعائنہ اس سند کے اتنی اجرت پر دیا جائیگا اور منی آرڈر کا بھی یہی
منشا ہے مگر یہ حکام کیطرف سے ہوتا ہے انکی جواز اور امتناع مین بہت تاویلین ہین اور اقوال مختلف
اکابر سے اسمین کوئی روایت نہین اسلیے کہ کراہت سفتجہ کی کتب فقہ مین منقول ہے اور ہنڈی
دوسری شے ہے پس قیاس ہنڈی کا سفتجہ پر صحیح نہین ہو سکتا پس ضرور ہے کہ بنظر وسعت معاملات
و کثرت منافع و حفظ اموال و امن و راحت تمام و ابتلائے عام تاویلات جواز پر زیادہ توجہ
کیجائے کیونکہ مشتبہ کے قرینہ اور مساوی مین وجہ ترجیح ضرور ہے اور قرینہ جواز معاملہ اہل اسلام ہے
اور وجہ ترجیح امن و راحت عام ہے پس کیا ضرور ہے کہ امانت یا بیع قرار دیکر ممنوع کر دین بلکہ وہ
خواہ قرض ہے کہ واہب نے روپیہ دیکر مدیون سے اوسکے گماشتہ کے نام جو مثلاً کانپور مین ہے حوالہ کرا
یا یہ کہ جہان تم یا تمہارے گماشتے ہون ہمکو روپیہ لینے کا اختیار ہے اب یہ قرض جر نفع نہ رہا کیونکہ
مدیون سے کسی مقام پر روپیہ لینا یا کسی شخص کے نام دہانیدہ کرا لینا جائز ہے اور فی الحقیقت

ہی ومنی آرڈر کسی مقام کی ساتھ خاص نہین بلکہ جہان اوسکے گماشتے ہون روپیہ لے سکتا ہے
جو کچھ دنیا پڑتا ہے وہ اوس کاغذ اور تحریر کا معاوضہ ہے جو مہاجن سے لیا جاتا ہے خواہ اجرت ہو
اسمین جو شبہے پیدا ہوتے ہین اونکے جواب یہ ہین شبہ اول اجیر پر لازم تھا کہ وہی روپیہ بعینہ پہونچا دے
جواب ۱ یہ یقین نہین ہوسکتا کہ وہی روپیہ نہین دیا گیا ۲ یہ شرط مفسد اجارہ نہین بلکہ اجیر
م ہے پس اسکی مخالفت مین اجیر لازم ہوگا شبہ دوم اجیر پر ضمان نہین ہے جواب ۱ یہ مسئلہ مختلف
ہے ۲ مفسد اجارہ بھی نہین ہان مستاجر کو ایسا ہی کرنا چاہیے ۳ اگر بدعوی خلط وغیرہ ضمان لے
یا مضائقہ ہے شبہ سوم ہنڈی کا روپیہ تاریخ ادا سے قبل بدون سود کے نہین دیا جاتا جواب ۱ اجرت
تعیین وقت ظاہر ہے قبل از وقت مستاجر کو کوئی حق نہین اب اگر طلب کیا تو معاملہ جدید ہوا
یہ روپیہ بطور اطمینان مستغرق رہا اور سود کی شرط اس معاملہ سے متعلق نہین غرضکہ یہ سب شروط
رہ نہ اصل عقد مین داخل ہین نہ مضر ہین جسطرح وکیل اور مضارب اگر خود ضامن نہین یا بنا
ین تو ضمانت باطل ہوگی وکالت اور مضاربت مین خلل نہ پڑیگا ہدایہ ۲ تیسری نوع ہنڈی اجرت
تی ہے اور جو کچھ دیا جاتا ہے وہ خواہ اجرت تحریر یا محل وغیرہ ہے لیکن اسکا پیشہ کرنا ایسی لغو شروط سے
ہے اگر بدون اجرت یہ کام کیا جاوے تو موجب انتفاع عام ہوگا پھر اسکی چند شکلین ہین ۱ ایک مین
بھیجا بدین شرط کہ فلان تاریخ دیا جاوے ۲ اس سند کو دیکھتے ہی دیا جاوے ۳ یہ کہ مہاجن ہمکو روپیہ
اور وہ روپیہ معہ سود معینہ بذریعہ ہمارے رقعہ کے فلان شخص سے فلان شہر مین فلان تاریخ تک دو
اسمین اگر مکتوب الیہ نے قبول کیا تو جسقدر زیادہ دن گذرینگے سود ماہوار بڑھتا ہے اور بصورت واپسی
بی سود جو اول لیا گیا کافی ہے ۴ یہ کہ کسی شخص کے نام بقید تاریخ رقعہ لکھکر حوالہ مہاجن کردیا
ن بشرط وصول کاتب کو روپیہ دیگا ورنہ رقعہ واپس کریگا یہ سوا ہی شکل سوم کے جسمین قرض
ربوا ہے باقی سب صورتین جائز ہین اور جو دیا جاتا ہے سود نہین ہے اجرت تحریر وغیرہ کی طور پر دنیا
ہر کتاب الدیون اسکی پانچ قسمین ہین ۱ وہ جو کسی مال یا فعل کے عوض مین لازم ہو جیسے
بیع یا کرایہ یا اجرت یا ضمان متلفات ۲ وہ جو صرف اقرار یا جزای فعل سے ہو جیسے دیت ارش
نہ ضمانت وغیرہ ۳ جو احسانا قرض دیا جاوے اسمین قرضخواہ ہر وقت تقاضا کرسکتا ہے بخلاف اور
راد کے بعد مدت گذرنے حق طلب نہین ۴ رہن جو کسی حق کے اطمینان کے لیے مدیون اپنا مال گرو کرے

شے حق القدر یعنی نذر - کفارہ - زکوۃ قربانی فطرہ وغیرہ آپس قرض ہر قسم کی مال میں جائز ہے یعنے
اختیاری ہو جاوے یا کوئی اسباب نذر مانی یا اوسکے دینے کا وعدہ کرے اور باقی صورتوں میں صرف ثمن اور
وزنی اور کیلی اور عددی متقارب میں قرض جائز ہے کیونکہ دوسرے اعیان کا معاوضہ کافی ممکن نہیں
اور تعیین میں بھی جہل ہے قرضکا بیع یا ہبہ کرنا جائز نہیں مگر اوسی مدیون کے ہاتھ بیچنا اور ہبہ کرنا اور باہم
مقاصہ کر لینا جائز ہے مسئلہ زید کے سو روپیہ عمر کے ذمی ہیں اور عمر کے پانچ اشرفیاں زید پر ہیں جائز
ہے کہ باہم بطریق بیع و شراکے معاوضہ کر لیا جاوے اور اگر مال عمر کا زیادہ قرار دیا جاوے تو نقد زر زیادتی زید
کے ذمی باقی رہیگا یا صورت زید قرضدار تھا اب عمر نے زید سے کچھ مول لیا یا کام کرایا اور اپنا قرض اوسمین
محسوب کر دیا جائز ہے اسلیے کہ بیع قرضکی مدیون سے صحیح ہے (شامی) لیکن شخص ثالث کے ذمی محسوب نہوگا
مثلاً زید نے عمر سے ایک شے خریدی اور کہا کہ بکر میرا قرضدار ہے میں وہ روپیہ تیرے اس قرض میں دیا اگرچہ
ہوں اب عمر و بکر دونو راضی ہوجاویں تب بھی زید بری اور عمر مدیون نہ متصور ہوگا ہاں حوالہ
یا ضمانت جائز ہے (عالمگیری) ادا ایسی ہی دو شریک ہیں جنکا کچھ مال موجود ہے اور کچھ قرضداروں کے
ذمی اب ایک شخص قرضہ لے اور دوسرا شخص مال موجود لے یہ جائز نہیں قرضکے ذریعہ سے کوئی
نفع سود یا ہدیہ حاصل کرنا جائز نہیں آستفادہ قرض جائز ہے کل ہو یا جزو قرضدار کوئی ایسی چیز جو اوسکی قرض
کے مثل ہے اگر لے لی ہو اور وقت ادا آگیا ہو تو اوس چیز کو اپنے حق میں مجرا لینا جائز ہے (قاضیخان) قرضخواہ
جب قرض پر قبضہ کر لے پھر قرضخواہ کا دعوی عین قرض پر نہیں رہتا مثلاً اناج گیہوں قرض لیکر قبضہ کر لیا
اب قرضخواہ کو حق نہیں کہ وہ گیہوں لے اور مالک مدیون ہالک اندر اوس مقدار کا قرضدار ہے (عالمگیری) اقوال سود یعنی بیاج کا
پیسے اوسکے پاس چھوڑ دینا تاکہ تھوڑا تھوڑا سود لیا کرے جائز نہیں ہاں سب پیسے وصول کر کر امانت رکھوا دے تو مضائقہ
نہیں پھر قرضکی تین قسمیں ہیں اول متعلق بعین شئے جیسے زید نے عمر کے پاس ایک باغ رہن رکھا
یا مکان ایک سال کو لیکے کرایہ پر دیا اب عمر کو حق ہے کہ اول اوسی چیز سے اپنا حق وصول کر لے
تب مالک کو حق تصرف ہوگا چنانچہ تجہیز و تکفین پر بھی مقدم ہے دوم وہ جو صرف مدیون کے
ذمی ثابت ہیں کسی جائداد سے متعلق نہیں تو اگر مدیون مرگیا اور بحالت صحت ان قرضوں کا
اقرار قاضی کے سامنے کر چکا ہو یا شاہد عدل موجود ہیں یا معائنہ سے ثابت ہوتا ہو تو دین
صحت ہو اور بلا عذر مدیون کے مال سے واجب الادا ہے سوم صرف میت کے اقرار ہی سے ثابت ہو

یسی مرض میں تھا جسمیں وہ مرا تو یہ دین مرض ہوا اور دین صحیح سے موخر ادا ہو قرض مال مدیون
ازم ہو اگر میت مفلس ہے تو وارثا پر ادا کرنا لازم نہیں اور اگر ادا کریں تو ذمہ میت سے ساقط ہو جا
ت غیر ہو بہر حال ادا کرنے میں امید عفو ہو اور ادا کرنے کے لیے مال حلال شرط نہیں مگر حصول میں اسکا
ضرور ہو مثلاً اگر زید نے بکر سے دوسو روپیہ قرض لیے اور کسی مال حرام سے ادا کر دیا تو قرض ادا ہو گیا
ر معلوم ہو تو لینا بچانا ہے اور یہ فعل خالی از گناہ نہیں اسیے کہ کسی مسلمان کو مال حرام دینا
ہم کا مغالطہ ہے کیونکہ اگر وہ جانتا تو ضرور انکار و نفرت کرتا مسئلہ زید مسلم کے سو روپیہ عمر مسلم اور بکر
دونو پر قرض ہیں پہر عمر و بکر سو روپیہ لائی جسمیں سے پچاس روپیہ سود اور رشوت وغیرہ سے
تا اور پچاس شراب کی قیمت سو اس صورت میں اگر عمر مسلم اس روپیہ سے زید کا قرض ادا کریگا
ر کو جان بوجھ کر لینا جائز نہوگا اور لیا تو عمر بری ہو جائیگا اور اگر بکر ہنود ادا کرے تو وہ پچاس جو
کی قیمت سے ہے لینا جائز ہے اسلیے کہ یہ انکے حق میں جائز اور مملوک ہیں اور دوسرے پچاس کا جو سود
ہیں لینا حرام ہے اسلیے کہ اسمیں ملک ہی نہیں آئی رہن یہ قرض کی چوتھی قسم ہے جسمیں مدیون
ل دائن کے اطمینان کے لئے اوسکی حوالے کر دیتا ہے اسمیں ایجاب و قبول اور مرتہن کا قبضہ کامل
پس ایسی چیز جو راہن کے تعلق سے علحدہ ہو کر مرتہن کے قبضے میں نہ آسکے رہن نہو سکیگی جیسے نصف
یا شاخ درخت وغیرہ اور جسکا بیچنا منع ہے اوسکا رہن رکھنا بھی منع ہے (عالمگیری) اگر رہن اگر
لیا گیا تو قیمت دینا پڑیگی اور اگر خود ضایع ہو ایسی اگر قرض کے برابر ہے یا زیادہ یا بمقدار قیمت
نہیں تو قرض کا معاوضہ ہو گیا اور اگر قرض سے کم ہے تو بقدر کمی کے قرض باقی رہا کیونکہ مرہون
زیادتی امانت اور بقدر قرض مضمون ہوتا ہے مرتہن اگر فک رہن کا دعوی کرے تو پہلے مرہون
ر کرے تعیین مدت از جانب راہن معتبر ہے تاکہ ادای زر کی قوت حاصل کرے بخلاف مرتہن
وسے ہر دم واپسی پر قدرت ہے زر رہن میں کسی قسم کا تصرف راہن یا مرتہن کی طرف سے جائز نہیں
اجارہ یا عاریہ اور بیع اور رہن وغیرہ رہن کا بجز اجازت فریقین ناروا ہے کیونکہ یہ تصرفات
نب راہن قبضۂ مرتہن کو مانع ہیں اور از جانب مرتہن ملک راہن کو منافی مسئلہ زید نے عمر و
میں عمر نے بکر کے پاس اور بکر نے خالد کے پاس ایک مکان رہن رکھا ہے وہ مکان گر پڑا یا
یا تو زید کو حق ہے کہ خواہ عمر و خواہ قابض ہو اوسکی قیمت وصول کرے کیونکہ یہ سب اس تصرف

مین غاصب اور خائن ہوگئے ۲ عمرو مفقود الخبر ہوا یا لاوارث مرا یا زندہ ہے مگر شرارت سے سما
نہین کرتا تو زید کو حق ہے کہ زر رہن ادا کرکے وہ مکان خالد قابض سے لیلے یا کسی اور قسم کا
کرے اور اگر خالد کا قرض اوس مکان پر بہ نسبت قرض عمرو زیادہ ہے تب بہی خالد کو بمقابلہ زید ع
ہو سکتا اپنا دعوی بکر سے کرے کیونکہ عمر غاصب اور خالد شے مستحق کا قابض ہے اور یہی حکم ہے
مستعار کا زید نے ایک گہوڑا عمر کے پاس رہن رکہا اور شرط ہوگئی کہ بکر وکیل بیع ہے یا بعد اتمام ع
بکر کو وکیل کیا تو شکل اولین بالاتفاق اور ثانی مین باختلاف زید کو حق نہین ہے کہ بکر کو وکالت
معزول کرے (ہدایہ) منافع مرہون راہن کے مملوک اور مرتہن کے پاس امانتاً محبوس رہتے ہ
اسبابمین کہ یہ منافع مرتہن کو حلال ہے یا نہین بڑا اختلاف ہے مگر مذہب مختار بلکہ امر حق وہی
جناب استاذی و مولائی مسند الاماثل فخر الاکابر ابو الحسنات مولوی محمد عبد الحی عم فیضہ الخفی والجا
اپنے رسالہ فلک المشحون فیما یتعلق بانتفاع المرتہن بالمرہون مین بدلائل واضحہ تحقیق فرمایا ہے
مملوک راہن ہے پس اگر راہن نے بعد تکمیل عقد و قبضہ تامہ بخوشی اجازت دی تو بطریق ترک
جائز ہے اور اگر اجازت مقصود رہن یا داخل عقد ہے تو کہلا کہلا سود ہے اور بے اجازت خیانت
غصب ہے اور یہ بہی فرمایا کہ بحسب عادت و عرف زمانہ موجودہ اسکی قطعی ممانعت لازم ہے
منہ سے جو چاہین کہین لیکن دلمین رہنکو موجب نفع اور تجارت اور تدبیر معاش اور منافع
سعادت مندین تصور کرتے ہین و واللہ یعلم مافی انفسکم اگر سو مین دو ایک نیک نیت ہون تو بہ
فتوی نہین ہو سکتا پس اگر راہن نے مرتہن کو اجازت دی تو اوسے اختیار باقی ہے کہ جب چ
رجوع کرے اور کوئی اثر اس سے عقد رہن پر نہین پڑ سکتا ہاں وہ مصارف جو مرتہن نے
نفع رہن کیلئے کیے ہین راہن سے لیسکتا ہے مثلاً زید نے باغ عمرو کے پاس رہن کرکے منافع اوسکا عمرو کو
کردیا عمرو نے جو کچہ اوسکی پرورش اور عمدگی مین صرف کیا ہے وہ زید سے لیسکتا ہے اگر زید نے قبل از
نفع رجوع کے یا رہن چہڑا کر اپنے قبضے مین لایا اور مرتہن کو نفع لینے سے روکا ورنہ نہ مصا
مرہون مصارف دو قسم کے ہین ایک وہ جو مرہون کی بقا و اصلاح سے متعلق ہین جیسے
لباس ۔ نوکر ۔ باغبان ۔ سائیس ۔ سینچنا ۔ بوتنا ۔ مکان کی مرمت وغیرہ دوسرے جو حفظ اور
سے متعلق ہین جیسے کرایہ مکان و دوا وغیرہ پس مصارف اول راہن کے ذمے ہین اور قسم دو

مرتہن کے ذمی ہوگا مگر ابو یوسف کے نزدیک کرایہ مکان بھی راہن کے ذمی ہے ۱۲ ہدایہ ہان اگر قیمت رہن دین سے
زیادہ ہے یا کچھ منافع اوسکے حاصل ہوے تو یہ امانت ہین اور انکا کل خرچ بھی راہن کے ذمی
رہیگا اور مرتہن کو لازم ہے کہ خواہ خود مرہون کی حفاظت کرے یا اپنے معتبر نوکر یا عیال کے پاس رکھوا
غیر کے پاس رکھیگا تو ذمہ دار ہوگا اور جب راہن مرتہن کو نفع حلال کر دے تو کل مصارف ذمہ
مرتہن ہو سکتے ہیں اگر راہن ادا ے مصارف سے انکار کرے یا غائب ہو یا حصول اجازت تک
مرہون کے ناقص یا ہلاک ہونیکا خوف ہو تو مرتہن بمقتضا ے تقاضی ضروری خرچ کرکے راہن سے وصول
[illegible] اور قاضی نہو تو مرتہن اپنی راے سے بقدر کفاف خرچ کر سکتا ہے ہر چند یہ حقوق مختلفہ بقضاے قاضی
[illegible] ہین مگر ایسی حالت مین مرتہن اپنے حقوق کی محافظت مین مضطر ہے اور مثل حق قابض
کے مستقل و مختار اور راہن ظالم و متاسد لکی ہدایہ صفحہ ۴۳۵ آخر باب تصرف و جنایت مرہون
بن امام صاحب کے مذہب سے منقول ہے اسیطرح منافع اوسکی اگر مجمع نزہ سکین جیسے دودھ میوہ
تو مرتہن بطور فضولی بیچ ہو سکتا ہے اور قیمت منافع رہن کی اوسی جنس سے ہو جو بعوض رہن [illegible]
[illegible] رہن محبوس رہی البتہ منافع مفقودہ کی تحصیل نہ اسکے ذمی ہے نہ اوسکا مختار جیسے مکان کو
کرایہ پر چلانا کھیت یا باغ کی درستی وغیرہ اور اگر یہ عذر مسنون اور مرتہن اپنی راے سے کچھ خرچ کرے تو [illegible]
[illegible] راہن سے نہین پا سکتا اور وہ منافع جو باقی رہ سکتے ہین جیسے جانور کے بچے [illegible] تو بیع صحیح نہین مسئلہ
زید نے ایک مکان یا ایک گاؤں جو پچاس روپیہ کو رہن رکھی اور کرایہ یا دودھ اوسکا تین روپیہ ماہوار ہے اور
مصارف ایک روپیہ ماہوار یہ مکان یا گاؤں ایک برس مین چھوٹ جائیگا اسلیے کہ اصل زر رہن للعہ اور خرچ
[illegible] اور کل آمدنی سے اب کچھ مرتہن کا باقی نرہا اسلئے راہن کو مرتہن سے اور مرتہن کو راہن سے [illegible]
بطور کرایہ لینا جائز نہین (عقود الدریہ) اسلیے کہ راہن نے اگر لیا تو قبضہ مرتہن نرہا اور مرتہن نے
لیا تو یہ قبضہ باستحقاق رہن نہوا بلکہ [illegible] قبضہ ہوا مرتہن اپنے روپیہ یا قبضہ کا دعوی کر سکتا ہے [illegible]
[illegible] کا حق نہین یہ شرط کہ اگر اتنے دنون مین روپیہ ادا نکیا تو بیع ہو جائیگی باطل ہے عقود الدریہ مسئلہ
اور مرتہن نے باجازت راہن مرہونکو عاریت دیا اب مرتہن ضامن نہوا بالفرض اگر راہن کے اذن سے [illegible]
[illegible] تو رہن باطل ہوگیا ہدایہ مسئلہ جاری ہو شہر مین اکثر مکان یا باغ رہن رکھو جاتے ہین اور [illegible]
[illegible] شرط مرتہن کی قبضہ مین نہین دیجاتی اوسکو [illegible] قرض ہے اور رہن باطل اسلیے کہ رہن [illegible]

کتاب الاجارات

یعنی بیع منافع پس وہ اجارہ جسمین اصل معقود علیہ مملوک ہوجائے جائز نہین مثلاً ایک باغ
اجارہ پر لیا کہ اتنی مدت مین جسقدر لکڑی خشک ہو یا پھل پیدا ہو وہ میرا ہے یا بکری گاے دودھ پلانے
کے لیے اجارہ پر لینا درست نہین۔ ایسے معاملات مین اگر ابتداء معقود علیہ کے معلوم ہونے ۲ تسلیم ہونے
۳ بیع کی اور شرطونسے بھی مخالفت ہو بیع کا حکم دیا جائیگا اجارہ مین بیع کے آٹھون شرطین معتبر
لیکن **اول** جبکہ اجارہ مین اصل شی مملوک نہین ہوتی تھی عمل یا منافع مال اوسکا قائم مقام کیا گیا (ہدایہ)
جیسے مکان کرایہ لیا اصل مکان پر کوئی حق نہین کرایہ دار صرف نفع سکونت وغیرہ کا مالک ہے یا کسیکو نوکر رکھا کام لینا
اختیار ہے ذات ملازم پر اختیار نہین آپر ایسی ہی ضرور ہے کہ منافع مال متقوم و مفید بھی ہون پس جو منافع
شرعاً حرام ہین جیسے اجرت زنا ورقص وغیرہ یا جو منافع عبث ولہو ہین جیسے درخت خاص کپڑا خشک کرنے
یا بعض ظروف چاندی سونے کے یا شیشہ آلات وغیرہ صرف دکان و مکان کی زینت کے لیے کرایہ لینا یا جیسا
بدون ہلاک عین نہ بنے جیسے درم و دینار یہ سب ناجائز ہین **دوم** منافع غیر محدود ہوتے ہین جیسے مکان کی
سکونت برابر حادث ہوا کرتے ہین اور بیع مجہول فاسد ہے لہذا امتناع بیع کے بعض متعلقات کے تعین
منافع کی تعیین کیجاتی ہے (ہدایہ) جسطرح مبیع ظرف وغیرہ سے معین ہوتا ہے مثلاً یہ گھوڑا بعوض ایک روپیہ
کے دو کوس یا دو دن کے لیے یا یہ زمین بعوض دس روپیہ کے ایکسال کے لیے۔ یا یہ کپڑا اگر زرد رنگا
تو دو آنہ اور سرخ ہو تو چار آنہ غرض کسی قسم کے تعیین سے رفع جہالت معقود علیہ شرط ہے ورنہ اجارہ فاسد
ہوگا (ہدایہ) جب کوئی زمین یا جانور اجارہ پر لے تو اون سب امور کی تصریح ہونا چاہیے جو اس اجارہ سے
مقصود اور متعلق ہین جیسے اس گھوڑے پر دو آدمی سوار ہونگے یا فلان چیز اس قدر لادی جائیگی اور فلان
مقام تک فلان راہ سے فلان وقت لیجائینگے یا اس زمین مین فلان چیز بوئی جائیگی یا فلان قسم کے
آدمی بسائے جائینگے ۔ اور اگر بعض متعلقات کی تصریح نکی اور معقود علیہ ہلاک یا ناقص ہوا تو اسکی تین صورتین ہین

۱ـه مدار ...
بیع قبول ۲ قدرت تسلیم ... سے حاصل ...
وغیرہ ۵ وصف و مقدار ثمن ۶ تعیین بیع
محل لاابت ... ادائے ثمن ۱۲
چونکہ بعض شرطوں مین بیع کا احکام مختلف ہین
مقدار کی تعیین شرعی کی ۱۲ ... بیع ... قصد
کیونکہ اس ظرف مین ... بلکہ روپیہ کی ۱۲
۲ـه جبکہ کی ... ہوتی ہین اور بعض ... زینت
یا آسمان یا سونے کا اور بعض ... باطل
یا وقت کی ... ہون ۱۲

خواہ وہ امر متعارف ہے یا متعارف کی قریب قریب ہو یا بالکل خلاف ہو شکل اول مستاجر کے
ہو جیسے ایک چھکڑا کرایہ پر لیا اور اوس مقام میں چھکڑہ پر ۲۰ من غلہ لادنیکا عام قاعدہ تھا اور
ہی ۲۰ من یا کم غلہ لادا گیا اور چھکڑا ٹوٹ گیا یا بیل ہلاک ہو گیا یا باعتبار عرف دس کوس چھکڑہ جایا
کرتے تھے اور یہہ چھکڑا دس کوس یا دس سے کم میں ٹوٹ گیا تو کرایہ دار بری الذمہ ہے **المعروف**
کالمشروط شکل دوم میں بقدر تجاوز ذمہ دار ہے جیسے اس صورت میں ۲۵ من غلہ لادا یا
اور ایسی چیز جو مثل غلہ کی ہو لادی اور مثلاً پانچ روپیہ کا نقصان ہوا اب کرایہ دار للعہ روپیہ ادا
کرے شکل سوم میں بصورت نقصان ذمہ دار نقصان اور بصورت عدم نقصان عنداللہ ماخوذ
ہے اسلئے کہ اسنے مال غیر میں تجاوز کیا جیسے پتھر یا لوہا لادا یا پندرہ کوس لیگیا یا ۱۰۰ من بار کر دیا
(ماخوذ از عالمگیری) **مسئلہ** جبکہ باہم کچھ تعین نہوا ہو تو اجیر مضر رسان اور خوفناک امور سے اپنی ذات اور
مال کو باز رکھسکتا ہے اور مستاجر متعارف کاموں میں مختار ہے مثلاً محرر سے جملہ امور متعلقہ محرری اور
خدمتگار سے ہر قسم کی خدمت لیسکتے ہیں مگر اختیار نہیں کہ محرر سے خدمتگاری یا معلم سے محرری کرائیں یا
اوسی خوفناک راہ یا سفر کو جنگ میں بھیجیں مگر یہہ کہ اقرار ہو گیا ہو یا ملازم راضی ہو جائے اور زمین
میں وہ چیز بوسکتا ہے جو اوس میں بوئے جاتی تھی یا اوس سے مضر نہیں پہنچاتی اور خلاف عرف اور مضر رسان
کاموں کیلئے اذن صحت مشروط ہے پس اگر مالک نے سمجھ کر اجازت بھی دی کہ تجھے اختیار ہے جس قسم کا
نفع منظور ہو حاصل کر تو خلاف عرف اور مضر رسان امور بدلالت عقلی مخصوص اور مستثنیٰ ہونگی
سوم بیع میں بعد اتمام عقد تسلیم مبیع معاً ممکن ہے لہذا ثمن اوسیوقت واجب الادا ہوتا ہے اور
متعلق بصفت مستقبل ہیں
اجارہ میں منافع یا حادث ہوتی ہیں صرف عقد سے نہ تسلیم ہو سکتا نہ وجوب اجرت ہاں
اگر پیشگی دیدیا تو حق تردید نہ رہا اسلئے کہ یہہ ایک حق ہے اور عوض شرعی میں ادا کیا گیا اور مستاجر
نے اپنا حق خود باطل کیا۔ اجیر جب کام کر چکے اوسوقت اجرت فوراً دیدینا چاہیے اب کوئی
مدت ادا کے لیے معین کرنا رضامندی اجیر پر موقوف ہے کیونکہ جب وہ مستحق ہو گیا تو اوسے
اختیار ہے کہ مہلت دے یا ندے **چہارم** عقد اجارہ بجزو بجزو ہر نفع پر منعقد ہوا کرتا ہے کیونکہ
منافع معدوم ہوا کرتے ہیں اور معدوم کی تملیک منع ہے لہذا بالضرورت صحت عقد یہ فرض
کیا گیا کہ حکماً ہر نفع پر ایجاب و قبول جدید ہوجاتا ہے مثلاً جب

ایک مکان یا کسیال کے لیے کرایہ پر دیا اب ہر نفع سکونت پر اوسکے قبول کی تجدید ہوگی خواہ مس
نے مدت گذرنیکے بعد سکونت کیا اور مالک نے منع نکیا کیونکہ یہی عقد جدید ہو گیا پنجم عقد اجارہ ا
و قبول کے بعد لازم ہے پس اگر مکان ایکسال کے لیے کرایہ پر لیکر درمیان میں چھوڑ دیا تو مالک تمام
کرایہ لینیکا مستحق ہے اگرچہ خود قبضہ و دخل نکرے ششم ایک شخص نے ایک گھوڑا دن بھر کے لیے کیو
بکرایہ لیا اور دوپہر سے چھوڑ دیا اب مالک اگر سوار ہوا یا اوسنے اور کسی قسم کا نفع حاصل کیا تو
وہی امر عائد ہوگا مگر کسی یا سپر کام کرکے سوار رہے یا قبضہ میں اوسکی حفاظت و قیاس سے متعلق ہے مثلاً
جیسے پانی پلانیکو دریا پر لیجانا یا کسی خوف اور ضرر کی جگہ تمام ہونیکی مقام پر لیجانا تا ہفتم اجارہ
تو ہی سے فسخ ہو سکتا ہے درایہ مسئلہ عاقدین سے کوئی مر گیا یا عذر صحیح جسکا بیان آتیگا لاحق
تو اجارہ فسخ ہو جائیگا بخلاف بیع کے کہ وہاں دفعتہً مبیع مشتری کی ملک میں آجاتی ہے اب یہ
ممکن ہے اور منافع آئندہ تو ابھی مستاجر کے ملک میں نہیں آئے ورثہ کا لیا ذکر اور تجدید عقد
ضروری امر تھا اپنے مقام پر منحصر رہیگا نہ ورثا سے مستاجر سے متعلق ہو سکتا ہے نہ حالت عذر صحیح
بلکہ صرف بحالت ضرورت اجارہ خاص مستاجر سے متعلق ہوگا اور معاہدہ کا لازم اسکا معا
کیونکہ وقوع اور اقتضاء وقوع میں فرق ہے مگر ۱ جبکہ یہ معاہدہ ہو گیا ہو کہ نفع لیا جائے یا نلیا
اجرت ضرور دیجائیگی ۲ اجیر کا کوئی ہرج ہوا ہو جیسے زید نے ایک گاڑی عمرو سے باجرت
اور بکر نے کہا کہ زید سے معاملہ نکرو ہم اسقدر اجرت دینگے یا عمرو نے بکر سے کہا کہ میں دوسری خواستگا
قطع کرکے تمسے اس شرط پر معاملہ کرتا ہوں کہ تم اسکی فسخ کرنیکے مجاز نہو یا عمرو بطلب زید کہیں
آیا یا اوسکی فرمایش سے کوئی شی خاص بنوائی اب شکل دوم میں کل اجرت اور باقی شکلوں میں
ہرج عمرو بکر سے پانیکا مستحق ہوگا اور یہ شرط اسکے ذمہ لازم از متممات عقد سے ہے کیونکہ اول اطمینان
سے متعلق ہے اور ثانی آسایش آمر و نفاست معقود علیہ کا سبب ہے جب کسی وجہ سے اجارہ
یا مدت گذر جاوے اور معقود علیہ متعلق ہو تو مہلت مناسب شرط ہے پس اگر زمین یا کشتی یا کو
بکرایہ لیا اور مدت اجارہ ختم ہو گیا دونو سے ایک مر گیا مگر ابھی کھیت کچا ہے یا کشتی دریا میں ہے
تو ایک مناسب مہلت ضرور دیجائیگی اور اتنے دنو کا کرایہ بحساب کرایہ سابق عاید
مالک کو اپنی چیز واپس لینے کا ہرگز حق نہیں دیا گیا اسی بنا پر اگر کوئی نوکر یا مزدور ضرور

غدر کرے یا قطع تعلق چاہے تو ایک معین وقت تک مہلت دیا جائیگا سپاہی بوقت خیال جنگ یا وکیل
بوقت حضور حکام یا مزدور راہ مین یا کسی خوفناک مقام پر قطع تعلق نہین کر سکتے مگر جبکہ اوسنے بتصریح کہدیا
ہو کہ مجبور بوقت اختیار ہو اگرچہ ضرورت ہی ہو یا جن امور اور خدمات کا ذکر کیا تھا اوسکی خلاف طلب کی
جائین یا خلاف شرع احکام دیئے جائین مسئلہ جو مزدوری یا نوکری ایسی ہو جسمین ہمیشہ کام کرنا نہ پڑے
یا جو کام لیا جاوے وہ بہت کم یا غیر مقصود یا صرف تعلیم و مشق کیطور پر ہو جیسے سپاہی یا بعض اہلکار جنسے
کسی خاص وقت پر کام لینا منظور ہوتا ہو اور جو کچھ کیا کرتے ہین وہ مقصود نہین ہوتا یا لوگ عین ضرورت
کے وقت اسطرح عذر نہین کر سکتے اسلئے کہ اسی واسطے اونکو مدتون سے اجرت دیگئی ہے بشرطیکہ وہ کام اونکے منصب
و شرط کے خلاف نہو اور یہ بھی معلوم کرا دیا گیا ہو کہ تمکو کسی ضرورت پر اس قسم کا کام کرنا پڑیگا مگر جبکہ مدت معین
یا غیر معین درکار ہو تو البتہ مناسب انتظار کے بعد وہ مختار ہوگا مثلاً ایک سپاہی نوکر رکھا اور لڑائی کا
ایسا خیال ہے جسکا وقوع غالباً جلد نہین ہو یا زمین پانچ برس کیلئے کرایہ لی اور ایسا باغ لگایا
جو دس بیس برس مین تیار ہو اور لڑائی اوسکی بیکار آمد ہو یا اور کوئی ایسا کام کیا جو ایک مدت مین
پورا ہوگا یا کشتی کسی مقام پر راہ مین ٹھیرا دی اور مالک اوتر گیا اور کہہ گیا کہ ہم برس چھ مہینے مین
واپس آئینگے تو ایسی صورتون مین انتظار لازم نہین ہے **اقسام اجارہ** اسکی تین قسمین ہین
اول محض منافع اشیا جیسے مکان یا زمین کرایہ پر دینا ایسی چیزین جو استعمال مناسب مین جو کچھ
خراب ہون مستاجر سے کچھ تعلق نہین بلکہ بقدر ضرورت مالک سے مرمت کرا لیگا اوسکو حق ہے
دوم محض عمل جیسے مزدوری یا نوکری اسمین یہ شرط کہ اسقدر وقت مین یہ کام ضرور
ہو اور اگر وقت یا کام کسی مین کمی ہوگی تو اجرت کم ہوگی مفسد ہے کیونکہ ایک اجرت کے مقابلہ مین
دو معقود علیہ نہین ہو سکتے ایک وقت سے کام اور اگر یہ قید کام لینے اور تاکید کیلئے ہو اصل عقد
مین داخل نہو اور ایک امر پر کل اجرت اور دوسری پر صرف عتاب کیا جاوے جائز ہے جیسے دو بجے سے
چھ بجے تک ضرور حاضر ہو اور اسقدر کام کر دو اب تنخواہ باعتبار حاضری ہے تو کام کی کمی بیشی محسوب نہوگی
اور کام پر نظر ہے تو حاضری سے بحث نہوگی البتہ اگر حاضری کی اجرت علیحدہ اور عمل کا عوض
علیحدہ ہو تو جس امر مین کمی ہو اوسکی اجرت کم ہو سکتی ہے مزدور کی اجرت مین مالک نہین روک سکتا
دہرا یہ شرط کہ جب نوکری چھوڑنا تو ایک مہینہ اطلاع دینا ورنہ ایک مقدار جرمانہ لیا جائیگا نظالم

له خلاف شرع قانون شرعی امور اقرار کر لینے سے ہی لازم ہوتے اسلئے بند و نکو احکام کی تنفیذ معاہدہ کرنے اور سکے اعتبار کرنے ۱۲

مفسد عقد ہے مگر نفس الامر مین متممات عقد سی ہے کیونکہ دفعتاً کنارہ کشی مین بڑا ہرج اور حرج بدا
اور کمال بے اطمینانی کا احتمال ہے ظاہر ہو کہ صاحب کشتی دریا مین اور صاحب ارض قبل پختگی
مجبور کیسے جاتے ہین اسیطرح آقا مزدور ہوشیار و معتبر ملنے تک نوکر کو روک سکتا تھا لیکن جبکہ ایسے
ملنا کسی مدت پر موقوف نہ تھا اور مدت غیر معلوم تک پابندی مشکل یا ایک مدت خاص کر تعین ہے
اوسکے قائم مقام ہے اور درصورت عجلت نوکر کو تنخواہ ایام موعود سکا اوسی طرح دینا پڑیگی جیسا
ارض زراعت کا نقصان دیتا اور بیع مین مشتری سے شرط کفیل یا رہن یا عقد رہن مین را
وکیل بالبیع کا لزوم مفسد نہین اور مبیع مین یہ شرط کہ اگر فلان وقت تک قیمت نہ دوگی تو
جائز ہے اسی طرح یہ لزوم بھی مخالف وممنوع نہین ہوسکتا جرمانہ تین قسم ہی ۱ معا
جو کسی صریح شرط کی مخالفت سے عائد ہو ۲ شرط یعنی اگر آئندہ نوکری منظور ہے تو گذشتہ عدول حا
نسبت جرمانہ دو ورنہ اختیار ہے اسیطرح اور قسم کی سزائین ۳ بجبر یعنی بوجہ فلان مخالفت
جرمانہ لیا جائیگا پس قسم اول کی دو صورتین ہین ۱ وہ مخالفت جس سے کچھ نقصان مال یا عما
ہو کوئی شے ضائع کردی یا غیر حاضری یا کسی خودرائی سے کام پورا نہو سکا یا ایسی کام پر نوکر تھا جو
انجام دیسکتے ہین تنہا نہین ہوسکتا جیسے چھاپنا صحت کرنا یا دوسرونکا کام اوسپر موقوف
اسی کارخانہ کا مہتمم وغیرہ اس صورت مین جرمانہ جائز ہے اور ثبوت اوسکا جواز ضمان سے کتب
مین موجود ہے ۲ وہ مخالفت جسمین سوا ناخوشی و نافرمانی و شرارت کے کوئی نقصان نہ
اوسکا حکم مثل قسم دوم کے ہے اور قسم دوم بوجہ شرط و رضا سے مجرم ہوا انتظام و ضرورت
اور سوم محض ظلم و ممنوع کیونکہ نوکر کو اوقات نوکری مین کوئی کام اپنا کرنا جائز نہین مگر ۱ ادا ے
و سنن ۲ حاجات ضروری جیسے کھانا پینا وغیرہ مگر نوافل بالاتفاق منع ہین اور جامع مسجد وا
بمقدار مناسب اجرت کم ہوگی (عالمگیری) میرے نزدیک اگر دونو مسلمان ہین تو نماز جمعہ وا
کا پہلے ہی لحاظ کرکے معاملہ کرین کیونکہ مبادا مزدور طمع مال سے جمعہ ترک کردے اور آقا کو بھی
فرائض و عبادات تخفیف اجرت شان اسلام سے بعید ہے اور یہ قیود تب ہین کہ مالک اور کا
منع کردے یا بوقت اطلاع ناخوش ہو یا اوسکے کام مین نقصان کا خیال ہو ورنہ جس
و تعامل بلد مضائقہ نہین سببے اور ایسی نوکریاں جنمین دوسرے کام مخل نہین ہوتے یا وجہ

رہتی ہے ایسی امور سکے مانع نہین جیسے ایک شخص پہرا بھی دیتا ہو اور کچھ پڑہتا یا سیتا ہی موسوم
بیع وعمل جیسے کپڑا رنگنا جسمین رنگ کی بیع اور رنگنی کی اجرت ہے اسمین اگر مال مالک کا
ہے اور اجرت مزدوری کی تو اجارہ ہے ورنہ استصناع جسمین نوع اور وصف کی تعین بغرض رفع خلاف
ضرور ہے یہ لوگ بعوض اجرت مال روک سکتے ہین جو مال انکا مرہون ہوتا ہے وہ معقود علیہ نہین تاکہ
ہلاک عین لازم آئے بلکہ آلہ و ذریعہ تسلیم معقود علیہ ہے (ہدایہ) **عذر ہای فسخ اجارہ**
ا مجبوری جیسے گاڑی کرایہ پر لی اور گھوڑا مر گیا گاڑی ٹوٹ گئی حاکم نے ممانعت کر دی خود بیمار
ہو گیا یا وہ مریض جسکے لئے طبیب بلایا گیا تھا مر گیا ۲ **فوت غرض** جیسے مریض اچھا ہو گیا قصد سفر فسخ
کر دیا یا جس صنعت اور جس قسم کا نفع معقود علیہ سے منظور رہتا وہ اسمین نہین ہے ۳ **موت احد المتعاقدین** اب اجارہ باقی نرہا البتہ ورثاء میت اور فریق ثانی راضی ہون تو یہ معاہدہ جدید
ہوا **مسئلہ** جیسا کہ معمول ہے کہ بعد موت کے تمام معاملات اور ملازمین اور معاہدے قائم
و باقی رہتے ہین اسکا جواز بحکم تعارف ہے اور سکوت قائم مقام رضای جدید لیکن جبتک کوئی
متضمن رضا دو نو طرفسے معلوم ہو اختیار باقی ہے مثلاً کوئی مکان ایکسال کیلیے کرایہ پر لیا
دیا یا کسی کو سال بھر کامل کی شرط پر نوکر رکھا یا نوکری کی اب ایک شخص مر گیا تو دوسرے کو مکان
نوکری چھوڑنے یا چھوڑا دینے کا اختیار ہو گیا مگر جبکہ کوئی نقصان معتبر ہو تو اسکی رعایت
کیجائیگی مثلاً کشتی یا زمین یا مکان یا ظروف متعلق ہین تو رفع تعلق تک اجارہ باقی رہیگا یا ملازم وغیرہ
سے اگر اقرار تھا کہ بعین ضرورت کے وقت یا بدون مہلت چند یوم نوکری نچھوڑ سکینگے تو اوس ضرورت
مہلت کی رعایت لازم ہو اسلئے کہ یہ شروط اصل اجارہ سے متعلق نہین بلکہ بغرض حفظ حقوق و اموال
اغراض عاقدین کیجاتی ہین اور یہ حقوق میراث اور ملک ورثا ہوتی ہین **اجارات مشروطہ**
یعنی بشرط ترتب اثر اجرت دیجائیگی جیسے طبیب وکیل عامل جنسے بشرط کامیابی ایک مقدار اجرت کیم
تصفیہ کیا جاوے انمین کسی قسم کا تعین طبابت وغیرہ شرط ہے کیونکہ اثر کا ہونا نہ ہونا کسی کے اختیار مین ہے
نہ کسی وقت خاص سے متعلق اور نہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اب اثر مرتب ہو گا پس بدون تعین کے
نزاع قائم ہے اسلئے کہ آمر کبتک انتظار کرے اور اگر بوجہ کسی بیجا ہوئی خرابی کی جسکا وقوع بہ شکل ہر
معمول کرنا چاہیے تو اجرت کس اعتبار سے دیجائے اور اگر آمر کو مطلقاً اختیار دیا جائے تو وہ ہر وقت اسکی

معزولی اور حق تلفی پر قادر ہوگا **تسلیم معقود علیہ** کے یہ معنی ہیں کہ مستاجر نفع لینے پر قادر
ہوجاوے مگر جبکہ بعض مدت یا تمام مدت میں کوئی مانع قوی پیش آیا مثلاً مکان غصب کیا گیا
غرق ہوگیا سلو کر بیمار ہوا۔ بقدر حصہ اجرت کم ہوگی (عالمگیری) فسخ اجارہ میں حضور عاقدین
سے عام ازین کہ خود ہون یا وکیل اونکا یا تحریر **تعیین معقود علیہ** کبھی باعتبار عمل ہوتی ہے
جیسے یہ کام اسقدر کردو اور کبھی باعتبار وقت کہ جیسے صبح سے شام تک سو جو ہو اور کام کرو اسمین
اجیر پر تمام وقت متوسط قوت سے کام کرنا اور کام نہو تو حاضر رہنا لازم ہے مگر خالی وقتون کی
نہین ہوسکتی **تفرقات و اجارات فاسدہ** اجارہ شروط فاسدہ سے فاسد ہوجاتا
اور شروط فاسدہ کا ذکر بیع میں ہوگیا لیکن معقود علیہ ایسی چیز میں جو بیع کیطرح واپس ہو سکتی
پس جبکہ بوجہ جہل اجرت اجارہ فاسد ہوا تو اجرت مثل دلائی جائیگی اور اگر دوسری وجہ سے فساد
تو اجرت قرار دادہ اور اجرت مثل سے جو کم ہو وہی دلائی جائیگی (محلا) مسئلہ کبڑا کل تک سیئے تو
ورنہ مر اجارہ فاسد ہوا ہان یون کہا جاے کہ اجارہ ہر حال میں ہے اور زیادتی بطور انعام و شرط معلق
معین ہو یا یہ کہو کہ اگر کل نہ سیئے تو نہ لینگے مگر صاحبین ایسی شرطین استحساناً جائز کہتے ہیں اور عامہ
نے اسیکو ترجیح دی ہے درختون کے اجارے کو فقہا نے باتفاق منع فرمایا ہے اور وجہ اسکی عدم
عدم حاجت قرار دی ہے مین کہتا ہون کہ عدم تعامل حجت نہین خصوصاً امور مروجہ میں
خصوص قولی و فعلی دونون سے ثابت ہون باقی رہے حاجت وہ ہمارے زمانہ میں اشد ہے کہ
زمانہ میں نہ تھا اور جب درخت باجارہ لیا اور جو پھل کچھ خریدے تو وہ اوسپر نہ پڑیگا جیسے بڑا تو
شجر سے استفادہ منافع شجر ہے اسلیے کہ نمو ایک قوت ہے جو زمین سے حاصل ہوتی ہے نہ ہلاک عین شجر
زراعت ورنہ ایسی ہی زراعت جائز نہو اور یہ شبہ کہ درخت تابع ارض ہے اور تابع کا اجارہ غیر تام
بلا خلاف کہ اجارے پر ہو وارد ہوتا ہے جو باتفاق جائز ہے علاوہ جبکہ شجر اعیان سے ہے تو اوسے تابع قرار
نہیں سکتا یا ضرورت ہے اور امام محمد سے شرط ترک اشجار مروی ہے (ہدایہ) مالی اجارہ میں جہل مطلقہ
مفسد ہے پس جبکہ زید نے عمر کو ایک مکان چار زمین سو روپیہ سالانہ کرایہ پر دیا یہ شرط کہ جسقدر مرمت
یا اسکی تعمیر میں خرچ ہو وہ تمہارے ذمہ ہے پس اگر مقام اور تعداد اور آلات معین اور معلوم
تو خیر ورنہ اجارہ فاسد ہے کیونکہ مرمت و تعمیر کے احوال مختلف ہین اور اسصورت مین جو بنایا جاے وہ مالک

درختون کا اجاره

[illegible]

مالک ہو اسیطرح کہ یہ تعمیر درست داخل اجرت ہو اور اگر یون کہا گیا کہ مکان یا دکان اپنی طرف سے بنوا لو بعام اسکی
بلکہ حرفی وضع خاص معین کر یا اسکا اجارہ جائز ہے اور کرایہ حق زمین کا ہوگا اور عملہ ملک مستاجر اور شرط
دوام ہو تو بھی مالک کرایہ نہین بڑہا سکتا اور نہ مستاجر کم کر سکتا ہے اور بغیر رضامندی مستاجر اگر زمین
واپس لیجاوے تو قیمت عملہ معہ اجرت تعمیر ذمہ مالک ہوگی بوقت اوسکام کا جمع کرنا موجب فساد ہے جیسے
دو پہر حاضر رہو اور اسقدر کام بھی کرو اور ان دو نو نسبتون میں کمی ہوگی اجرت کم کر لیجائیگی مباح
مالونکا اجارہ اسکی دو قسمین ہین اول مباح مال کو اجارے پر دینا یہ باطل ہے دوم مباح مال
حاصل اور جمع کرنے پر کسیکو باجرت معین کرنا یہ جائز ہے تفصیل شکل اول شارع عام - دریا جنگل
پہاڑ شکار وغیرہ کو اجارے پر دینا جائز نہین مگر جبکہ ایسی چیزین اپنی محنت اور صرف سے تیار کرے
جیسے نہر کھودے پل بنایا چراگاہ بنائی مسئلہ دریا یا شاہراہ کا بند کر دینا بغرض منفعت عام و مقتضای انتظام
جائز ہے جیسے ناؤ کا پل بنانے سے کشتیونکی راہ بند ہو جاتی ہے یا پل کیوجہ سے دوسرے گھاٹ روک
دی جاتے ہین اگرچہ یہ مقام نہ مملوک ہو نہ ممنوع لیکن اگر پل کشتی کا بنایا جاوے تو بڑا اجر ہے
پس بغرض منافع عظیم و راحت عام کے بیمداخلت ظلم نہین اسیطرح پہاڑ و بیہڑ جنگل کی لکڑی - دریا
کا پانی - سوتی - صحرا کی معدنیات - مٹی - ہر قسم کے شکار اور جسقدر چیزین ایسی ہین وہ انہیں ان مقامات مین پائی
جائین اونمین عام خلائق برابر مستحق اور جو پہلے قبضہ کر لے وہ مالک ہے مگر جبکہ حاکم وقت محافظت اور انتظام
کرے اور خلق اللہ کو خوف نقصانات سے بچائے باہم جنگ و جدل ظلم و تعدی سے روکے تو ایسا
محصول جو قیمت کے قریب نہ ہو جاوے اور ایسا تحکم و قبضہ جو حد پاک تک نہ پہنچے اور ان
مقامونکو عام اباحت سے خارج نکرے جائز ہے تفصیل شکل دوم نوکر یا مزدور کو اپنے کام کے واسطے نوکر رکھین
جو کچھ حاصل ہو اوسکی چار قسمین ہین اول بمعاوضہ جیسے خرید فروخت وغیرہ مگر لازم ہے کہ یہ معاوضہ
اوسکی خدمت کی غرض سے ہو جیسے ایک شخص نوکر کپڑا بیچنے اور خریدنے کا ہے تو وہ سوا اسکے
مصارف خانگی کے بطور تجارت اپنے پیسے کپڑا خرید فروخت نکرے دوم بسبب ... اپنے ایسے وجہ
سے ہو جسکو معینہ خدمت سے تعلق نہو جیسے میراث ہبہ وغیرہ سوم بسبب مشترکہ و مشتبہ یعنی جسکو اوسکو
اپنی طرف بھی منسوب کر سکے جیسے خاص تجارت کیوجہ سے کسی شخص سے ملاقات ہوگئی اور کچھ
نفع ہوا اسمین اول الحاظ تجارت اور ثانیا اعتبار ذات اجیر دونون ہین تو اسمین تنقیح طلب ہے

عمل کرے اور ضروریات مثل طعام دعوت وغیرہ پر جا لمین اسکو حق ہوے گا بحسب خدمت و حکم [illegible]
حاصل کرے وہ مالک آقا ہے پس جبکہ آقا نے حکم دیا کہ دریا سے موتی نکال یا جنگل سے لکڑی کا جمع کر یا [illegible]
پکڑ تو اگرچہ یہ چیزین اولاً ملازم کے قبضے مین آئینگے لیکن وہ قبضہ حقیقت مین آمر کا ہے اور روایا
اسکی ارشاد نبوی علیہ السلام ہے لیکن ہماری عرف کے اعتبار سے معلمین اس کلیہ مین داخل نہین اسیے
کہ جب معلم ملازم ہوا اور دوسرے لڑکے بھی اوسکی پاس پڑھتے ہین اور کچھ اوسے دیتے ہین تو ہر چند یہ آمد
معاوضہ اونہین وقتون یا اوسی محنت کا ہے جسکی تنخواہ اوسکو دیجاتی ہے اور بیشک بوجہ تعلیم
دوسرے شاگردونکے کچھ حرج بھی ہوتا ہے مگر بوجہ عرف کے ایسا ہی سمجھا جاتا ہے کہ گویا اوسکی اجازت
ہوگئی ہے اور ایسی جبکہ نوکر رکھنے والا ممانعت کردیتا ہے تو اونکو ایسے حقوق نہین رہتے اور دوسرے
ملازمین کا بھی ایسا ہی قیاس ہے **متفرقات** اجارہ مین خیار رویت و خیار عیب و خیار
شرط حاصل ہے (عالمگیری) اور تفصیل اسکی مثل تفصیل بیع کے ہے مگر ایسے اجارہ مین جنکا دیکھنا
اولاً ممکن نہین صرف بیان یا نمونہ کافی ہے جیسے کپڑا رنگوانا و سلوانا سلوانا وکیل سے کام لینا
طبیب سے علاج کروانا ۔ اجارہ مین نفع موجود و مقصود ہوتا ہے اور بیع مین ملک پس جو [illegible]
نہین بیچی جاسکتی ہے اوسکا اجارہ بھی صحیح ہے (عالمگیری) جیسے بچہ شتر و اسپ بک سکتا ہے کیونکہ
مالک مال ہے نفع آئندہ یا نفع تجارت موجود ہے مگر اجارہ جائز نہین کیونکہ انتفاع موجود نہین جیسے
سواری وغیرہ ہاں اگر کوئی نفع خاص ملسکے تو [illegible] نہین ۔ اجارہ پر اجارہ جائز ہے مثلاً
زید نے عمرو سے ایک مکان کرایہ پر لیکر بکر کو کرایہ پر دیا ۔ [illegible] بالاجارہ پر دینا جائز نہین اگرچہ
شخص بھی متوسط ہو جیسے زید نے عمرو سے ایک [illegible] کرایہ لیکر بکر کو دیا اب بکر وہ مکان زید کو نہین
دیسکتا ۔ معاوضہ [illegible] جنس منع ہے جیسے زید نے ایک مکان عمرو کو کرایہ پر دیا اور عمرو نے اوسکی عوض
اپنا مکان زید کو دیا ۔ ایسے شخص کو کرایہ پر دینا جس سے [illegible] فساد کا احتمال ہے بحسب تفصیل بیع کے
منع اور [illegible] ہے جیسے طوائف یا قمار باز یا شراب فروش کو مکان یا دکان کرایہ پر دینا ۔ غیر مقدور
التسلیم یا بعض معقود علیہ کو اجرت قرار دینے سے اجارہ فاسد ہوتا ہے جیسے دس من گیہون فلان مقام تک
لیجاؤ اوسمین ایک من اجرت تمہاری ہے اور نو من ہمارا اسلیے کہ حقیقت مین مزدور نو من گیہون
لیگیا اور دس من [illegible] اجرت پائی اور [illegible] سے متعذر ہے کیونکہ اجرت وہ گیہون ہے

اجیر لیجائی اور یہ امر مستاجر کے اختیار مین نہین اور اگر یہ کہا کہ دس من گیہون لیجاؤ تو ایک من
گیہون اجرت دینگے یہ جائز ہے اسلیئے کہ اب دس من پورے اجیر کو لیجانا اور بعد وصول اپنی اجرت طلب
کرنا لازم ہے اور مالک کو اختیار ہے کہ نو من گیہون چاہے ادا کرے اور شکل اول مین اجیر خود مختار رہتا اور
ابتدا سے مالک کا حق منقطع ہو گیا تھا ایسی ہی سوت بنی کو دیویگا اور کہا کہ بعد تیار ہونے اس قسم کا
اسقدر سوت یا کپڑا دیا جائیگا جائز ہے اور اگر کہا کہ ربع یا نصف خود لیلو نا جائز ہے ۸ ہرچہ یعنی مزدور
یا سواری بلائی اور قرار پایا کہ یہ کام کیا جائے یا نہ اجرت ضرور دیجائیگی لازم الادا ہے ۹ اجرت
تعلیم علوم دین یا اعمال یعنی ادعیہ و اذان وغیرہ جائز ہے اور واجب الادا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ اور فرمایا اضربوا لی سہما (رواہ البخاری) اور یہ معاوضہ
صرف وقت و حبس وقت کا ہے ذکر پاک سبحانہ تعالی کا عوض نہین ایسے ہی گواہی کی اجرت بمقابلہ صرف وقت
جائز ہے ۱۰ اقرار موت جائز ہے حدیبیہ مین اصحاب رضی اللہ عنہم سے موت پر بیعت ثابت ہے مگر اس
عقد کی غرض یہ نہین ہے کہ مر ہی جاوے بلکہ کمال ثابت قدمی و سعی و جوانمردی لازم ہے پس نوکرے
فوج کی اور اونکی اقرار کہ سربازی اور جان نثاری کرینگے جائز و صحیح ہے بشرطیکہ جائز معرکون مین
لڑین اور ظلم و کفر کی اعانت نہو اور تا بامکان کوشش و شجاعت اونپر لازم ہوگی نہ مرجانا ۱۱ نوکر کو
آقا کی تعظیم اور بعد معزولی مراعات اور لحاظ حق نمک امر شرعی نہین مگر متعارف ہے اور مروت کے
اعتبار سے مستحسن ۱۲ ملازم پر جبر نہین ہو سکتا کہ وہ خواہ مخواہ کسی ایسے شخص کی اطاعت کرے جسکی اطاعت
اوسکی شرط مین داخل نہ تھی کیونکہ مزاج مختلف ہوتے ہین اور آدمی ہر مزاج کا متحمل نہین ہو سکتا
مگر جن سرکارون مین قواعد اوسکی معین ہین وہان بحسب قواعد اون سب افسرون کی اطاعت جنکا
وہ ماتحت ہے یا ہو لازم ہے ۱۳ گناہ مین نہ اطاعت ہے نہ اجرت پس گانا بجانا نوحہ گری ناجائز پیغام
رسانی ظالم حکام کے احکام کی تعمیل نامشروع قوانین کا اجرا سود خوارون کی طرف سے سود کا تقاضا
اوسکی وکالت حرام چیزون کو بیچنا بنانا یا اوسمین کسی قسم کے اعانت کی نوکری یا مزدوری یہ سب
ممنوع ہین اور بعض مین وہ امر ہین جنمین نہ اجارہ منعقد ہوتا ہے نہ اجرت لازم ہوتی ہے اور اگر اجرت مل بھی
گئی تو اوسمین ملک نہین آتی جیسے اجرت شراب کشی و قتل نفس مظلوم وغیرہ اور بعض مین بعد قبضہ کے
ملک خبیث آجاتی ہے اور مرتکب عاصی ہوتا ہے جیسے فساق اور ظالمون کی ممنوع امور مین نوکری

بنا پر کفار کی نوکری یا مزدوری اگرچہ صحیح ہے اور آثار صحابہ سے ثابت ہے لیکن جبکہ انکی شوکت اور
قوت زیادہ ہو یا اسلام کو ضرر پہونچے یا غلبہ اسلام کا باقی ہو یا انکو مذہبی عقائد اور اعمال کی اعانت ہو یا
شرایع اسلام کی مخالفت لازم آئے یا مزدوری یات دینی مثل جمعہ و جماعت وغیرہ کی ادا کرنے میں مانع ہو یا جبار
ہو اور موجب معاصی ہو یا اگر تمام بلاؤن سے خالی صرف مزدوری ہو تو جائز ہے اور حکم ایسی ممنوع نوکری
یا مزدوریون کا حالات یا وقعات کے اعتبار سے بدلجایا کرتا ہے اور اسی بنا پر فجار و فساق کی نوکری اور
اجر بننے میں زیادہ اہتمام اور احتیاط لازم ہے کیونکہ غالباً کام انکے ممنوعات سے خالی نہیں ہوتے اور انکی صحبت
سے ایمان ضعیف ہوتا ہے میرے نزدیک کفار و فساق کی نوکری سے انکی مزدوری اولی ہے اسلیے کہ آقا
کو نوکر پر شفقت و اعتماد اور نوکر کو آقا سے محبت اور اعتقاد ہوتا ہے اور بحکم الناس علی دین ملوکہم اثر
زیادہ پڑتا ہے مزدور کو اسقدر تعلقات نہیں ہوتے پس جسقدر ایسے غراب تعلق قوی ہونگے ایمان ضعیف
ہوگا فافہم واعمل جب کوئی اجیر کسی شرط کی مخالفت سے معزول کیا جائے پس اگر وہ مخالفت خفیف
ہے اور اجرت اجزا اسکے عمل یا وقت پر منقسم نہو بلکہ مجموعی اجرت ہو تو بالکل اجرت ضائع ہوگا
اگر مقصود خفیف یا اجرت منقسم ہے تو بحسب تفصیل تقسیم دینا چاہیے مثلاً اجارات محض
اطمینان اور اعتماد اور پسند خاص پر مبنی ہیں جیسے وکیل - طبیب - معلم - عامل - وغیرہ انکی فسخ کی
لیے صحیح کی ضرورت نہیں اسلیے کہ یہ امور قلبی ہیں اور دلیل اسپر قائم نہیں ہوسکتی لیکن جبکہ بیعانہ
کے اندر اجارہ فسخ کیا اجرت بقدر عمل یا وقت یا اثر عائد ہوگی مثلاً زید نے طبیب سے جسکو علاج سپرد
عرصہ دو روز ہوا علاج ترک کیا یا کسی عامل سے چالیس دن کا اقرار تھا بیس دن قطع کیا یا کسی وکیل کو جو چار روز کا نوکر
ہو اجرت کا مستحق تھا دو روز کا رپیکی پیشی معزول کیا نصف اجرت دینا پڑیگا مسئلہ معمولی اجارات ناجائز ہیں جیسے کہ
یہاں معمول ہے کہ کمینہ پیشہ حجام - دھوبی - چمار - پاسی - وغیرہ زمیندار انکو ہر قسم کے کام کرنے پر لزوم
مجبور کیے جاتے ہیں اور صرف بعض تقریبات میں انکو کچھ بطور انعام ملا کرتا ہے کوئی اجرت اور عمل
مخصوص اور معلوم نہیں یہ سب شروط واہیہ اور لزوم فاسدہ ہیں اگر کچھ معاوضہ قلیل و کثیر معین
ہے اور کسی قسم معلوم کے کام کے وہ ذمہ دار ہوں اور تقریبات اور فصل میں جو انعاماً ملا کرے تو مضائقہ
نہیں اسیکو ہمیشہ معین اصل اجرت ہے اور باقی انعام مثلاً زید نے ایک مکان عمرو کو بکرایہ دیا اور قبضہ
سے پہلے کے ہاتھ بیچا یا کسی اور کو بکرایہ دیا بعض کے نزدیک صرف اجارہ اول لازم ہے مسئلہ ا

فضولی مشروط نفاذ ورد بیع صحیح ہے ۱۹ شریک اجرت کا مستحق نہین ہو سکتا جیسے زید وبکر ایک صندوق
کے بشرکت مالک ہین پہر زید بحکم بکر اوسے دوسرے شہر مین لیگیا اور ایکروپیہ اجرت قرار پائی اب بکر مستحق
اجرت نہوگا اسلیے کہ بکر جسمین صندوق کا مالک ہے پہر اپنے چیز کی اجرت کیونکر لیسکتا ہے (ہدایہ) ۲۰
جس کام کا کرنا واجب ہوا وسکا اجارہ صحیح اور اجرت ساقط ہے اسلیے ہان اگر لڑکے کو دودہ پلانیکا اجارہ
کرے تو اجرت کی مستحق ہوگی اگرچہ اولاً ماں پر دودہ پلانا واجب نہین مگر جبکہ پلایا تو گویا امر واجب ادا کیا
جیسے غلام پر نماز نہ اور حج ادا کرنے سے واجب ہوجاتا ہے ۲۱ زید و بکر کو کسی کام کا ٹھیکہ دیا کہ جسقدر کام
ہو اوسقدر اجرت دیجائیگی مگر اس غرض سے کہ نہین معلوم کسوقت ضرورت ہو تمکو فلان وقت تک
حاضری ہوضرور ہے اب بکر کو کام ہو یا نہو حاضری لازم ہے اسلیے کہ گویا بکر نے یہ شرط کی ہے کہ فلان وقت
سے فلان وقت تک ہرج نہو نہ پائیگا ۲۲ زید نے ٹھیکہ لیا کہ اس تمام مکان مین جسقدر چہپر یا خس کی
ٹٹیان مطلوب ہونگی یا جسکی ٹٹیونکو چہڑ کنے کو یا فلان باغ سینچنے کو یا فلان جماعت کی ضروریات کو جسقدر
پانی مطلوب ہوگا یا ان مہمانون کیلیے جسقدر طعام یا فلان کتاب چہپنے مین جسقدر رسیاہی یا فلان
مکان کی آرایش مین جسقدر فروش درکار ہون یا اس جلسہ کی روشنی مین جسقدر تیل صرف ہووہ
سب اپنے پاس سے صرف کرونگا پس اگر مقدار اور وصف ان چیزونکا جو خرچ ہونگی بیان یا عرف
سے معلوم ہے جیسے اس قسم کا کہانا یا فلان قسم کا فلان فلان مقام کا فرش اور معلوم مقدار اسوال جیسے
جیسے فی مشعلہ پانی چاندنی عہ یا فی سیر طعام ۳ ر تو یہ معاہدہ بیع ہے اور انعقاد اسکا روزانہ ہے اگر ایک
اور مقدار معین ہے تو خیار رویت ہو نہیگا اور اگر قسم و مقدار معلوم ہے مگر ایک معین معاوضہ ہو
جیسے ہزار روپیہ ماہوار تو یہ اجارہ ہے اور معقود علیہ فقط اثر ہے نہ وہ اشیا یعنے اوس مکان کا خس
سے ہوجانا یا ٹٹیونکا تر ہونا یا باغ یا کہیت کا سیراب ہونا یا کتاب کا چہپ جانا یا آدمیون کا آسودہ ہو
یا روشنی کا ہونا اور اوسکی نظائر کتب فقہ مین بہت ہین جیسے کپڑا رزر و زعفران سے رنگنا یا اسطرح
ریشم سے سیدہ یا یہ کتاب شنجرف سے لکہدو یہان بہو مال ہے اور اوسکی حد معلوم نہین مگر اصل
معقود علیہ وہی اثر ہے یعنی رنگنا سینا وغیرہ اور یہ سوال موقوف علیہ یا آلات یا توابع معقود علیہ
مین اور پانی بہیجو اور حمام مین جانے کا عوض باتفاق جائز ہے باوجودیکہ کوئی شخص یا نہ کم بیٹہتا ہو اور کوئی زیادہ
زیادہ اور حمام مین بعض آدمی پانی کم گراتے ہین اور جلد فارغ ہوجاتے ہین اور بعض آدمی دیر تک

… ہین اوسپر پانی زیادہ صرف کرتے ہین اسلیے کہ ایسا حیلہ جس سے بچاؤ مشکل ممکن ہے اور علوتا آدمی اوسے
پہنسا نکرتا ہو وہ معاف ہے (کلام طیبی از حاشیہ ترمذی شریف ص ۱۲۱) اور اسی بنا پر دودھ پلانے
اجارہ ... درست ہے اسلیے کہ معقود علیہ پرورش یا خدمت ہے اور دودھ اوسکا تابع یا موقوف علیہ
ہے جنکہ جب ... شی معقود علیہ کی موقوف علیہ یا آلہ یا تابع ہو تو اوسکا بھی داخل ہوجانا مضر نہین
البتہ محض عین شی پر اجارہ نہین ہو سکتا جیسے چرائی کا اجارہ جسمین گہاس عین معقود علیہ ہے اور
تقریر کہ اسمین بہی جانور کی پرورش مقصود ہے باطل ہے کیونکہ یہان پرورش صرف گہاس سے ہوتی
… اجیر کو ... دخل نہین البتہ اگر مالک زمین یہ کہے کہ مین تیری ہاتہ جانور اتنے روپیے پر اپنی گہاس نہیں
… کرونگا تو معقود علیہ چرانا اور گہاس آلہ ہے اور اجارہ صحیح (مفہوم از عالمگیری) یا زمین کا اجارہ
… گہاس وغیرہ پر بطور منافع تصرف کرے مسئلہ ایسے اجارہ مین جو مال لگایا جاوے وہ بعد تمام
یا فسخ ... باقی جسقدر باقی ہے اجیر کی ملک ہے اسلیے کہ مستاجر کو صرف انتفاع اور اثر سے تعلق تہا
… سے جیسے کسی کی ٹٹیان یا کہانا یا سامان روشنی وغیرہ بچا ہوا یا وہ پرزے جو کسی آلے مین لگا
… جسے ... لیجا ئیگا مسئلہ زید نے بکر کو ایک کتاب چہاپنے کا ٹہیکہ دیا اور پیچ اور تہہ چہاپا
… سے دیا اور یہ قرار پایا کہ جو مرمت مطلوب ہوگی وہ بکر کے ذمے ہے پس بکر نے جسقدر روشنائی
اور کاغذ وغیرہ مطلوب تہا خرچ کیا اور پیچ کے بعض پرزونکی مرمت کرائی اور کچھ پرزے جو بیکار ہو
تہے ... اس سے نئے بنوائی پہر ٹہیکہ تمام ہوا اب سیاہی اور کاغذ بچا ہوا اور وہ نئے پرزے جو بکر نے
لگائے تہے بکر کے ہین مگر وہ پرزے جنمین صرف مرمت کی تہی اوسمین بکر کو کچھ حق نہین اسلیے کہ بکر نے ا
غرض سے اپنا مال صرف کیا اور زید نے کوئی کرایہ انہی آلات کا بکر سے نہین لیا پس زید اس زر مرمت
… اگر کرایہ بہی لیا ہوتا اور وہ پرزے بدون اس مرمت کے بہی بحسب قرار داد نفع دیسکے
… تو بہی زید ضامن نہوتا لیکن ان صورتو نمین بکر کسی نقصان کا جو اسکے قصد سے نہ
… مستعار یا اجارہ جو استعمال شروط مین ناقص ہون اونکا ضمان نہین ۲۳ نہر یا کنوا
… اجارہ لے لیا یا کنوان یا نہر کل یا اوسکا کوئی حصہ کرایہ پر لیلیا تو پانی تبعاً داخل ہے (عالمگیری)
… پانی مقام موعود پر پہنچا دے یہ صحیح ہے ۳۰ بعد کہ مالک کسی کل یا بند ہین کو توڑ دے
… پانی بہا دے یہ بہی من قبیل اجرت ہے ۳۱ صرف اجازت دیدے اور مستاجر اپنے عمل سے

یا نہر کاٹ کر پانی لیوے جائز نہیں **مسئلہ** زید کا مکان ایک بلند دیوار کے پاس ہی اسطرح کہ صاحب دیوار اگر دروازہ کہولدے تو زید کے مکان میں روشنی یا ہوا آسکے اسکا معاوضہ جائز ہی ہر چند روشنی اور ہوا مملوک نہیں مگر زید کو ایک مرغوب فائدہ پر قدرت دیگی اور حق امتناع جو زید کو حاصل تہا اوٹھا لیا گیا **۲۴** چراگاہ اور شکارگاہ اور تالاب وغیرہ کا اجارہ بدین غرض کہ گہاس یا شکار یا مچلیاں یا اور کوئی شے حاصل کرے جائز ہی مگر معقود علیہ زمین ہو اور دوسری چیزیں عقد میں داخل نہو نگی **۲۵** زید نے عمرو سے کچھ اشعار کہلائی یا نثر لکھوائی یہ اجارہ صحیح و لازم ہی اور نظیر اسکے اجارہ مصنوعات ہی جیسے کہانا پکانا رنگنا دہونا یا وکیل کی تقریر یا طبیب کا علاج کیونکہ ان سب میں وصف کافی معلوم ہوسکتا ہی اور نہ آخرکار یہ چیزیں قابل رد ہوتی ہیں **۲۶** اجارہ بطور تعاطی بہی منعقد ہوجاتا ہی جیسے کشتی پر بیٹھ گئی (عالمگیری) ... بیٹھ گئے اور دوسرے مقام پر اجرت دیدی **احکام وجوب تنخواہ و استحقاق تعطیلات ملازمین** **۱** ایام تعطیل و رخصت جبکہ مشروط و معین ہوں انکی تنخواہ تابع اور فرع ایام خدمت کی ہے یعنی اگر ایام خدمت کامل ہیں تو پوری تعطیلیں ملینگی ورنہ کم مثلاً زید فی ماہ چار دن تعطیل کرتا ہی پس کل ایام خدمت غالباً ۲۶ یوم ہوئی اب اگر زید نے صرف ۱۳ دن نوکری کی ہی تو دو ہی یوم تعطیل ملنا چاہیے اسلیے کہ اگر تنخواہ تعطیلات تبرعاً و انعاماً سمجھے جاوے تو واجب الادا نہو گی کیونکہ احسان و انعام واجب نہیں ہی اور اگر مستقل ہی تو بے خدمت لازم نہو گی اسلیے کہ عوض بدون معوض کے ثابت نہیں ہوتا اور ان دونوں صورتوں میں لازم آئیگا کہ اگر کوئی شخص تمام ماہ غیر حاضر رہی تو بہی تعطیلات کی تنخواہ پا سکتا ہی حالانکہ یہ سب باتفاق باطل ہی ہر چند ان معاملات میں عرف معتبر ہی مگر **۱** اسکا عرف مختلف ہی اور یہ غیر معتبر ہو جیسا بحث عرف میں گزر رہا ہی **۲** اگر مختلف نہوتا تو بہی معتبر نہیں ہوسکتا کہ جو عرف عقل و انصاف و اصول شرع کے خلاف ہو مردود ہی **۳** ہمارے زمانہ کا عرف قیاس پر راجح نہیں ہوسکتا پس اس مقام پر اوسیقدر عرف جو انصاف سے متجاوز نہو ملحوظ ہوسکتا ہے **۲** سبب استحقاق تعطیل کا مجموعہ ایام خدمت ہے اور وجوب ادا جزو متصل سے ہوگا مثلاً جمعہ اسکا استحقاق کامل تب ہوگا

... سلم ... [illegible] ... **سلم** ... ریلکی ... [illegible]

جبکہ شنبہ سے پنجشنبہ تک متصل خدمت کرے اور جب جزو متصل یعنی یوم پنجشنبہ تمام ہوا اجرت یوم جمعہ
واجب الادا ہوئی اسلیے کہ کوئی شخص راضی نہیں ہوتا کہ صرف دو تین روز کی نوکری میں تمام یوم جمعہ
تعطیل دے بلکہ چھ یوم کام کے بعد ایک یوم دیا جاتا ہے ایسی ہی دوسری تعطیلیں مثل عید وغیرہ
ہیں جو مہینے کیطرف منسوب اور ایام سابقہ سے متعلق ہیں پس تعطیل عید الفطر تو دیگی مجموعہ سے متعلق
ہے تعطیل عید الفطر آخر یوم رمضان یا رویت ہلال پر موقوف اب اسکی امثلہ مشکلین سنیے مثلاً
ملازم ہفتہ وار یا ماہوار پس (۱) ابتدا میں غیر حاضر رہا جیسے شنبہ سے دوشنبہ تک (۲) انتہا میں غیر حاضر
ہوا جیسے شنبہ سے پنجشنبہ تک (۳) درمیان میں غیر حاضر رہا جیسے دوشنبہ سے چہارشنبہ تک ان صورتوں میں تعطیل
ملیگی (۴) آخر یوم میں نوکر ہوا (۵) آخر و اول میں نوکر تھا صرف درمیان میں برطرف ہو گیا تھا تعطیل
کامل ملیگی (۶) آخر یوم یا پنجشنبہ کو برطرف ہوا تعطیل بالکل نہ ملیگی (۷) رخصت ہے تو یوم متصل تک
اگر بلا وضعات ہو تو کل تعطیل ورنہ بقدر خدمت (اگر کی ہو) ملیگی (۸) عید وغیرہ کی تعطیلات کی
متصل میں حاضر تھا اور اول سے کچھ غیر حاضری تو اسکی تعطیل وضع نکی جاے (۹) تقسیم حصہ
تنخواہ کا اون ایام کے اعتبار سے ہوگا جو بعد وضع تعطیلات باقی رہیں پس زید سو روپیہ ماہوار کا
ہے ۳۰ یوم مہینا ۳۰ یوم اور چار جمعہ نکالا جاے ۲۶ یوم خدمت ہے تو للعہ یومیہ لیا دیا جاے اور اگر ۳
۶ یوم غیر حاضر بھی ہے تو للعہ وضع ہونگے شراکت اگر ۲ قسمیں ہیں (۱) دونو طرف سے مال
(۲) دونو طرف سے عمل (۳) دونو طرف سے مال و عمل (۴) ایکطرف سے مال و عمل ا

[illegible]

دوسری طرف سے صرف عمل ۵ ایک طرف سے مال و عمل دوسری طرف سے صرف مال ۶ ایک طرف سے
مال دوسری طرف سے عمل ۷ کسی طرف سے مال نہیں ہے قرض لیکر تجارت کرتے ہیں پس قسم اول و سوم
و پنجم مفاوضہ ہو یا عنان و قسم دوم صنایع ہو یا وجوہ و قسم ششم مضاربت ہو اور ہفتم شرکت فی الوجوہ
اور چہارم فاسد **اصول شراکت** ۱ چاہیے جسقدر آدمی باہم شریک ہوں جائز ہے ۲
شراکت عروض میں جائز نہیں اگر جانبین سے نقد نہو تو ہر شریک اپنا نصف مال دوسرے کے ہاتھ بیچکر
شراکت کرے مثلاً زید و بکر برابر کے شریک ہیں اور زید کے پاس دس تھان پارچہ قیمتی سو روپیہ اور
بکر کے پاس پچاس درمیان قیمتی سو روپیہ کی ہیں اب زید نصف درمیان پچاس کو بیچے تاکہ بکر
اوسمیں برابر کا شریک ہوجاوے اور بکر بھی وہی تھان زید سے بیچکر اوسے شریک کرلے تاکہ نوبت
اصل مال میں نزاع نہ رہے کچھ تفاوت خیال میں نہ رہے ۳ مقدار مجہول سے شرکت جائز نہیں مثلاً
اس شیرینی میں شکر زید کی اور روغن وغیرہ جسقدر مطلوب ہو بکر کا یا ان عمل میں جہل مقرر نہیں
مثلاً جسقدر کوشش اور محنت ہووے بکر کرے گا اور زید ہزار روپیہ دیگا یہ جائز ہے منافع میں تعیین
اور تخصیص جائز نہیں مثلاً دس روپیہ ملیں یا فلاں کھیت یا درخت یا مال کا جو نفع ہو وہ زید کا یا
نصف منافع اور پانچ روپیہ اسلیے کہ ممکن ہے کہ نفع مقدار معین سے کم یا برابر ہو یا اوسی شے خاص
میں نفع ہو اور مال میں نہو یا بالکل اوسمیں نفع نہو پس یہ سب صورتیں موجب نزاع اور قاطع
شراکت ہیں شرکت ایسی فاسد و واجب الفسخ ہو جاتی ہے ۵ نفع یا مال یا عمل کم ہو یا زیادہ
ہر شخص اپنے معاملہ کا ذمہ وار اور اپنے شریک کا وکیل و کارگزار ہے مگر شرکت مفاوضہ میں کفیل و ضمین
ہے پس جو شے ایک شریک کے ہاتھ بیچے اوسے تقاضا کرے اور دوسرے شریک سے بقدر حصہ وصول کرے
مگر مفاوضہ اور شرکت صنائع میں دونو مستحق اور مستحق ہیں ۶ شرکا باہم امین ہیں پس جو شے ایک
شریک کے پاس ضائع ہو اوسکا تاوان نہ دینا پڑیگا مگر جبکہ اسکا قصور ہو یا شرط قرار داد یا عرف
تجار کی مخالفت کی ہو ۷ شرکا مختار ہیں کہ بحسب عرف تجار و امور قرار یافتہ ایک دوسرے کی غیبت
و حضور میں معاملات کیا کریں اور جو نفع و نقصان اوٹھے ہو وہ مشترک ہے ۸ کسی شریک کو
وس امر خاص میں جسمیں شریک ہے تنہا اختیار نہیں کہ کوئی علحدہ معاملہ کرے اور خاص نفع اوٹھائے
۹ جسطرح امانت چلنے یا ڈوبنے کے خوف سے اجنبی کو مال حوالہ کردے تو ضامن نہوگا شریک بھی

حالت ضرورت و اضطراب مین کوئی امر خلاف قرار داد کرے تو اس خیال سے کہ بے اسکے بچاؤ مشکل یا محال ہے تو لازم نہین ۔ تقسیم شرکت کو باطل کرتی ہے ۔ کسی شریک کا بغیر شراکتی حصہ کے ہبہ یا فروخت یا رہن کرنیکا اختیار نہین ہے جبتک دوسرے شرکا منظور نکر لین اور خریدار کیمال پر قبضہ ندیدین اور بعد قبضہ شرکت اول فسخ ہوگی اور مشتری سے از سر نو معاہدہ ہو سکتا ہے اسلیے کہ خرید بشرط شرکت جائز ہے نہ شرکا فی عموما استحقاقا قبول کیا ہے ۔ غیر مذہب سے شراکت نکرے اسلیے کہ مفضی الی النزاع ہے اشباہ مین ذمی کی شراکت کو مکروہ لکھا ہے عالمگیری مین ہے کہ نصرانی سے مضاربت مکروہ ہے اور معاملات فاسد کرے تو ناجائز چونکہ غیر مذہب والے سے خلاف شرع امور صادر ہونگے اور خیالات [illegible] ہونگے لہذا اوسکی شرکت سے احتراز لازم ہے واللہ علم ۔ اجسین و کالت نہین شراکت نہین پس [illegible] شراکت جائز نہین ۔ استحقاق نفع کا خواہ بعوض مال ہوتا ہے جیسے رب المال کو خواہ بوجہ عمل کے جیسے مضارب کو خواہ بوجہ ضمان و ذمہ داری کے جیسے شراکت فی الوجوہ مین اور ان تینون سے کوئی بات نہو تو نفع کا استحقاق نہوگا مسئلہ زید نے بکر کو عمرو سے سو روپیہ قرض دلوا دیئے پس اگر خود ذمہ دار ہے اور عمرو کو بکر پر کچھ دعوی نہین تو زید بکر کا نفع مین شریک ہو سکتا ہے نہین تو نہین ۔ نفع مین مال اور محنت کا اعتبار نہین بلکہ اول ضمان بعد ازان شرط معہود ہے مثلا اگر دو شریکو نمین یہ قرار پایا کہ جو مال یا روپیہ قرض لیا جائیگا اوسمین زید چہارم یا نصف کا ضامن ہے باقی کا بکر ذمہ دار ہے اسصورت مین زید بقدر ضمان و بکر بقدر ضمان نفع پائیگا اور جو عہد و شرط اسکے خلاف ہو معتبر نہوگی اور اگر ضمان نہو مثلا اگر زید کا مال سو روپیہ اور محنت چار آنہ یومیہ ہے اور بکر کا مال پچاس روپیہ اور محنت دو گنڈہ یومیہ ہے اور نفع [illegible] قرار پایا تو جائز ہے غرضکہ شرط و عہد کا اعتبار ہے مگر جبکہ روپیہ مین ضمان ہو مثلا زید و [illegible] اور زید [illegible] کا اور بکر پچیس کا ذمہ دار اور ضامن ہوا تو اسصورت مین بکر کو [illegible] سے [illegible] عہد اسکے خلاف ہو وہ معتبر نہین غرضکہ مال مین ذمہ دار ہو تو نفع [illegible] ہوگا ۔ نقصان بقدر مال ہے (محلہ) یعنے اگر تجارت مین نقصان [illegible] خواہ [illegible] خواہ بیش و کم مگر نقصان مال پر تقسیم ہوگا جیسے زید کا سو اور [illegible] دو حصہ نقصان کا زید پر اور ایک حصہ بکر پر عائد ہوگا ۔ شریک اپنے شراکتی [illegible] اجیر نہین ہو سکتا [illegible] اسلیے کہ شریک ماسور نہین ہو سکتا مگر جائز ہو

زید کوئی چیز اپنے ہاتھ سے بنا کر بکر شریک کے ہاتھ بیچے اور یہ چیز اوس غرض کی تجارت مین داخل کیجائے اور
جائز ہے کہ تجارت کی جماعتون مین بعض شرکا بھی بطور اجیر کام کرین اسلیئے کہ ایسی جماعتون مین کسی شریک
کو کچھ اختیار نہین رہتا بلکہ سب ایک قاعدہ کے زیر قرار پاتے ہین اور منتظم آمر متصور ہوتا ہے
نظیر اسکی اگرچہ زمانہ سابق مین نہین ملسکتی مگر بعض خلفا کا اپنے لیے وظائف معین کرنا یا اپنے معاملے
مین دوسرے کو قاضی بنانا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ کسی قاعدہ کا واجب العمل ہو جانا اوسکی پابندی
مریت کی حد سے گرا دیتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ خاص شرکت مین اگر کسی شریک سے حیثیت آمریت سے
ترجیح کیجائے تو امر بدون آمر کے رہجائیگا اور صرف دوسرے شریک کو آمر قرار دینے سے ترجیح بلا مرجح
لازم آتی بخلاف تجارت عام کے کہ اسمین کسی شریک کو ہرگز کچھ مداخلت نہین ہوتی ہے[1] جس چیز مین وکالت باطل
شرکت بھی باطل ہے جیسے گھر شرکا دینا یا ورثا ملکیت برابر ہین اور جماعت کاروبار مین شریک ہین یہ شرکت مفاوضہ ہے اشکال پنجم
مفاوضہ مین داخل نہین ہے نفع و نقصان اسمین مساوی ہوگا[2] اسمین دونو باہم کفیل
ہین جو دیون و دعاوی من حیث تجارت عائد ہون اونمین دونو شریک ہونگے اور ایک
اگر کچھ خریدا یا بیچا یا ضمانت کی یا قرض لیا دیا دوسرا بھی ماخوذ و مستحق ہوگا بخلاف اون معاملات کے
حیثیت تجارت نہون جیسے صدقہ ہبہ اذن مدیون اداے قرض یا ضمانت یا بدل خلع یا دین
مانت یا میراث یا انعام وغیرہ لینا دینا یا جو معاملات ذاتی خانگی طور پر کیجائین جیسے غلہ لباس
وغیرہ خریدنا ان سے دوسرے کو کچھ واسطہ نہین مگر جبکہ کسی وجہ سے ایک شریک کا وہ مال جو اس تجارت
شرکت کے قابل تھا کم زیادہ ہوگیا تو یہ شرکت عنان ہے شکل پنجم بھی اسمین داخل ہے
مین اختیار ہے کہ بعض انواع مین شرکت کرے اور بعض مین نکرے اور اگر ایک طرف سے عمل اور
دوسرے طرف مال ہے تو اسی مضاربت کہتی ہین سلے شرط ہے کہ مال مضارب کے قبضے مین دیدیا
جائے اور بحسب قرار داد یا عرف تجار اوسے ہر قسم کے تصرف کا موقع ملے پس رب المال کو یہ شرط
لگانا کہ مین بھی عمل مین شریک رہونگا یا تمام امور میری اجازت پر موقوف رہین یا مال میرے
گھر یا حفاظت مین رہیگا یا اور ایسی شرطین جو مضارب کو پوری کوشش و تدبیر سے روکین
باب تجارت سے نہون مضاربت کو فاسد کرینگی ہان بدون شرط مالک کوئی کام کرے یا اپنے
پاس حفاظت کرے یا احتیاطاً کسی خاص قسم کی تجارت یا مقام وغیرہ معین کرے یا مالک بعض معاملات

[1] ایسی ہی قبل تقسیم مال صنیت کی حفاظت یا رکھی اجرت لینا ۱۲ انتظام پس قرأت اور روغلاگ کے وغیرہ مین شرکت صحیح نہین اسلیئے کہ انمین وکالت نہین ۱۲ اشباہ

تجارت سے یا قرض یا سفر وغیرہ سے منع کردے تو جائز ہے اور شرطین لازم ہین مضارب امین ہے مگر جبکہ کہ
شرط کی خلاف کرے اور کوئی شرط نہو تو عرف تجار کی خلاف کرنے مین ضامن بنایا جائیگا مضارب
نفع مین بحسب قرار داد شریک ہے اور نقصان اوسکے ذمے نہین ہان اگر مال مین کچھ نفع ہو تو او
نفع نقصان مین وضع ہوگا پھر کچھ بچے تو مضارب اوسمین شریک ہے ورنہ اپنے پاس سے نہ دیگا
... یا بانقضائے مدت شرکت فسخ ہوجاتی ہے مگر جبکہ رب المال قبل مدت یا مدت نہو تو اپنی
... ب کو معزول کرے تو مضارب کو اختیار ہے کہ مال بیچکر روپیہ نفع ونقصان کا حساب کروا
... مضارب بوقت قبض مال امین اور بوقت معاملہ وکیل اور جب نفع ہو تو شریک اور مضارب
فاسد ہو تو اجیر اور مخالفت کرے تو غاصب وضمین ہے جب مضارب ایسے سفر کرے کہ شب کو
گھر مین نہ رہے تو خرچ ذمہ راس المال ہے رب المال کو اختیار نہین ہے کہ کوئی چیز کم قیمت
مثل سے درمیان مضاربت بیچے یا خود خرید لے اگر مضاربت فاسد ہوجائے تو اجرت مثل دلوا
جائیگی اور اگر دو نو طرف سے عمل ہو جیسے خیاط و نان پز وغیرہ یہ شرکت صنائع ہے ہر ایک دوسرے
تقاضے اور اجرت کا ماخوذ و مستحق ہے۔ اور جو نفع قرار دین صحیح ہے۔ شریک بعذر یا بلا عذر کام نکرے
تو بھی نفع کا مستحق ہے اسلیے کہ نفع عوض ضمان مال ہے (احکام العدلیہ) ایسی صورتمین چاہیے کہ
شریک سے اجازت لیکر اوسکی طرف سے دوسرا اجیر معین کرلے اور اگر چند آدمی کوئی مال قرض لیکر
بیچا کرین تو یہ شرکت فی الوجوہ ہے اسمین نفع بقدر ذمہ داری ہے اور ہر ایک دوسرے کا وکیل ہے مال
مباح الاصل مین شرکت جائز نہین جیسے جنگل کی گھاس۔ شکار۔ دریا کی مچھلیان کیونکہ یہ کسی کے
ملک نہین اور تقدیم سے حق قابض کا متعلق ہوجاتا ہے مسئلہ زید جب عمرو کو ایک مال مین شریک کرے
اور زر حصہ بطور قرض رہا تو عمرو مال مشتری کا مستحق ہوگیا اور زر شرکت کا ذمہ دار ہے
مزارعت آپس مین زراعت کرنا یہ ایک قسم کی شرکت ہے اور محل اسکا زمین اور زمین کی تین
قسمین ہین ملوک مگر سلطانی خراج یا عشر دینا پڑتا ہے غیر مملوک جو اجارے پر لیجاتی ہے خواہ
مملوک ہو یا کسی سے بعاریت لی ہو مگر خراج وغیرہ اسمین نہو قسم اول و دوم مین تمام شروط
تعین وقت و مقدار اجرت و تعین قسم منفعت وغیرہ کا لحاظ لازم ہے اور سوم مین اگر مملوک ہے تو
مقدار پیداوار مستعار ہے تو اوسکی لوازمات کی پابندی ہوگی پھر اگر کھیتے شرکت کیجاتی ہے تو اوسکی پانچ

صورتیں جائز ہیں باقی فاسد اول زمین ایک شخص کی اور عمل اور مصارف دوسرے کے یہ اجارہ
ہے دوم زمین و کل مصارف ایک کے صرف عمل دوسرے کا سوم زمین اور تخم ایک کا اور بیل و عمل
و نقد روپیہ دوسرے کا یہ مضاربت ہے چہارم زمین کسی اور کی ہو اور مصارف ایک شریک کے ذمہ ہو اور عمل
دوسرے کے ذمہ یہ شرکت فی الوجوہ ہے پنجم دونوں عمل اور مصارف میں شریک ہوں یہ شرکت ہے باقی
اور صورتیں مخالفت اصول شرکت کی وجہ سے جائز نہیں اور مزارعت فاسدہ میں بوجہ مخالفت
اشکال و شروط مذکورہ میں ایک روایت میں ہے کہ صاحب زمین غلہ وغیرہ کا مالک ہے اور دوسرا شریک اپنی
اجرت اور جو خرچ کیا ہے وہ پاسکے گا اور ایک روایت میں ہے کہ صاحب تخم مالک اور صاحب زمین
اجرت پائیگا (ہدایہ) اور اسی پچھلی روایت کی تصدیق حدیث مرفوع سے ہے جو امام محمد نے
آثار صفحہ ۱۳۸ میں نقل کیا ہے ہوتی ہے اور عمل زراعت زمین ہے اور مصارف اسکے تخم خراج اور وہ
مزدوریاں جو عرفاً یا مراعاتاً مزارع کے ذمہ نکلتی ہوں یا جو کام کہ مزارع کی قوت سے خارج ہوں
جو دو آدمی مزارع ہیں وہ سب کھیت اپنے ہاتھ سے کاٹکر غلہ علیحدہ نہیں کر سکتے یا اگر زمین زیادہ تھی
تو اسکا سینچنا یا جوتنا انکی قوت سے خارج ہے ایسی سب صورتوں میں یہ مزدوریاں داخل
مصارف ہیں اور آلات اسکے بیل اور سرس وغیرہ ہیں یہ اگر ذمہ مزارع کر دیے جائیں تو داخل
عمل ہیں جسطرح مضارب اپنے آلات کے ذریعہ سے سرمایہ تجارت کی اصلاح کر سکتا ہے یا جیسے اپنے
ہتھیاروں سے صناعت کرتا ہے اور مصارف اوسکے جیسے دانہ بھوسا وغیرہ بھی ذمہ مزارع ہو سکتے ہیں
جسطرح وہ خود کام کرتا ہے اور اپنے پاس سے کھاتا ہے اور اگر ذمہ مالک کیے جائیں تو بھی جائز ہے
اسلیے کہ متعلق مصارف ہیں غرضکہ آلات من وجہ مال ہیں اور من وجہ عمل ہیں انکی نسبت
دونو طرف جائز ہے اور ضرور ہے کہ مزارعت میں اصول شرکت کا لحاظ رہے کہ مزارع کو مثل مضارب
اختیار کامل دیا جاوے نفع معین و مخصوص نہ ہو جیسے سو روپیہ یا صرف ساٹھ من گیہوں وغیرہ
اخراج و اجارے میں اختیار ہے کہ عمل معین کرے یا مال لے یا کوئی مال - مگر عمل اور مال معین
ہو وغیرہ ضرور ہے مثلاً اسقدر روپیہ یا گیہوں یا بھوسہ یا فلاں کام مگر یہ جائز نہیں کہ جسقدر
بھوسہ یا گیہوں پیدا ہو یا فلاں کھیت کا غلہ اسلیے کہ جائز ہے کہ وہ شے بالکل نہ ہو یا امید سے زیادہ ہو
یہ شرطیں کہ بوقت ضرورت رہنا یا کچھ کام یا کسیقدر مال سے اعانت کرے یا کسی قسم کے حقوق اپنے ذمہ

لہ ہر چند تفصیل مذکورۂ بالا بہ نظر احقر قرین عقل ہے مگر اصول زراعت سے یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ اس صورت میں جملہ مصارف کاشتکاری لیکے قیمت آب وغیرہ ذمہ صاحب زمین ہے ۱۲ منہ

تجارت سے یا قرض یا سفر وغیرہ سے منع کردے تو جائز ہے اور شرطین لازم ہین مضارب امین ہے مگر جبکہ
شرط کے خلاف کرے اور کوئی شرط ہو تو عرف تجار کے خلاف کرنے مین ضامن بنایا جائیگا مضارب
نفع مین حسب قرار داد شریک ہے اور نقصان اوسکے ذمہ نہین ہان اگر مال مین کچھ نفع ہے تو اوسیا
نفع نقصان مین وضع ہوگا پھر کچھ بچے تو مضارب اوسمین شریک ہے ورنہ اپنے پاس سے نہ دیگا
یا انقضای مدت سے شرکت فسخ ہوجاتی ہے مگر جبکہ رب المال قبل مدت یا بعد مدت ہو تو اپنی
رب کو معزول کرے تو مضارب کو اختیار ہے کہ مال بیچکر روپیہ سے نفع و نقصان کا حساب کروا
مضارب بوقت قبض مال امین اور بوقت معاملہ وکیل اور جب نفع ہو تو شریک اور مضارب
فاسد ہو تو اجیر اور مخالفت کرے تو غاصب و ضمین ہے جب مضارب ایسی سفر کرے کہ شب کو
گھر مین نہ رہے تو خرچ ذمہ راس المال ہے رب المال کو اختیار نہین ہے کہ کوئی چیز کم قیمت
مثل سے بدرضامندی مضارب بیچے یا خود خرید لے اگر مضاربت فاسد ہوجانے تو اجرت مثل دیجا
جائیگی اور اگر دو تین افرادی عمل ہو جیسے خیاط و نان پز وغیرہ یہ شرکت صنائع ہے ہر ایک دوسرے کے
تقاضے اور اجرت کا ماخوذ و مستحق ہے اور جو نفع قرار دین صحیح ہے شریک بلا عذر یا بلا عذر کام نکرے
تو بھی نفع کا مستحق ہے اسلیے کہ نفع عوض ضمان مال ہے (احکام العدلیہ) ایسی صورتمین چاہیے کہ
شریک سے اجازت لیکر اوسکی طرف سے دوسرا اجیر معین کرے اور اگر چند آدمی کوئی مال قرض لیکر
بیچا کرین تو یہ شرکت فی الوجوہ ہے اسمین نفع بقدر ذمہ داری ہے اور ہر ایک دوسرے کا وکیل ہے مباح
مباح مالونمین شرکت جائز نہین جیسے جنگل کی گھاس شکار دریا کی مچھلیاں کیونکہ یہ کسی کے
ملک نہین اور تقدیم سے حق قابض کا متعلق ہوجاتا ہے مسئلہ زید نے جب عمرو کو ایک مالمین شریک کیا
اور زر حصہ بطور قرض رہا تو عمرو مال مشتری کا مستحق ہو بالکلیہ اور زر شرکت کا ذمہ وار ہے
مزارعت آپس مین زراعت کرنا یہ ایک قسم کی شرکت ہے اور محل اسکا زمین اور زمین کی تین
قسمین ہین مملوک مگر سلطانی خراج یا عشر دینا پڑتا ہے غیر مملوک جو اجارے پر لیجاے خواہ
سرکار سے خواہ کسی سے بعاریت لی ہو مگر خراج وغیرہ اوسمین نہو قسم اول و دوم مین تمام شروط
مثل تعیین مدت و مقدار اجرت و تعیین قسم منفعت وغیرہ کا لحاظ لازم ہے اور سوم مین اگر مملوک ہے تو
اوسکا ہے اور مستعار ہے تو اوسکی لوازمات کی پابندی ہوگی پھر اگر کھیت شرکت کیا ہے تو اوسکی پانچ

صورتین جائز ہیں باقی فاسد اول زمین ایک شخص کی اور عمل اور مصارف دوسرے کے یہ اجارہ
ہے دوم زمین و کل مصارف ایک کے صرف عمل دوسرے کا سوم زمین اور تخم ایک کا اور عمل و
دیگر مصارف دوسرے کا یہ مضاربت ہے چہارم زمین کسی اور کی ہو اور مصارف ایک شریک کے ذمہ ہو اور عمل
دوسرے کے ذمہ یہ شرکت فی الوجوہ ہے پنجم دونوں عمل اور مصارف میں شریک ہوں یہ شرکت ہے باقی
اور صورتیں بمخالفت اصول شرکت کی وجہ سے جائز نہیں اور مزارعت فاسدہ بوجہ مخالفت
اشکال و شروط مذکورہ میں ایک روایت میں ہے کہ صاحب زمین غلہ وغیرہ کا مالک ہے اور دوسرے کو اسکی
اجرت اور جو خرچ کیا ہے وہ پانا چاہیے اور ایک روایت میں ہے کہ صاحب تخم مالک اور صاحب زمین
اجرت پائیگا (ہدایہ) اور اسی پچھلی روایت کی تصدیق حدیث مرفوع سے جسکو امام محمد نے
آثار صفحہ ۱۳۰ میں نقل کیا ہے ہوتی ہے اور محل زراعت زمین ہے اور مصارف اسکے تخم خراج اور وہ
مزدوریاں جو عرفاً یا صراحتاً مزارع کے ذمہ نکی گئی ہوں یا جو کام مزارع کی قوت سے خارج ہوں
یا دو آدمی مزارع ہیں وہ سب کھیت اپنے ہاتھ سے کاٹکر غلہ علیحدہ نہیں کر سکتے یا اگر زمین زیادہ ہے
تو اوسکا سینچنا یا جوتنا انکی قوت سے خارج ہے ایسی سب صورتوں میں یہ مزدوریاں داخل
مصارف ہیں اور آلات اسکے بیل اور ہرس وغیرہ ہیں یہ اگر ذمہ مزارع کر دیے جائیں تو داخل
عمل ہیں جسطرح مضارب اپنے آلات کے ذریعہ سے سرمایہ تجارت کی اصلاح کر سکتا ہے یا جیسے اپنے
ہتھیاروں سے صناعت کرتا ہے اور مصارف اوسکے جیسے دانہ بھوسا وغیرہ بھی ذمہ مزارع ہو سکتے ہیں
جسطرح وہ خود کام کرتا ہے اور اپنے پاس سے کھاتا ہے اور اگر ذمہ مالک کیے جائیں تو بھی جائز ہے
اسلیے کہ متعلق مصارف ہیں غرضکہ آلات من وجہ مال ہیں اور من وجہ عمل ہیں انکی نسبت
دونو طرف جائز ہے۔ ضرور ہے کہ مزارعت میں اصول شرکت کا لحاظ رہے ۔ مزارع کو مثل مضارب
اختیار کامل دیا جاے ۔ نفع معین و مخصوص نہو جیسے سو روپیہ یا صرف بھوسہ یا گیہوں وغیرہ
۔ خراج و اجارہ میں اختیار ہے کہ کل معین کریں یا مال لے یا کوئی مال ۔ مگر عمل اور مال میں
تعیین وغیرہ ضرور ہے مثلاً اسقدر روپیہ یا گیہوں یا بھوسہ یا فلاں کام مگر یہ جائز نہیں کہ جسقدر
بھوسہ یا گیہوں پیدا ہو یا فلاں کھیت کا غلہ اسلیے کہ جائز ہے کہ وہ شے بالکل نہو یا امید سے زیادہ ہو
اور یہ شرطیں کہ بوقت ضرورت رہنا یا کچھ کام یا کسیقدر مال سے اعانت کرے یا کسی قسم کے حقوق اپنے ذمہ

واجب سمجھی مفسد عقد ہین البتہ اگر کوئی امر معین و معلوم طی ہو کر شامل اجرت سمجھا جائے
مضائقہ نہین مسئلہ سلاطین اور زمیندار اکثر زمین وغیرہ معاف کر دیتے ہین ہین اگر کسی قسم کی
اعانت اور خدمت غیر معینہ کی شرط ہو تو جائز ہو اسلیے کہ عمل اگرچہ معلوم نہین مگر مثل نوکری کے ہے
جسکا ذکر اجارہ مین ہو گیا مسئلہ خراج و شرکت مین زمین کا قابل زراعت ہونا شرط ہے اور اجارہ مین
اگر یہ شرط ہو کہ جو نفع چاہو حاصل کرو تو قابلیت شرط نہین تنبا او سر وغیرہ کا اجارہ صحیح ہے
اور شرکت باطل ہے عاقدین کو عذر صحیح پیش آئے تو صرف عقد سے مجبور نہین ہو سکتا ہے
صاحب زمین قبل تخم ریزی کے مانع ہو تو مزارع کو اجرت مثل درستی وغیرہ کی دلائی جائیگی
اور تخم ریزی عقد لازم اور مالک زمین مجبور یا مناسب نقصان مزارع ہوگا

خاتمۃ الطبع الحمد للہ ناچیز مطیع محمد تائب نے فضل تصنیف مگر اکابر کی کم التفاتی اور زمانہ کے انقلاب
حوادث کے وقوع معاملات کی کثرت نے مجبور آمادہ کیا کہ ایک ایسا رسالہ اردو جمع کر دیا جائے جس سے ہر مسلمان مالی
معاملات میں حکم حلال و حرام جانسکے اسلیے کہ بہت ایسی صورتین پیدا ہو گئی ہین جنکا نام و نشان بھی زمانہ سابق مین نہ تھا
احکام کا کیا ذکر عموماً اہل اسلام سمجھ گئے ہین کہ شاید وہ بالکل آزاد اور خود مختار ہین معاملات کا مدار
صرف عقل پہ ہی ہر قسم کے معاملہ ہر طرح کے تصرف صرف عقل کے اجازت سے کر سکتے ہین سینہ حق تعالی سے
بکمال عجز دعا مانگی اس ارادہ میں توفیق طلب کی اور ہر مقام پر قرآن و حدیث کو برعایت اصول ائمہ کرام
اپنا رہبر قرار دیا الحمد للہ کہ یہ آرزو پوری ہوئی اور کتاب چھپ گئی حق تعالی اسے مقبول فرمائے **ملحوظات**
۱ نئے اور پیچیدہ مسائل بالقصد لکھے ہین اور مشہور مسائل تبعاً ذکر ہوئے ۲ مصرح مسائل میں ادنی مقام پر
دخل دیا ہے جہان علت و ضرورت ملحوظ ہین تغیر پایا گیا ۳ باتباع قواعد شرعیہ وسعت تجارت و منفعت کا خیال
اہل اسلام کا زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے ۴ جن مسائل میں عدم جواز اور جواز دونو تاویلین ممکن ہین اور
سلف سے کوئی تصریح نہ تھی وہان برعایت اصول و استنباط اہل علم تاویل جواز کو مقدم کر رکھا ہے ۵ مذہب
مختار امام المسلمین حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے موافق یہ رسالہ لکھا گیا **معذرت** حوالہ جات مین
سہو سے تین دقیقین رہ گئی ہین ۱ کہین شامی کی جگہ در مختار اور در مختار کے جگہ شامی لکھدیا گیا ۲
صفحہ اور باب کا ذکر نہین کیا گیا ۳ اکثر مسائل بطور ماخذ لکھے گئے ہین اور بعض مقام دوسرے الفاظ سے
استنباطاً نقل کئے گئے **التماس** چونکہ خاص غرض اس کتاب کی یہی ہے کہ تمام مسلمان معاملات

کتب خانه آصفیه سرکار عالی حیدرآباد دکن

۴۴۳۷

ازرف ۲۰

نمبر داخله

تاریخ داخله: آخر ابان سنه ۱۳۲۱ ف

نام کتاب: تطهیر الاموال

فن کتاب: ف

نمبر کتاب فن مذکور